

596 0.7





سأله ناك  
برای ملاحظه شیطان

باسمه سبحان

الحمد لله الملك المثلان که درین زمان سعادت اقتران و آوان برکات

تو امان نسخه

# مشوی نظم رهنما در معجزات ائمه علیهم السلام

تصنیف شریف عالی نسب و الاحساب منیع الشان رفیع المکان

نواب میر محمد حسین انصاری صاحب دوا و ام قباله تبایخ ۱۲ ماه رجب ۱۳۱۰

بمقام لکھنؤ

مطبعة اشنا عسری  
سید عابد علی





# صنایع مکین و مکاتبات و فضل و بلاغ اسلام

درین زبان برکات توانان مسعادات اقتران کتاب مستطاب متضمن  
بمخبرات حضرات ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین نسخہ متبرکہ عنی

## منوی نظم رہنما

۲۶-۵۶ ربیع ثانی ۱۳۳۱ھ

مقام کلمہ مجلہ از اشاعت وزیر لغت راج

تصنیف کف فخر روزگار زار ویند اعالیٰ جناب نواب سید محمد حسین خان

التخلص امیر شاگرد رشید فصیح الفصحا جناب میر نواب صفا منسجم

مطبوعہ مطبع اناعشری سید علی رضوی طبع پویش

۹۰۷

۹۰۷

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ دی ہے اوسی نے زبان مقال  
کروں نظم میری یہ طاقت کہان  
کرے حمد اور نعت عاجز رستم  
رستم ہو حدیث رسول خدا  
جیب خدا نے ہے اکثر کسا  
نہیں کوئی لیکن نبی و علی  
مگر میں شناسا خدا و علی  
بغیر از خدا و رسول مبین  
کہ ناچیر بندہ ہوں یا رب تیرا  
تو غفار و رحیم ہے پروردگار  
تیرے فضل و رحمت پہ غور ہوں

لکھن حمد خالق میر کیا مجال  
صفات نبی و علی کا بیان  
مگر سہ خدا کا یہ فضل و کرم  
نہیں اسی مضمون کوئی اب سوا  
یہ موزون جو کرتا ہے ذہن سا  
خدا کا شناسا خفے و جلے  
میرا بھی شناسا نہیں ہے کوئی  
علی کا شناسا بھی کوئی نہیں  
خدا سے امیر اب یہ کر التجا  
معاصی ہوں میں بندہ خاکسار  
مگر بوترا بی جو مشہور صون

تیرا لطف کیا کم ہے یہاں خدا  
وہ حیدر جہان جس کا محتاج ہے  
سہی خدا سب سے اولاً علی  
علی بعد احمد میں مندر نشین  
جہان میں ہے ابر کر م انکی دانت  
تیرا رحم و الطاف کیا کیا تہین  
میں کرتا ہوں سب نعمتوں کا بیان  
سر چشم و بینی زبان و دہن  
اوسے اسیلے یہ زبان و دہن  
دیا اور تو نے یہ اعلیٰ مقام  
بس اب مطلب دل پہ آنا ہو نہیں  
فنِ نظم میں کچھ میں کامل نہیں  
نہیں قابلِ مدح میرا کلام  
مگر ہے جو مطبوع خلق خدا  
دیا سخن میں یگانہ حسین یہ  
کروں کیا میں اونکے سخن کا بیان  
مقبور میں سہی قدر دان سخن  
صفا انکی بندش ہے زلین کلام  
شناخو ان بستان آل رسول  
شنا سارے نظم بیاض نہیں  
اگرین انس انسی نہ کیوں خاص عام

کہ حیدر کے شیعوں میں پیدا کیا  
غنی ہے دو عالم کا سرتاج ہے  
وہ اعلیٰ ہے اور میرا مولا علی  
اسی را مخر و مومنین  
انہیں کے وسیلے سے ہوگی نجات  
عجب نعمتیں جسم خاکی کو دیں  
وہ یہ ہیں عطائے خداوند جان  
رخ و دست و پا و گلو و ذقن  
کہ ہر دم کیرون مدت پنجتن  
کہ میں ہوں علی ولی کا غلام  
جو موزون کیا ہے سنا ہونہیں  
کوئی مجھ سے ناقص نہ ہوگا کہیں  
لطائف سی خالی ہے یہ لاکلام  
یہ باعث ہے اصلاح اوستاد کا  
بلا شک فصیح زمانہ ہیں یہ  
کہ دھوئی ہو کوثر سے جنکی زبان  
کہ انسے دو بالا ہے شان سخن  
یہیں ختم ہے نظم کا انتظام  
نظر کردہ مر قضا و بتول  
یہ ہیں عند لیب ریاض نہیں  
کہ ہے مولس الذاکرین انکا نام

وہ طبع روان ہے کہ دریا بجل  
خزانہ ہے مضمون کا گویا دہن  
سخن کے میں شہرے بہت دور دور  
ہر ایک کے میں مونس یہ عالی نسب  
حدا کے گھر کا تہ نہ نہ نہیں  
یہ سب ذمی شرف ہیں نبی فاطمہ  
امام دو عالم کے دلبند ہیں  
بس اب مختصر کر یہ نظم بلند  
فرد تن ہیں یہ سب میں شہور ہے  
کہ در پیش ہے یہاں سے غم عظیم

گہرا ہے معنی کا معدن ہے دل  
جو اصرار اور کلمے ہیں وقت سخن  
پھر اس پر تکبر ہے کچھ نہ غرور  
خلیق ان کے جد و پدر بھی تھی سب  
دل آئینہ ہے بعض دیکھ نہ نہیں  
محبت مروت کا ہے خاتمہ  
یہ قرآن ناطق کے فرزند ہیں  
کہ اپنی شناسا ہی انہیں ناپسند  
وہ لکھ اب جو کچھ تجھ کو منظور ہے  
کرے گا مدد تیرے رب کریم

### معجزہ اول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثوں میں تاریخ ہے یہ لکھ  
قریشی جو تھے تیرہ دل کی نہ خوا  
یہ کی عرض سب نے کہ یا شاہ دین  
اگر قدر ہے آپ کی پیش رب  
قمر سے یہ کہئے کہ ہووے دو نیم  
قریشوں نے حضرت سی جب یہ کہا  
کہ یا شاہ بعد از درود و سلام  
کہ ہر شی کو ہے حکم سمجھ دیا  
یہ سنتی ہی دیکھا سوی آسمان  
براہر ہو دو ٹکڑے اسی مانتا اب

کہ تھی چودھویں رات اوجھ کی  
وہ او اس شب کو حاضر ہو ہی پیش شاہ  
وصول خدا سرور مومنین  
تو کرتے ہیں یہ معجزہ ہم طلب  
دیکھا دیکھے سب کو یا مگر عظیم  
تو جبریل لائے یہ حکم خدا  
دیا ہے یہ رب علا نے پیام  
مطہج محمد رہو تم سدا  
نبی نے کہا یہ تہرے کہ ہاں  
کہ دیکھیں یہ اعجاز سب شیخ و شاب

برابر تھا دو ٹکڑے ماہ تمام  
زمین پر کیسا سجدہ حق ادا  
فریشوں نے پھر شہ سے یہ عرض کی  
کہ پھر اپنی حالت پر یہ ماہ ہو  
برابر ہو ملے پھر ماہتاب  
مسافر جو شام و مین کے پہرین  
کہ بہنے بھی دیکھا ہے دو ٹکڑے ماہ  
نہیں سجدہ پھر اسکو جانیں گے ہم  
ہو ادھنل شہر اک قافلہ  
لگے پوچھنے حال اونے عرب  
کہ دو ہو کے متاب پھر مل گیا  
میرے اس سخن کا ہے شاید خدا  
کہ حیراجبل بیچ مین اونکے تھا  
گھر و مین گئے اپنے وہاں عرب

یہ سنکر رسول خدا کا کلام  
پیسے نے اپنے سر کو جکا  
اونکے سجدہ حق سے جسم نبی  
و بارہ اسی حکم یا شاہ ہو  
اشارا کیا اوسکو شانے شتاب  
کہا ہے تب ہم قدم پر گرین  
کہیں ہم سے اگر وہ ہے شتاب  
تو اعجاز حضرت کا مانج گے ہم  
کئی دنکے عرصے میں مطلب ملا  
وہ شام و مین کے مسافر تھے سب  
کہا ہے اوس شب یہ تھا ماجرا  
پھر او مین سے اک شخص نے یہ کہا  
یہ او ان دو لون ٹکڑوں میں تھا فاصلہ  
خبر کہ چکے سب مسافر چپ

معجزہ دوم پیشانی جناب سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ حق الیقین ہے جنھوں نے لکھی  
جو موزون مین کرتا ہوں اعجاز  
ہے تفصیل اونکی کہ چوبیس تھے  
کہ تھا چاند بھی مانند اوس سے کہیں  
کہ تابندہ ہوتے تھے دیوار و در

وہ ملائی باقر جو تھے جلے  
اوسی مین رقم ہے یہ احوال سب  
نبی کے جو مین جسم کے معجزے  
سے او مین سے اول تو نور جبین  
چمکتا تھا نور جبین اس قدر

معجزہ خوشبو جسم مبارک

ہے اب دوسری معجزے کا بیان جدھر سے گذرتے تھے شاہ زمان یہ سمجھی جو گذرے اودھر شیخ و شاہ	کہ خوشبو تھی حضرت سی ایسی عیان تو دوز و نور ہی تھی خوشبو وہاں اودھر سے گئے ہیں رسالت مآب
---	--

### معجزہ سایہ جسم مبارک

میں کہتا ہوں اب معجزہ میرا لکھا ہے یہ تھا دھوپ میں چال شاہ سرا پا جو تھے آپ نور خدا	حقیقت میں ہے یہ عجب معجزا کھڑے ہوتے تھے یا کھلتے تھے راہ نہ تھا جسم طلسم میں سایہ ذرا
---	---

### معجزہ وقامت مبارک

بیان ہے یہ اب چوتھے اعجاز کا وہ کیسا ہی رکھتا تھا قامت بلند	کہ جو شخص جسراہ حضرت چلا مگر اوستی رہتے تھے حضرت بلند
--	--

### معجزہ پانچوان سایہ کریمین ابر کے

یہ ہے پانچوان معجزہ اب شروع تو ایک ابر رہتا تھا سایہ نکلن جدھر آپ جاتے تھے جاتا تھا وہ	کہ ہوتا تھا خورشید وین چپ طلوع کہ نکل خدا تھے رسول ان من جب آتے تھے حضرت تو آتا تھا وہ
--	--

### معجزہ نہ اوڑ کے جانی او بیٹھے جانور و کجا جسٹ مبارک پر

سنیں سب چھٹے معجزہ کا بیان ہوا پر جو اوڑتا تھا مرغ ہوا مکس اور پشے جو تھے جانور	نہیں کام کی کوکھا میرے زبان تو سر پر سے شہ کے گذرانا تھا نہ وہ بیٹھتے تھے کبھی جسم پر
---	---

### معجزہ معلوم ہونے حال روبرو و پشت کے

یہ لکھا ہے جو ساتواں معجزہ زہے شان اعجاز خیر البشر	نئی شکل ہے اور نیا اجرا کہ پیش و عقب تھی برابر نظر
---	---

## معجزہ دربارہ آواز شنیدن ملاکان

کہ دیں دار مسرور ہو وین جسم وہ سوتے میں سنتے تھے شاہ انام	کہ رون انخوان معجز اب قم یلاک جو کرتے تھے ہم کلام فرشتے تھے حضرت کے پیش نظر
--	---

## معجزہ کھانہ میں بوسے دے دیا مبارک مین

کہ جاتے نہ تھے بوسے بد تاشام	نواں ہے یہ اعجاز غیر الانام
------------------------------	-----------------------------

## معجزہ کہ انہیں اب دہنکے جاہ خشک مین

کہ نواں کوئی تو تھا خشکید جب تو پر آب ہو جاتا تھا پھر وہ چاہ تو بیمار نے پائے دم میں شفا	یہ دسوان مین اعجاز لکھتا ہوں کہ راتے تھے آب دہن و مین شاہ وہ پانی مرض مین جو تن پر ملا
--	--

## معجزہ جاننے ہر زبان کے اور جواب دینا اوسکے زبان مین

یہ اوس مین ہے احوال شاہ ہدا اوہن مین لجو مین دیتے تھے پھر جواب	جو لکھتا ہوں اب کیا ہواں معجزا سب تھے سبکی زبان مین جواب
---	---

## معجزہ در مدح محاسن مبارک

محاسن کا حضرت کی یہ رنگ تھا وہ تھے شترہ ریش انور کے بال درخشان ہوں جو مثل خورشید کے	یہ لکھتا ہوں بار ہواں معجزا لکھا ہے جو ابیض ہوئی تھی کمال مشابہ کوئی اونگو کس سے کرے
---	--

## معجزہ در مدح مہر نبوت

جس کو یہ رتبہ بھلا کب ملا وہ قیتا تھے نور کے مہر پر وہ تھا انور زاید مین مہر سے	جو ہے تیر حوین معجزی مین لکھا کہ مہر نبوت تھی اک پشت پر کہوں کیا بھلا نور کو مہر کے
---	---

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



معجزہ روان ہوئے پائے اونگلیوں سے	
یہ ہے چودھویں معجزے کا بیان	کہ تھے چشمہ فیض شاہ شہان
روان اونگلیوں سے یہ ہوتا تھا آب	پلاتے تھے لاکھوں کو حضرت آب
معجزہ دربارہ دو نیم کردن ماہتاب	
ہوئے پندرہ معجزے جب رقم	ہوا ماہ کا ذکر یہاں پہر جسم
وہ یہ ذکر ہے اب بلا اشتباہ	کیا ایک اونگلی سے دو ٹکڑے ماہ
معجزہ دربارہ گویا ہوئے سنگر نہ در دست مبارک	
سنو سولہویں معجزے کا بھی ٹھنک	کہ ہوتا تھا یہ سنگر نہ و کارنگ
اونھیں ہاتھ میں جبکہ لیتے تھے شاہ	وہ ہوتے تھے گویا بیدار
بلند اونگی ہوتی تھے ایسی صدا	کہ سب لگ سنے تھے وہ بر ملا
معجزہ دربارہ سواری حضرت	
لکھے خوب یہ سترہ معجزے	وہ باقی بھی ہوں خوب خالق کرے
یہاں یوں ہے گویا زبان مقال	لکھا ہے یہ شہ کی سواری کا حال
ہوئے جس پر نہرے حضرت سوار	وہ سرکش بھی تھا تو ہوار
نہ ہوتا تھا وہ پیر اور ناتوان	سدا اوسکو رکھتا تھا خالق جوان
معجزہ در مدح ختنہ و ناف مبارک	
یہ اعجاز لکھتا ہوں اٹھا ہوا	کہ پیرا ہوئے جب رسول زمان
روایت میں لکھا ہے مطلب یہ صفا	کہ ختنہ کیا تھا بریدہ تھی ناف
معجزہ در حال محبت نہ شدن آنحضرت	
یہ ہے نظم اونیسواں معجزہ	کہ شیطان نہیں سے نکالا گیا
نہ حضرت سے محبت نہ علم عمہ بھر	نہ شیطان ایک خواب آیا نظر

## معجزہ نور بارہ غائب شدن فضلہ

ہے تحریر یہ بیسوان معجزا کون او کی خوشبو کو میں کیا بھلا نہ ملتا تھا ہرگز نشان بھی کہیں	کہ فضلہ جو ہوتا تھا شہ سے جدا پونچتا نہ تھا جب کو شک خطا نگل لیتے تھی او کو فوراً زمین
---	--

## معجزہ دربارہ قوت آنحضرت

رقم ہے جو اکیسوان معجزا خدا داد تھا شہ میں زور اس قدر	یہ ہے اوس میں حال رسول خدا مقابل نہوتا تھا کوئی بشر
--	--

## معجزہ دربارہ ستارہ و خمیدہ ہونی سنگ و اشجار

سناؤں میں اعجاز باسیوں لکھا ہے کہ جتنے تھے مخلوق رب جدھر سے گذرتے تھے خیر البشر وہ پہلے تو ادا تھے تھے تعظیم کو	بزرگی کا حضرت کے ہے یہ بیان رعایت وہ حرمت کی کرتے تھی وہاں ہوتے تھے جتنے سنگ و شجر خمیدہ وہ ہوتے تھے تسلیم کو
--	--

## معجزہ دربارہ رعب و عنایت

ہے تیسویں معجزے کا یہ حال کسی کو نہ ہوتی تھے تاب اس قدر جہاں رعب تھا وہاں عنایت بھی تھی جو کرتے تھے چہرہ کا منظر	خدا نے دیا تھا وہ جاہ و جلال کہ روئے مبارک پر کرتا نظر تواضع بھی شفقت بھی رحمت بھی تھی وہیں کانپ جاتے تھے وہ مگر بر
---	--

## معجزہ دربارہ نشان پائے مبارک

ہے آخر یہ اعجاز چو بیسوان زمین نرم ہوتے تھی کیسی ہے گر جو پتھر پہ چلتے تھے شاہِ اُم	کہ جب راہ چلتے تھے شاہِ زمان نہوتا تھا شہ کے قدم کا اثر تو بنتا تھا اوس پر نشان قدم
---	---

## معجزہ دربار و مسلمان شدن یک عرب

کہ ایک دن حضور رسول خدا  
بنی نے یہ تب بات اوستی کہی  
کہا اوسنے حضرت میں موجود ہوں  
تو کہ کلمہ اے بندہ کبریا  
گو اہ رسالت تو دیار رسول  
یہ حضرت فی اوس شخص سے پھر کہا  
ہلاتے ہیں تجھ کو رسول انام  
دیا اوس کو پیغام خیر البشر  
کہ دولت سے جیسے کوئی ہونا  
ہو خدمت شہ میں حاضر درخت  
گئے کہنہ سالے ہوا نونہال  
بتا تو کہ میں ہوں رسول خدا  
کہ میں آپ بیشک رسول خدا  
جو ہے حکم حضرت خدا ساز ہے  
جہاں سے یہ آیا ہے جائے وہیں  
چلا وہاں شجر جو تھا اوس کا مقام  
قرار اوسنی اپنی جگہ پر لیا  
زمین نے قدم اپنے سر پر لئے  
تو حضرت سے اوسنے کیا یہ کلام  
اور انگھونکو ترمونہ شہ کے ملک

لکھا ہے روایت میں یہ معجزہ  
عرب ایک آیا سفر سے کوئے  
بہ سینکے تیری رہنماے کروں  
بنی نے پھر ارشاد اوستے کیا  
یہ کی عرض اوسنے بھی ہے قبول  
وہاں ایک شجر خشک ملے تھا  
کہ دے اس شجر کو یہ جا کر پیام  
گیا وہ عرب جب قریب شجر  
وہ پیغام سنکر ہوا خوش کمال  
زمین چاک کر تا چلا پھر درخت  
کیا آپ نے اوس کو ایسا نہال  
وہ آیا تو حضرت نے اوسی کہا  
شجر حکم حضرت سے گویا ہوا  
کہا اوس عرب فی یہ اعجاز ہے  
اسی حکم ہوا رسول امین  
ہو واجب کہ حکم رسول انام  
نہ زہن ساز رخ اور جانب کیا  
بنی نے جو رتبے شجر کو دئے  
ہوا معجزہ نخل کا جب تمام  
اجازت یہ دیجئے کہ سجدہ کروں

<p>اجازت نہ دون گاہی نے کہا  جو دیتا اجازت کہ سب بر ملا  کہ دیتا اجازت کہ عورات سب  یہ سنکر وہ دل سے مسلمان ہوا  میری عرض یہ ہے کہ جلدی مجھے  میں دعوت کروں سبکی سلام سے  قبول اون سبھوں نے جو ایمان کیا  نانا اونھوں نے تو خود اون کا</p>	<p>کہ جائز نہیں سجدہ غیر از خدا  کرین لوگ سجدہ خدا کے سوا  کرین زوج کو سجدے و عزت سب  رکھے ہاتھ آنکھوں پہ اور یہ کہا  قبیلہ میں جانی کی رخصت ملے  کہ شاید ملے خدا اس کام سے  تو پھر سب کو لیکر میں حاضر ہوا  یہ کہہ کر وہ حضرت سے رخصت ہوا</p>
--	--

### معجزہ مسلمان شدن یک مرد

<p>امام ششم سے روایت ہی یہ  ہی ارشاد صادق علیہ السلام  نبی سے طلب کرنے اک معجزا  یہ حضرت سے آتے ہی اوسنے کہا  بے بار برتھے حضرت کے وہاں دو درخت  خطا ہاون درختوں سے شہ فی کہا  یہ سنکر نہ عرض کیا ایک دم  یہ بار درگشہ نے اون سے کہا  روان وہ بحکم خدا ہو گئے  یہ دیکھا جو اوس شخص نے معجزا</p>	<p>منافق کو پیشک ہدایت ہی یہ  سنین سامعین دے اب یہ کلام  کوئی شخص اک روز وار دہوا  میں دیکھو نگا اس وقت اک معجزا  ہوے بار وراون درختوں کے بخت  کہ تم دونو اب ہو ہم ایک جا  ہوے دونو وہ بخت ملکر ہم  کہ اب جاؤ تم دونوں ہو کر خدا  اوسے طرح دونو جدا ہو گئے  تو ایمان لایا مسلمان ہوا</p>
---	--

حال اوصی نمودن جناب سونچہ اصلی اللہ علیہ السلام جناب امیر المؤمنین را در غدیر خم  
کروں نظم احوال خم غدیر

صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر المؤمنین را در غدیر خم

جہان میں کوئی فرقہ ایسا نہیں  
 علی کو ولایت ہوئی اس طرح  
 کتابوں سے ایسا لکھو نہیں بحال  
 ہے انکار جب کو سنیں یہ کلام  
 معالی جو گزرتا ہے عالم کو  
 مورخ وہ طبری جو ہے بی حجاب  
 جو تفسیر ہے ثعلبی نے لکھے  
 کتاب ایک لکھتا جو ہے ترمذی  
 ہریرا ہے اور ابن داؤد ہے  
 حوالے کتابوں کے لکھتا ہوں اب  
 یہ شیعہ بخاری میں دیکھے کوئی  
 کتاب ایک اسکی ہے جامع اصول  
 کتاب ولایت میں یہ ہے لکھا  
 کتاب ایک مشکلات موسوم ہے  
 و دراد و گریہ ہے گو مستقیم  
 سیوتی بھی گذرا ہے عالم کوئی  
 کتاب اسکی جو در مشور ہے  
 کہ شاہ رسالت نے روز غدیر  
 بلند اپنی آواز حضرت نے کی  
 پھر اس وقت جبریل خدتمین آئے  
 لکھوں قول ابن خلیل اب بیان

یہ احوال جس پر ہوید نہیں  
 بنی گورسالت ہوئی جس طرح  
 کسی کو نہ ہووے ذرا قیل و قال  
 او نہیں کی کتابیں او نہیں کے امام  
 لکھیں اسنی او نہیں جلد میں ہے  
 اسی حال میں اک لکھی ہے کتاب  
 ہے او سمین بھی تفصیل اس کرنے کے  
 روایت ہی اسنی بھی اسکی لکھے  
 بن عقدہ اور ابن مسعود ہے  
 کہوں کیا جو منکر ہوں اس پر بھی سب  
 ہے ابن حجر نے روایت لکھے  
 ہے او سمین بھی حال صبی رسول  
 ولایت علی کی بے فاصلہ  
 یہ احوال اس میں بھی مرقوم ہے  
 مگر راست لکھتا ہے حافظ نعیم  
 روایت سے اس طرح اسنی لکھے  
 یہ حال غدیر او سمین مسطور ہے  
 علی کو کیا اپنا جدم وزیر  
 ولایت علی کی سمجھوں نے سنے  
 اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ کَاآیَہ لائے  
 جو کرتا ہے زید ابن ارقم بیان

کہ ہے راست احوال خم غم یر  
ہے ایک یہ بھی اعجاز حضرت امیر  
نبیؐ کو جب آیا یہ حکم خدا  
سوئے کعبہ پھر شہ روا نہ ہوئے  
یہ لکھتا ہے اک راوی اسکے مثال  
کہ موسیٰ کا چو بھائی ہارون تھا  
یہاں جتنا مجمع کہ شکر میں تھا  
وہ جو لوگ تھی ساتھ با صحرش  
غرض جب ہوئے وار کعبہ شاہ  
کہ اللہ نے یار رسول ہم انام  
علیؑ کو ولی عہد اپنا کرو  
پیمبر بنیں ایسا گذرا کوئی  
ہے اک یہ بھی ارشاد رب ہدا  
علیؑ کو کرو جانشین اس لئے  
یہ سنتی ہی روئے نبی اس قدر  
کہا مصطفیٰؐ نے کہ یا جبریل  
ہیں بغض و حسد جنکی ولین بہر  
یہ سب سنکر جبریل خضت ہوئے  
یہ اصحاب و انصار پھر شاہدین  
زمانہ گیا جب کہ تشریف کا  
پیمبرؐ نے پائی جو بونی و فات

نبی کے وصی ہیں جناب امیر  
کہ ان سب نے لکھا جو حال غدیر  
کہ اب حج آخر کرو تم ادا  
تو اصحاب و احباب ہمراہ تھے  
کنایہ بھی ہے خوب اور خوب حال  
اوسے آپ نے جب خلیفہ کیا  
بس اتنا ہی مجمع تھا اوس ذر کا  
کوئی لاکھ لکھتا ہے اور کوئی کم  
تو جبریل لائے یہ حکم الہ  
کیا ہے یہ ارشاد بعد از سلام  
کہ قائم مقام اب تمہارا وہ ہو  
کہ جسنی کیا ہو نہ اپنا و صے  
فریضہ یہ تم سے بڑا رہ گیا  
کہ بعد از تمہارے ہدایت کرے  
ہوئی ریش انور سب اشکونے تر  
جلجے یہ فرمان رب جلیل  
وہ سر سبز ہونے نذینے اسے  
ادھر حج میں مصروف حضرت ہوئے  
بجالائے احکام حج مبین  
تو پھر سورہ نصر نازل ہوا  
کسی یہ محاسبہ کے مجمع میں بات

[illegible]

سفر جلد ہے اب جہان سے میرا  
مین اب جاؤنگا سوئی خلدیرین  
گئے مسیخ خیف مین پھر رسول  
سُنین سب کلام رسول خدا  
ہے عترت میرے اور کتاب خدا  
ہے واجب تمہیں انکی فرمان برتے  
روانہ ہوئے وہاں سے شاہد ہوا  
کہ ہے نام جس کا کراۓ الغیم  
مگر ذکر حفظ و حراست نہ تھا  
کہ اسے بھائی جبریل کنسا میرا  
خدا سے کرو عذر جا کر یہ  
بجالت چلے وہاں سے خیر البشر  
کہ جب وادی خم مین پونچے نبی  
لکھا ہے کہ وہ ایک فرسنگ تھا  
وہ تھا یوم ادرینہ وقت زوال  
تو جبریل نازل ہوئے ایک بار  
کسی نے نہ دیکھے نہو گئے سنی  
زمین پر جو رکھتے تھے جاتا تھا  
کہ روح الامین نے وہ آیہ پڑھا  
حفاظت ضمانت تھی بہر جناب  
کہ جبریل نے یہ نبی سے کہا

کہ آگہ ہوا سے بندگان خدا  
مکمل بیان کر کے احکام دین  
یہ سنکر ہوئے مومنین دل ملول  
ہوا وہاں بھی مجمع توشہ نے کہا  
مین و جہیزین بیان چوڑا کر چاؤنگا  
یہ دونوں نہون گے جدا اب کبھی  
کہون مختصر طول بیان ہے بڑا  
غرض پونچے او سجا رسول کریم  
تو جبریل پہلے حکم خدا  
کیا عذر چہرہ شہ نے اور یہ کہا  
منافق نہ مانین گے ہرگز کبھی  
روانہ ہوئے جب کہ جبریل او دھر  
خدیفہ یہ کہتے ہیں با صد خوشی  
وہاں سے جو حنفہ سے تھا فاصلا  
لکھا ہے یہ ہر اک محدثہ حال  
ہوا ختم جب وقت نصف النہار  
کہون کیا جو گرمی تھی اوں روز  
یہون یا کوئے پارچہ گوشت کا  
اوسے عین گرامین پھر یہ ہوا  
کہ تھا اوکا مضمون قریب عتاب  
مخلص یہ ہے ترجمہ آئہ کا

منافق جو غلطی دوان سے نماز  
یہ انہی کہنا ہوا ست اللہ  
ہم ہو سکے ہر صورت سے نہ  
کہ سبابت یہ چاہتے ہیں بنی  
وصایت کا اعلان اب پیش  
قرار اپنی اولاد مین دیجے  
نایسگام حکم ادا کیا کبھی  
کہ انجام مین ہی قباحت بڑی  
منافق جو غلطی جاد او غلبی بڑی  
جہنم مین جو موطر کے پہل پہن  
ادب مین سے بظہر اور دلوں مین  
کہین قتل ہونے کو یہ تھا عرس  
مگر کہ نہ جہاد کا چاہا جلا  
ہوا وہ جو منظور ائمہ حق  
کہون نظم

کہ اسوقت تم امی حبیب خدا  
خدا کی طرف سے جو آیا تمہیں  
نہ تبلیغ اوسکی اگر آج کے  
حفاظت کرے گا تمہاری خدا  
یہ سنتی ہے ناقہ سے اوترے نبی  
برے ہیں جو آگے وہ پیچھے ہیں  
یہ ہیں مجتمع ہوئیں اب کے سب  
ہوئی سارے لشکر کو جب خیر  
کہوں کیا کہ گرمی تھی وہاں کستھ  
حرارت سی جلتی تھی وہ سر زمین  
تو زیر شب بیٹھ کر شاہ نے  
وہ سلمان و مقدار عمار تھے  
کہ چن چن کے یہاں سنگ لاؤ ابھی  
یہ حکم جناب رسول خدا  
یہ احوال منبر کا ہے دوسرا  
بنا جب وہ منبر چہ حکم نبی  
سر منبر اوقت آئے نبی  
بس اوپر کے زینہ پہ بیٹھے نبی  
کیا شہ نے خطبہ طویل رک شروع  
پس از حمد و مدح و ثنائی خدا  
مگر خدا نے یہ بھیجا پیام

و وہ پونچھاؤ لوگوں کو اب بر ملا  
کئے بار جو ہے سنایا تمہیں  
نہ پونچائی تمہیں رسالت کوئی  
بچائے گا لوگوں کی شر سی سدا  
سب ہونے یہ ہر بات ارشاد کی  
جو پیچھے ہیں آگے نہ ہرگز نہیں  
ندادی منادی نے لشکر میں تب  
ہوئے مجتمع آگے سب ہم دگر  
ہے شتمہ کہ چھکتے تھے سب دست و در  
پراقتان و خیزان سب اوترے وین  
یہ نہرایا پھر اپنے انصار سے  
ابو ذر تھے اور باقی بیکار تھے  
اور اک اونکا منبر بناؤ ابھی  
پہراؤن سب نے تیار منبر کیا  
کجاؤن کا اونٹوں کے منبر بنا  
تو لا کر رد اوں پہ اک والدے  
علی کو بھہ ہمراہ لائے نبی  
اور ایک زینہ نیچے علیؑ لے  
فضاحت بلاغت سی با صد حضور  
یہ ارشاد حضرت نے سب کیا  
غلے کو کرو جان شین اور امام



کیا عزت ہر بار پیش خدا  
کہ میں نام بچے اونٹے ہوں جانتا  
جو سینے کئی دن کا عرصہ کیلا  
جو کتا ہوں یہ گوش دل سے سنو  
کیا دست بستہ یہ سب نے کلام  
سنایہ سخن سب سے حضرت فی حب  
کیا ہاتھ کو یوں بلند ایک بار  
کہ سارہنما ہے ولی میرے بعد  
نبی جس کا مولا و آقا ہوا  
خداوند عالم کا افضال ہے  
مہاجر بھی انصار بھالیقین  
بزرگ اور کوچک عجم اور عرب  
غرض جس نے اقرار اسکا کیا  
ہے اون سب پہ طاعت علی وجوب  
یوہین سب پہ نافض ہے حکم علی  
پہراون سب سے بعد اسکے شہنائے  
خلیفہ ہے میرا یہ اور جانشین  
یہی بھائی ہے اور یہی ہے وزیر  
ہے جس کا نبی ہادی اور پیشوا  
خدا یا سدا دوست رکھنا اوسے  
اور اوسے تو رکھنا سدا دشمنی

منافق کے باعث سے بیٹے سدا  
اور اون سب کو ہوں خوب چانتا  
تو اسوقت یہ آیہ نازل ہوا  
کہ تم سے میں ولی نہیں ہوں کہو  
کہ مالک ہیں آپا و ہم سب غلام  
لیا ہاتھ میں ہاتھ حیدر کا تب  
سفیدی بغل کے ہوی آشکار  
وصی ہے میرا یہ علی میرے بعد  
علی اوس کا آقا و مولا ہوا  
سواب مفصل جو کچھ حال ہے  
چہ آزاد و بند و چہ حیدر انشین  
سفید و سیہ ہیں طاعت میں سب  
کہ یکتا ہے بی شبہ ذات خدا  
کہ ہوگا اسی سے تو انجام خوب  
کہ جس طرح جاری ہے حکم نبی  
غلے کو ولیعہد سے کیے  
روح اس سے پائیگا دین میں  
یہ سب یاد رکھیں صغیر و کبیر  
ہے اوس کا علی ہادی اور پیشوا  
علی سے سدا دوستی جو رکھے  
رکھے دشمنی جو علی سے ذری

خدا یا سدا نصرت ابلا و سکی کر  
 ذلیل او سکو کرای خداے علیل  
 اوسی وقت بعد اسکے پر شاہ نے  
 فضائل کئے اور تاکید کی  
 کہا پر یہ حضرت نے حضار کو  
 خبر ہوا و نحین بچہ یہ با صدیقین  
 غرض پر تو حضار نے کی رجوع  
 کیا مرحلہ جس نے اول یہ طے  
 یہ تھا وقت بیعت کی و سکا خطاب  
 کہ تم نے جو کی صبح یہ یا علی  
 تم آقا میرے اور او سنے بھی ہو  
 غرض پر تو لوگوں کی کثرت ہوئی  
 غرض تین دن تک یہ چر چار ہا  
 جو کرتا تھا بیعت یہی کتا تھا  
 غرض بعد اس کے رسول اللہ  
 خدا کی عنایت سی تو فی امیر  
 منکر سے کوئی تعبیر  
 کہ مشہور جب یہ حکایت ہوئی  
 سنا ابن نعمان قہری نے جب  
 غرض اپنے ناقے پہ ہو کے سوا  
 وہ مردود پو پہنچا مدینہ عین جب

علیؑ کے جو نصرت کرے آنکہ  
 کہ جو شخص سمجھے علیؑ کو ذلیل  
 فضائل علیؑ کے بہت سی کہے  
 کہ بیعت علیؑ سے کرین سب ابھی  
 جو غایب ہیں و نسے بھی جا کر کہو  
 مرلیو نمین یہاں تک جو آئی نہیں  
 علیؑ سے ہوئی سبکی بیعت شروش  
 عمر تھا او دثانی جو مشہور ہے  
 ولایت مبارک ہو یا بو تراب  
 تو امر حلافت ہوا منجل  
 زن و مرد مومن ہیں دنیا میں جو  
 کہ بیعت کرینگے علیؑ سے سبھی  
 کہ بعد ایک کے آکے وہاں و سرا  
 مبارک تہمین یا ولی خدا  
 مدینہ گئے وہاں سے باغ و جاہ  
 لکھا خوب احوال خم غدیر  
 روایت یہ ہی ایک و سنی لکھی  
 نبیؐ نے کیا ہے علیؑ کو وصے  
 نہایت ہوا او کے دل پر تعب  
 مدینہ کو رہا ہوا نا بکار  
 ہوا حاضر خدمت شاہ تب

<p>سنین آپ اب یا رسول خدا          غرض جو بت یا کیا وہ قبول          نئے حکم حضرت فی جاری کئے          علی کو امیر اور خلیفہ کیا          کہ تم سے یہ جو کچھ ہے صادر ہوا          ویا کہنے اپنی طرف سے کیا          جواب اسکا حارث کو تب یہ دیا          ہوا تھا مجھے سب یہ حکم          تو کہتا چلا وہ یہ مابین راہ          یہ سچ ہے تو مجھ پر خدا یا ابھی          کہ اکدم میں بیدم جو کر دے مجھے          وہ آتے ہے بس اس کے سر پر گرا          کہوں کیا کہ نکلا کہانے وہ سنگ          ادھر آئے حضرت پہ نازل ہوا          فصل نہ مطلب تھا اسکا نبی کی طرف</p>	<p>خسوت سی اوس بے اوٹے کہا          جو کلمہ پڑھا یا کیا وہ قبول          مگر اس پہ بھی کچھ نہ راضی ہوئے          اور اس پر شکلف یہ زاید ہوا          میں اب تک نہیں اتنی ماہر ہوا          یہ تھا حکم حق یا شاہ انبیا          سوال اسکا حضرت نے جس دم سنا          کہ میں نے جو حق علیٰ میں کہا          غضب ناک ہو کر اوٹھا رویا          جو حق علیٰ میں ہیں کہتے نبی          وہ سنگ گراں اک فلک سے گرے          فلک سی اوسی وقت پتھر چلا          گیا سر سے اسفل کو پہرے درنگ          وہ ناری تو دوزخ میں داخل ہوا          کہ واقعہ تھا وہ اوس سقی کی طرف</p>
<p>یہ ہیں معجزات وصی نبی          ہوا اک سفر میں یہ امر عجیب          میں اوس سرور دین کے ہمراہ تھا          ہوئی پیاس کی سب پشت کمال          اگر آج پانی نہ ہم پائیں گے</p>	<p>معتبرات مولانا مقتدا نے غالب کل          میں لکھتا جو ہون فضل اب دوسرے          یہ راوی ہیں اس معجزے کی حسیب          کہ جاتے تھے صفین شیر خدا          ہوا ایک صحرا میں اکدن یہ حال          یقین تھا یہ سب لو کہ مر جائیں گے</p>

تجسس میں پانچکے جاتے تھے لوگ  
 سیابان میں پہرتے تھے تہہ جگر  
 لکھا ہے کہ رامب کوئی شخص تھا  
 کئی شخص پونچھے جو اس دیر تک  
 دیا ہلکو دیر انیون نے جواب  
 بری کوششیں کر کے لاتی ہیں  
 مگر یوں کہ سب لوگ جب جائیں  
 تو عرصہ ہوا پانے آیا نہیں  
 یہ سنکر ہر اس ایسا سبکو ہوا  
 پہرے وہاں سے ہی ہو کے مایوس  
 یہ سنکر کما شہ نے اسی اہل دین  
 کہ پانے مجھے دے میرا کردگار  
 ہوا سب کو جب حکم شاہ عرب  
 زمین کچھ کھدی تھی بفرمان شاہ  
 نہایت بزرگ اور نہایت گران  
 او سے دیکھ کر شہ نے پھر یہ کہا  
 کیسا زور انصار نے ہم دگر  
 ہوئے سب جو عاجز توشہ نے کہا  
 یہ سنکر وہ سب لوگ ہانے ہٹے  
 غرض شہ نے تنہا اٹھایا او سے  
 تو اک چشمہ آب ظاہر ہوا

مگر پونڈ پانی نہ پاتے تھے لوگ  
 کہ ناگاہ ایک دیر آیا نظر  
 وہ مدت سے مالکتا اس دیر کا  
 فقط پانی مانگنا کی سیر تک  
 نہیں دیر میں ایک قطرہ ہی آب  
 دو فرسخ پہ جائیں تو پاتے ہیں آب  
 کئے دن کا پانی وہ لی آتے ہیں  
 جو آیا تھا او میں سے قطرہ نہیں  
 یقین سب نے جانا کہ آئی قضا  
 کہا آ کے حضرت کے احوال سب  
 بہم ہو کے سب یہاں کی کھود زمین  
 بہت سر و شفاف اور خوشگوار  
 زمین کو لگے کھودنے ملے سب  
 کہ پید ا ہوا ایک سنگ سیاہ  
 نہ اٹھے اوٹھائیں اگر پہلوان  
 اسے ملے تم سب اوٹھاؤ ذرا  
 نہ اٹھا زمین سے وہ پتھر مگر  
 تم اس سنگ سے سب سب ہو جدا  
 تو حضرت اوٹھانے کو پتھر بڑھے  
 کئے کام پر وہاں سے پٹکا او سے  
 وہ شیریں و شفاف اور سرد تھا

بشر اور حیوان تھے جس قدر  
ظروف اپنے پانے سے سب سے بھرے  
غرض شہ نے پتھر دوبارہ اٹھا  
وہ چشمہ تو نظر و نسنے نہان ہوا  
کہ اوسنے جو دیکھا یہ اعجاز شاہ  
مجھے دیر کے بیچے اب لیچلو  
غرض لائے راہب کو جب زیرِ در  
یہ آتے ہی حضرت سے اوسنے کہا  
یہ فرمایا حضرت نے اوتے نہیں  
ملک ہو مقرب تم اے شاہ دین  
کہا اوس نے فرماؤ پھر کون ہو  
میں ہوں خاتمِ انبیاء کا وصے  
یہ تھا کوں سا چشمہ کہ لاجو تھا  
کہا شہ نے آتے ہیں سو تین سدا  
ہیماں ہی <sup>۱۳۳</sup>میرزا نے شخص نے  
ہے اس چشمہ سے سب نے پانی پیا  
لگا کہنے راہب کہ سب ہے بجا  
یہ احوال جب وہ بیان کر چکا  
مجھے ہاتھ دیجئے کہ بیعت کروں  
یہ حضرت نے مطلب جو اسکا سنا  
شہادت کا کلمہ زبان سے تو کہ

مسلمان ہو گیا

پیا سب نے پانی ہوئے تر جگر  
وہ جو کچھ کہ ہمراہ لشکر کے تھے  
اوسے چشمہ کے منہ پہ لا کر رکھا  
لکھا ہے یہ راہب کا اب ماجرا  
پکارا کہ اے قوم بہرِ الہ  
کہ شاید میرا نیک انجام ہو  
وہ حاضف ہو ابھر تحصیلِ خیر  
بنی ہو کہ مرسل بتاؤ ذرا  
کہا اوسنے مجھ کو تو یہ ہے یقین  
کہا شہ نے راہب سی یہ بھی نہیں  
کہا شہ نے اے مردِ فرخندہ خو  
تو راہب نے شہ سے گزارش یہ کے  
کہ حضرت نے پہر بند اوسکو کیا  
جو پانی ہے اس میں وہی خلد کا  
بنی و وصی و خلیفہ جو تھے  
میں آخر ہوں اونکا جو تھے اوصیا  
ہے میں نے بھی انجیل میں پڑھی  
پہر اوس نے یہ دستِ خدا سے کہا  
میں اس دینِ حق پر مسلمان ہوں  
دیا ہاتھ میں ہاتھ اور یہ کہ  
ہمیشہ اسی دینِ برحق پر رہ

ہو می بجو اس میر کے یہاں بنا  
جو کندہ کرے اُسے اس سنگ کو  
ہے ثابت کتابوں سے اونکے یہ حال  
اور ایک سنگ ہے اوسکے منہ پر گرا  
نہیں جانتا کوئی چشمہ کے جا  
کہ کھودے زمین اور اوٹھائی وہ  
نبی خدا اور وصے نبی  
بہت راہ بان اور قیسیان  
کہ پائین کندہ کو اس سنگ کے  
سرافراز ہوں اوسکے خدمت کے ہم  
جہاں سے کیا سب نے آخر سفر  
شرف اس سعادت سے محکوم دیا  
تو پھر روکے اوسے یہ کلمی کہے  
میر اذکر اپنے کتب میں کیا  
حضور عی شہ کو کیا اختیار  
تو ایک شخص شہ نے معین کیا  
کرے دین اول سے ابلا حتر  
شہید اوس لڑائی میں اہم ہوا  
کیسا دفن اوسکو بعد اقیان  
گنہ بخش دے اس کے امی کبریا

کسا پڑھ کے کلمہ کہ اے رہنما  
کہ حاصل یہاں وسکا دیدار ہو  
بجو می جو گذری میں صاحب کمال  
کہ ہے اس جگہ ایک چشمہ نہاں  
مگر سب وہ کہتے تھے یہ بر ملا  
نہیں کوئی قادر کہ جو بے درنگ  
مگر اسکے قادر ہیں بیشک یہ  
جو تھے پیشتر مجھ سے رہتے یہاں  
وہ ساکن تھے اس دیر میں اسلئے  
سعادت یہ پائین جو قسمت سی ہم  
بسر زندگی کی اس امید پر  
کہاں تک کروں شکر حال تو دا  
یہ کلمے جو راہب سے شہ نے سنے  
سپاس اس خدا کی کہ جس نے سدا  
ہو واجب کہ راہب کا دین استوا  
شب و روز راہب جو رہنے لگا  
کہ بتلا اسے واجب بات نماز  
گئے وہاں سے صفین شہ خیدا  
جنازے پہ حضرت نے پڑھکر نما  
یہ کی حق میں راہب کے شہ نے دعا

معجزہ احوال پیر شاہین کفر شہ بود و جناب میر المومنین پیر کفر بود

کیا مجھ سے اک دوستی یہ سوال  
 کہا پھر روایت جو یہ پائی ہے  
 وہاں ملا باقر جو بہن روضہ خوان  
 مجھے دیکھے آپ اک معجزا  
 نہ تھا اسکے کہنے کا دل میں خیال  
 روایت وہ یہ ہے بلاشبہ تباہ  
 لقب اوس کا پہلے تو کچھ اور تھا  
 یہ حضرت نے اوس وقت اوس کی  
 مورخ نے لکھا ہے یوں اسکا حال  
 بہادر سننے اور رفعت پناہ  
 رعیت نواز اور نہایت عقل  
 وہ قبضہ میں اوس کے تھی فوج گران  
 خزانے میں اوس کے یہ تمام مال و زر  
 اور ایک بیٹا تھا اوس کا رشک فخر  
 پدر اور مادر تھے اوس پر نثار  
 اگر تھا وہ آرام جان پدر  
 یہ مان باپ پر کچھ نہ موقوف تھا  
 بشہر چین میں کوئے ایسا نہ تھا  
 سنو یہاں سے اب یہ نئی داستان  
 سہا اوس نے کیونکر ملال فراق  
 بیان ہو گا جو کچھ کہ حال فراق

کر و نظم اسمین شہ چین کا حال  
 مجھے کہ بلایا میں یہ ہاتھ آئی ہے  
 یہ اک دن کیا سینے اوسے بیان  
 وہیں معجزا یہ اونیخین نے دیا  
 کیا اونکے کہنے سے نوزدن بد حال  
 کہ سلطان چین تھا جو مسعود شاہ  
 مگر شہ نے جس دم مسلمان کیا  
 کہ مسعود اب نام تیرا رکھا  
 وہ تہانیک طینت فرشتہ خصال  
 ترجمہ کے ہر دم تھی سب پر نگاہ  
 نہ تھا عدل میں کوئی و سکا عدل  
 کہ تھا مثل رستم ہر اک پہلوان  
 کہ تھا گنج قارون سے وہ بیشتر  
 شجاع و سخاوت ہوا ہر مثل پدر  
 نگاہوں میں رکھتے تھے لیل و نہار  
 تو مادر کے آنکھوں کا نور بصر  
 ہر اک مثل بلبل تھا اوس پر فدا  
 کہ جو دل سے اوس گل پشیدہ تھا  
 کہ اوس گل پہ کس طرح ای خزان  
 لکھو نگا جو گذرا ہے حال فراق  
 ہے کچھ قول قابل بھی بہر فراق

دیار خطا میں تھک اک بادشاہ  
 نہایت حسین اور زیر اجمال  
 غرض حسن کا اس کے شہر دہوا  
 یہ سنتے ہی بس دل سے عاشق ہوا  
 سمایا نگاہوں میں گلزار عشق  
 چڑھا سر پہ جب عشق رشک چکر  
 نہ کھانا نہ پینا نہ سونا اسے  
 بدن گرم دل مضطرب رنگ زرد  
 کبھی روکے کہتا تھا باحال زار  
 غرض دن پہ دن یہ صورت ہو  
 کوئی پوچھتا کہ یہ کیا یہ حال  
 جدائی کی اک گھڑی سال ہے  
 دل زار دم بہر سنبھلتا نہیں  
 نہ صورت کسی کی نہ صحبت پسند  
 محبت مرے حال کی ہے گواہ  
 وہ کیونکر نہ ترپے جو ناکام ہو  
 غرض پہر تو لوگوں نے شہ سے کہا  
 ہے مشہور جو بنت شاہ خطا  
 لگا رونے یہ سن کے مسعود شاہ  
 وزیر معظم کو لاؤ یہ سان  
 وزیر آ کے جس وقت حاضر ہوا

اور اک بیٹی اوسکی تھے ناکتھا  
 کہ شرماتا تھا اوتسی ماہ کمال  
 تو اس گل نے بھی حال و سکا سنا  
 کہا گل اسے آپ بلبل بن  
 کھٹکنے لگا دل میں پھر خار عشق  
 کیا ترک صحبت کو مان باپ کی  
 تصور میں دن رات رونا اسے  
 جو کروٹ بھی بدلی تو کی آہ سرد  
 ملائے گاکب اوس سے پروردگار  
 تپ بھر سے غیر حالت ہوے  
 تو کہتا کہ بس ہے اوس کا خیال  
 کہوں کیا میں دلکا جو کچھ حال ہے  
 کسی شغل میں جی بھلتا نہیں  
 یہ کھلتا نہیں کیون میرا دل ہے بند  
 تصور ہے بس اس کا اور گواہ  
 بجھے آتش دل تو آرام ہو  
 کہ ابتر ہے اب حال شہزادے کا  
 یہ شہزادہ اوس پر ہے عاشق ہوا  
 کہا دل سے بہر بہر کے اک سرد آہ  
 کہوں اوتسی میں غم کی یہ داستان  
 یہ ارشاد تب شہ نے اوس سے کیا



کروا سکی تدبیر جلدے کوئے  
 اوسے پر ہے عاشق یہ لختِ حکم  
 عجب حال اپنا ہے اوسنی کیا  
 یقین ہے کہ جلدے گزرجائیکا  
 یہاں تو یہ تھا ذکرِ ناگہے او دھڑ  
 نہایت بینِ منہوم شاہِ وزیر  
 یہ سنکر عجب حال اوسکا ہوا  
 کسی کے نہ تھے ہوشِ اوسدم بیا  
 یہ تہا روجہ شہ کا اوسوقت حال  
 یہ کہتی تھی رورو کے وہ خستہ حال  
 پھنسا دامِ الفت میں ہے میرالال  
 مجھے اوسکے جینے سے اب یاس ہے  
 وہ کہتے تھی یہ حق سے باشک و آہ  
 وہاں جا کے دیکھا جو روجہ کا حال  
 لیکالیک پڑی شہ پہ اوسکی نظر  
 ذرا جا کے دیکھو کہ کیا حال ہے  
 اگر بال بیکا اک اوس کا ہوا  
 یہ سنکر کہا شہ نے اسی نیک بخت  
 یہ احوال جب سے ہی مینے سنا  
 سنبھالو تم اب دل کو اپنے ذرا  
 گئے ملے پہر دو نو اوسدم وہاں

کہ شاہِ خطا کی ہے بیٹی کوئے  
 تصور اوسے کا ہے آٹھون بچہ  
 کئی دن سے ہے ترکِ آب و غذا  
 نہ تدبیر ہو گے تو مر جائے گا  
 کسی نے یہ دی مانکوا اوسکے خبر  
 کہ ہے شاہِ اوسیکے حالتِ تغیر  
 لگی کہنے ہے ہے کروں اب میں کیا  
 محل میں تھی گویا قیامت بپا  
 زمین پر تر پڑتی تھی با صد ملال  
 میری سن لے اسی قادرِ ذمِ کمال  
 وہ ہے تجہ پے ظاہر جو ہے اوسکا حال  
 فقط تیری رحمت کی اک آس ہے  
 کہ داخل محل میں ہوا بادشاہ  
 کہ مجھے بھی افرون ہے رنج و ملال  
 لگی کہنے تمکو نہیں کیا خبر  
 قریب ہلاکت میرالال ہے  
 کروں گی میں اوسدم قیامت بپا  
 وہی تو ہے ایک مالکِ تاج و تخت  
 تردد ہے مجکو بھی حد سے سوا  
 تو انا ہے قادر ہے ربِّ علما  
 جہاں رہتا تھا اوسکا ارام جان

نہ بچانی صورت یہ تھا حال زار  
بلائیں لگے لینے پھر بار بار  
کبھی صدقے اوس لال پر موفی تھے  
ذرا حال دل کا تو مان سے کھو  
میرے لال مان تیرے صدقے ہوئی  
گزارش کروں کیا میں پیش جناب  
نیا ماجرا ہے نئے داستان  
کہ شہر خطا میں جو ہے بادشا  
خجل و سی ہوتا ہے ماہ مبین  
ہوئی عشق کے مجھ پہ نازل بلا  
کہ جہنی یہ احوال میرا کیا  
ہوا شیشہ دل میرا چور چور  
تو بیشک ابھی ہو میری جان پر  
اسی یاد رکھئے کہ مر جاؤنگا  
کہا پھر یہ اوسنی کہ مادر شمار  
تیرے زندگی ہے میرے زند کے  
کہ واس کی تدبیر بہر خدا  
جو دختر تمہاری ہے فرخندہ خو  
پسر سے میرے اوسکی شادی کرو  
ابھی نامہ اوس کو لکھا جائیگا  
کہا ہے گزارش یہ اب آپ سے

معرض جب گئے جانب گلزار  
کہا اوسکی مان نے کہ مادر شمار  
کبھی گرد پھرتے تھے اور روتی تھے  
کبھی جھک کے کہتے تھے بیٹا اوٹھو  
کروں کی مین تدبیر اوس کے ابھی  
دیا شاہزادے نے تب یہ جواب  
نیا حال ہے اور نیا ہے بیان  
کسی شخص نے مجھے اک دن کہا  
ہے اک بیٹی اوس کے نہایت حسین  
تو یہ حسن جب اوسکا مینے سنا  
پھر اک سنگ الفت وہ مجھ پر گرا  
خلاصہ یہ ہے حال اب تو حضور  
حو ملجائے مجھ کو وہ رشک پرے  
جو اوس جو روش نہ میں یاد نگا  
یہ سنکر لگے رونے وہ زار زار  
مین تدبیر کرتے ہوں اسکے ابھی  
یہ سمجھا کے بیٹی گوشہ سے کہا  
تم اک نامہ شاہ خطا کو لکھو  
اگر تم کو یہ امر منظور ہو  
یہ سنکر جواب اوس کو شہ نے دیا  
سنی گفتگو جب یہ مان باپ سے

خطا کیجئے پہلے میری معاف  
کہا شاہ نے جلد بیٹا کہو  
تو یہ شاہزادے نے شہ سے کہا  
اجازت یہ دیجئے میں جاؤں یہاں  
کہا شہ نے ناچار سب ہی قبول  
پسر سے یہ فرما کے وہ بادشا  
وزیر وں کو بلوا کے اوسنے کہا  
کہ سوئے خطا یہ لسنے جاؤنگا خود  
میت سا کرو جلد ساز سفر  
وزیر وں نے یہ عرض کی پیش شاہ  
کہا شہ نے اللہ ہے کار ساز  
روانہ ہو اوں پر وہ خستہ جگر  
یہ سنکر وزیر وں نے سالان کیا  
سنو یہاں سے اب شاہزادہ کا حال  
کسی نے خبر دی یہ باصدا ب  
یہ سنکر رفیقوں سے اوسنے کہا  
بجالت محل میں ذرا جاؤ نہیں  
رفیقوں سے یہ کہلے آیا وہاں  
جو ہیں دیکھی دونوں نے شکل پیر  
غرض ہو کے رخصت وہ رشک مگر  
مگر ساتھ بیٹھے کے مسعود شاہ

تو پھر حال اپنا کہوں صاف صاف  
کسی طرح سے سیر مطلب تو ہو  
کہ خود جانے کا ہے ارادہ میرا  
کہ اوس حور وں کا جہان ہے مکان  
گوارہ نہیں یہ کہ تم ہو ملول  
اوسے دم محل سے برآمد ہوا  
یہ ہے شاہزادے نے غم اب کیا  
اور اوس حور وں کو میں لاؤنگا خود  
نہ کہنے کے حاجت ہو بار و گمر  
کہ دریا سے ملک خطا کی ہی راہ  
بڑے ہیں ہمارے جو پانچون جہاز  
نہیں اونہیں طوفان کا خوف خطر  
جہاز وں پر اسباب بھجوا دیا  
رفیقو نہیں بیٹھا تا وہ خوش حال  
کہ پونچا جہاز وں پر اسباب سب  
کہ اس وقت یہ ہے ارادہ میرا  
پدر اور مادر سے مل آؤ نہیں  
وہ دونوں جان کر رہے تھی فغان  
لیٹ کر لگے رونے مادر پدر  
چلا دیکے دونوں کو داغ جگر  
کیا تا بہ دریا بحال تباہ

وہاں جب لکے دیکھا تو ہی اڑوہام  
 بشفقت رعایا کا محبہ الیا  
 غرض جوڑ کر ہاتھ اوسنے کہا  
 نہیں حال معلوم انجام کا  
 میں کرتا ہوں دریا کا ایسا سفر  
 لگے ہوں دے غافل حضور  
 اگر ناخدا جامہ برتن و برد  
 یہ سنکر کہا اوس نے جان پر  
 تیرا جبر جھکو کرے گا ہذاک  
 زبانی یہ باتیں وہ جب کر چکے  
 فراق پر تھا جو پیش نگاہ  
 ہوا ختم اب قول قابل یہاں  
 وزیر و نالے دیکھا یہ جب ماجرا  
 یہ کہنے لگے شاہزادے سے سب  
 سوار اب ہوں شہزادہ میرزا  
 یہ تقریر سنکر وہ خستہ بدر  
 وہ جو لوگ تھے ساتھ خدمت گذار  
 ہوئی اسی فرصت جلوس ماہ کو  
 جہاز و نئے جانب پہ آیا وہ ماہ  
 جہاز ایک تھا خاص جو شاہ کا  
 مصاحب بھی تھے ساتھ یون ہمدگر

پے رخصت آئی ہیں سب خاص عام  
 پدر کے طرف پہر مخاطب ہوا  
 کہ قدموں سے ہوتا ہے خادم جہا  
 کہ مجھ کو مقدر دیکھا ایسا کیسا  
 کہ ہے جان کا اسمین خوف و خطر  
 کہ دریا سے جلدی ہو میرا عبور  
 خدا کشتی صبر جا کہ خواہد برد  
 نہ جسم آیا جھکو میرے حال پر  
 تیرے بعد ہو ٹکا میں پیوند خاک  
 گلے ملے پھر دو نور و نئی لگے  
 ہوئی اور بھی شہ کی حالت تباہ  
 روایت کا ہوتا ہے آگے بیان  
 کہ ابتر ہے احوال اب شاہ کا  
 کہ ساز سفر سب مہیا ہے اب  
 ہین تیار عرصہ سے پانچون جہاز  
 ہوا جلد آمادہ بھر سفر  
 کیا پہلے اون سب کو اوسنی سوار  
 تو رخصت کی تسلیم کی شاہ کو  
 ہوا سب کی نظر و غین عالم سیاہ  
 بنا برج روشن وہ اوس ماہ کا  
 ستارے ہوں جس طرح گر و قمر

غرض شاہزادہ ہوا جب سوال  
اوسے دم لگی چلنے باد مراد  
کہوں کیا میں احوال اب شاہ کا  
ترپتا رہتا کچھ دل میں کہ کہہ کے  
جمازون کا جب تک رہا سامنا  
ہوے جب وہ نظر و نسے اوس کے ہوتا  
یہاں شبہ یہ تاری تھا سوز و کد  
ابھی بحر الفت سے او بھرا نہ تھا  
غرض میں دن کا تھا عرصہ ہوا  
ہوا ایک بیک اک تلاطم پیا  
اے ناخدا نے کہ آیا غضب  
ابھی کتنا نقاب سے یہ ناخدا  
کیا گو کے اوس دم بڑا بندوبست  
اجل نے کیا دست آفت دراز  
وہ دریا غضب کا وہ طوفان کا زور  
ہوا آخر کار بیڑا تباہ  
جہاز اور جہازی فنا ہو گئے  
یہاں تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا  
غم و رنج میں جان کھوتا تھا وہ  
نہ کھانے سے مطلب پانی سے کام  
یہی شغل تھا اوس کو شام و سحر

جمازون کے لنگر اٹھے ایک بار  
روانہ ہوئے پہر وہ سب شاوشا  
کہ آفت ہوا ہجر اوس ماہ کا  
دم سرد بھر تا تقار رہ کے وہ  
یہ دیکھا کیا اور رویا کیا  
ہوا کھر کے جانب کو اوس دم رونا  
چلے جاتے تھے وہاں وہ پانچون جہاز  
محیط اجل میں ہوا مبطل  
کہ اک لگہ ابر پیدا ہوا  
مخالف لگی چلنے اوس دم ہوا  
ہیں طوفان کے ایسے سامان سب  
ہوا ہو گئی تندہ سے سوا  
مگر ہو گئے سارے پردی شکست  
تلاطم میں آئے وہ پانچون جہاز  
وہ موجیں غضب کی وہ پانی کا شور  
ستاروں سمیت و سمین ڈوبا وہ  
ہوا کچھ نہ معلوم کیا ہو گئے  
سنا تا ہوں اب حال میں شاہ کا  
پسر کے تصور میں روتا تھا وہ  
زبان پر تھا ہر وقت بیٹے کا نام  
اسی طرح گزرا اوسے سال بہر

وزیر و نئے تب شہ نے اکدن کہا  
کوئی نامہ بر جا کے لائے خبر  
کسی سے نہ گم گشتہ پائی گئے  
ملی بعد اک سال کے یہ خبر  
سنی جب یہ بیٹی کی شہ نے خبر  
ہوا قول قائل یہاں پھر شروع  
یہ کتنا تھا کیونکر اب آئے پھر  
کہوں کیا میں احوال مسعود شاہ  
قیامت تھی اوس وقت گویا بیا  
اراکین دولت تھی وہاں جس قدر  
وزیر و نئے سمجھایا تب شاہ کو  
نجانے گایہ رنج اب عمر بھر  
کیکو بھی عینم گوارا نہیں  
وزیر و نئے یہ سب کی شہ نے کہا  
مگر چوش الفت کو میں کیا کروں  
ہوا وہ جو مر ضے تھی اللہ کے  
لباس عرا پر پہن کر کہا  
کسی سے نلوں گا کہی میں خراج  
رکھنا کج کو پہر نہ بالائے سر  
جو کہنا تھا قایل کو وہ کہہ چکا  
لکھا ہے یہ اک روز کا ماجرا

روانہ کرونا سے اب جا بجا  
کہیں سے تو کچھ اوسکی آئے خبر  
نہ آئی خبر لوگ آئی گئے  
ہوا غرق دریا میں شہ کا پسر  
ترپ نے لگا لگے تب خاک پر  
ہوئی خود بخود پھر طبیعت رجوع  
جہان میں رہے باپ جاے پسر  
پسر کے جو غم میں تھی حالت تباہ  
ہوا حسنا شاہ ماتم سرا  
کھڑے رو رہے تھے وہاں ہر گھر  
کہ رونا ہے تازیت اوس ماہ کو  
خدا دے کسی کو نہ داغ پسر  
بجز صبر کچھ اسکا چارا نہیں  
تمہارا یہ کہنا تو سب ہے بجا  
یہ جی چاہتا ہے کہ رویا کروں  
یہ کہ کر اوتا را لباس شہی  
یہ عینم آج سے میرا ہمد رہا  
کیا ترک اب مینے یہ تخت و تاج  
نہ بیٹھا پراوسد نے وہ تخت پر  
ہوا جبکہ عرصہ کئے ماہ کا  
وزیر معظم جو تھا شاہ کا

سنایت عقیل اور بڑا ذی وقار  
یہ لوگوں نے مینے سنی ہے خبر  
اوسے لوگ کہتے ہیں بہت خدا  
شجاعت زمانے میں مشہور ہے  
جہانگیر نہین کوئی اوسکا نظیر  
وہ سارے زمانے کا ہے دادرس  
خدا نے یہ رتبہ ہے اوسکو دیا  
زمان گذشتہ میں جو تھے نبی  
بشر جانور اور دیو و پری  
مددگار جا کر یہ اوس کا ہوا  
سمی خدا ہے وہ حق کا ولی  
نہین حکم سے منحرف کو می شی  
ہے دو نو کج ہانکا وہ مشکل کشا  
یہ ہے ذکر یعقوب عالی ہم  
علی نے کیا اونکا غم برطرف  
چلین اونکی خدمت میں حضرت اگر  
یہ دستور اعظم سے جسد سنا  
ملو نکا پسر سے ہوا یہ یقین  
وزیر معظم نے دیکھا یہ جب  
کہ تیار ہو جلد ساز سفر  
ہوا جب کہ تیار ساز سفر

کہا اوسنے شہ سے کہ امی شہریار  
کوئی شخص کعبہ میں ہے نامور  
خدا نے اوسے تیغ کی ہے عطا  
سناوت زمانے میں مشہور ہے  
گدا اوسکے در کے ہیں شاہ و وزیر  
نہین باقی رہتی کسی کی ہوس  
مددگار عالم ہے اوسکو کیا  
سوا اونکی جتنی تھے اونکی جی  
عرض انہیں جس پر مصیبت پڑے  
کیا اوسکی مشکل کو حل بر ملا  
کہ ہے نام اوس شاہ دین کا علی  
حیات و مات اوسکی قضا میں ہے  
نصیری اوسے جانتی ہیں خدا  
پسر کے جد امی کا تھا اونکو غم  
کہ پایا اونہوں نے وہ بچہ اخلافت  
وہ بی شک ملا دینگے بچہ پسر  
ہوا دل سے نام علی پرنس  
ہوا عازم کعبہ پسر شاہ چین  
دیا حکم ارکان دولت کو تب  
نہ ہو حاجت حکم بار دگر  
روانہ ہوا شاہ نیک خیر

ہوا وار و کعبہ مسعود شاہ  
بتاؤ مجھ بارگاہ امام  
وہ ہے بارگاہ شہنشاہ دین  
سواری کو چوڑا پیادہ چلا  
جہاں آستانِ فلک جاہ پر  
یہ کمکر ملی اوسنی اپنی حسین  
یہ اوسوقت قبر سے اوسنی کہا  
مجھے لے چلو پیش شاہِ جہان  
ہوا باادب داخل بارگاہ  
نظر آئے اوسکو مہ آفتاب  
رسولِ زمن اور امام زمان  
کئے باادب اوسنے پہرہ سلام  
نبیؐ نے پہرہ ارشاد اوسی کیا  
غرض ہے علیؑ سے کہ مجھے ہے کام  
ہی مشکل تو مشکل کشا ہے علیؑ  
مین بندہ ہوں مولاہین سیر نبیؐ  
اوسی سے میرا نام روشن ہوا  
مین اک کترین اور یہ عالیجناب  
علیؑ سے یہ روکر وہ کہنے لگا  
یہین سے روا ہو گا مطلب میرا  
نہین مرثیے سے میرا حال کم

غرض چند روز وہین طے کر کے راہ  
لگا پوچھنے سب سے وہ نیک نام  
بتایا کسی نے پہراوسکو وہین  
نظر آیا جسدِ م وہ دولت سرا  
گیا جب وہ سلطان درشاہ پر  
لگا کئے جنت ہی یہاں لگی زمین  
غرض جبہ سامی وہ جب کر چکا  
وطن چوڑ کر مین ہوں آیا بیان  
تو پہر ساتھ قبر کے مسعود شاہ  
ہوا جبکہ خدمت مین وہ باریاب  
بہم تھے جو مسند پر جلوہ کنان  
جہاں دیکھتے ہی بصد احترام  
جواب سلام اوسکو پہلے دیا  
بتا اب یہ مجھ کو تو امی نیک نام  
کوئی درد ہے تو دوا ہے علیؑ  
کلام نبیؐ سنکی بولے علیؑ  
ذرا انکاسا یہ جو مجھ پر پڑا  
مین ذرہ ہوا اور مین ہی آفتاب  
یہ سنتی ہے قدمونپہ وہ گر پڑا  
نہین ہے کوئی اور مشکل کشا  
کہوں کیا جو دل پر ہے میرے الم



پسر تھا مبرالیک رشک مگر  
مصاحب بھی تھی ساتھ اوس ماہکے  
کہاں تک کہوں یا شبہ مجرور  
غرض جب سے میں نے سنا یہ حال  
ہوا غرق دریا جو وہ رشک ناہ  
رجایا کو ماتم کا یہ جوش ہے  
نہاں ہے جو انگوٹھے وہ نچوڑا  
کہوں مانکا اوسکے میں احوال کیا  
کھلے موئی سرہن اور آنسو روان  
کبھی روکے کتنی ہے کس جا ہے تو  
کہاں سے میں اب دھونڈ لاؤں تجھے  
ہوئی غرق ساری کمائی مگر  
حضور کا جب غم مینے کیا  
یہ لونڈی تصدق ہو یا شاہ دین  
میرے حال پر رحم اب کیجئے  
یہ جو کچھ ہے اوس لوحہ گرنے کہا  
میں ہوں شہر کا اپنے گویا شاہ  
یہاں سے کہاں جاؤں میں لوحہ گھر  
سنا دو کا جب یہ اوتسی بیان  
کہا پھر علی سے کہ یا مرتضیٰ  
مسیح جہاں تم ہو اور نامور

کیا اوس نے دریا کا وہاں سے سفر  
ارادے سے جاتا تھا وہ بیاہ کے  
ہوا غرق دریا وہ لخت جگر  
ہوا ہے مجھے اپنا جینا و بال  
دیکھا یا مقدر نے روز سیاہ  
کہ سب شہر اب تک سیہ پوش ہے  
ہے اندھیر نظر و بین سارا جہاں  
ہے شام و سحر اوسکو شغل بکا  
زبان پر یہ ہے ہای کڑیل جوان  
نہاں میری نظر و نیے بیٹا ہے تو  
میں کس طرح اے لال پاؤں تجھے  
اجل تیرے بدلے نہ آئی مرے  
یہ پیغام حضرت کو اوسنے دیا  
قرار اب شب و روز مجھ کو نہیں  
میرا لال مجھ سے ملا دیجئے  
میرا بھی تو مطلب یہی ہی شہا  
مگر ہوں غلام رسالت پناہ  
میں حضرت سے لونگا وہ نور نظر  
بہت روی سنگر رسول زمان  
تمہیں ہوں زانے کے مشکل کشا  
کہ روکد کہ زندہ ہوا سکا پسر

یہ سختی ہے اوتھے شہ ذوالفقار  
چلے جب کہ کعبہ سے شادام  
جلو میں تھا حضرت کے مسو شاہ  
ہو اتب یہ حکم شہ حق پسند  
کیا سب بند اپنی آنکھوں کو تب  
اطاعت ہو اوسکی نہ کیوں سب فہر  
پو نہجتے ہی حضرت نے سست کہا  
کہا دیکھ کر سب نے دریا چین  
ابھی تھے کہاں اور آئے کہاں  
سوا معجزے کے کہیں اسکو کیا  
لگا کہنے حضرت سے مسو شاہ  
یہ قبر سے اوسوقت شہ نے کہا  
جبر مجھ سے والا گھر کے کہیں  
کہا بڑھ کے قبر نے اوسوقت تب  
بلا تے ہیں تلو امام زمان  
یہ آواز سنکر وہ تہر گئیں  
فقط مچلیوں کو کہا تھا طلب  
رئیس ایک مچلی تھی اونین بڑے  
یہ کہنے لگے اوس سے ساہ زمان  
پسر تھا شہ صحن کا وہ خوش نہاد  
پدر کو یہ مٹی کی ہر دم تلاش

ہوے اپنے کھوڑیہ جلدی سوار  
ہوے ساتھ قبر بچے باصد حشم  
اور اوسکے جلو میں بھی اوسکے سپاہ  
کہ سب کر لین آنکھوں کو اسوقت بند  
بہ حکم جناب امیر عرب  
کہ قبضے میں جس شہ کے ہوئے عرض  
کہ اب کھو لو آنکھوں کو دیکھو ذرا  
کہا وہ زمین اور کہاں یہ زمین  
نہ تھا ہلکوجس جا کا وہم گمان  
علیٰ رہنما ہیں غلے رہنما  
اسی میں ہوا ہے وہ میر اتباہ  
تو دریا کی سب مچلیوں کو بلا  
وہ ماہیت اسکے لہر کے کہیں  
کہ اے مچلیو تم نکل آو سب  
بہت جلد حاضر ہو تم سب یہاں  
او بھر کر کنارے پہ سب لگئیں  
مگر آگے ساکن مجھ سب  
نکہ جب کہ حضرت کی اوپر پڑے  
کہ دریا میں ڈوبا ہی ایک جوان  
شب و روز کرتا ہے وہ اسکو یاد  
تو اب جا کے ڈھونڈو اسکی لاش

یہ سنتی ہے ارشاد شاہ زمان  
 بہت ہر طرف بحرین کی تلاش  
 ملا جب کسی کو نہ اوسکا پتا  
 وہاں تک تو ہو آئیں سب مچلین  
 تو مجبور ہیں یا امام ز من  
 کہیں کیا ہم احوال دریا کا اب  
 یہ کہنے لگے ہنس کے شاہ زمان  
 ہے اس سمت کو ایک پتھر پڑا  
 ہے اوسکے تلے اوسکی اونگلی پڑے  
 کہ ہو راہ دریا سے تم آشنا  
 سنا جب کہ حضرت سے اوسکا نشان  
 غرض جا کے پونچھے وہ جسد وہاں  
 کنار یہ جب لا کے اوسکو رکھا  
 فرس سے اوترتے ہی شاہ زمان  
 بلطف و کرم پہلے دیکھا اوسے  
 سوئے قبلہ منہ کر کے جب کی دعا  
 غرض آمد شد نفس کی ہوئے  
 ہوا زیر چادر یہ تب ماجرا  
 ہٹا کر ردائمنہ سے وہ مہ لقا  
 وہ اویٹھتے ہی شہ کے قدم پر گرا  
 اوڑے یک بیک بیکے ہوش ہوئیں

کئیں ڈھونڈنے اوسکو سب مچلین  
 کسی نے پیامگر اوسکی لاش  
 یہ حضرت سے پہر سب فی آکر کہا  
 نہ کیا اتنا تک کبھی جو مکان  
 نہ ہاتھ آیا اوسکا کوئے عضو تن  
 ہویدا ہے حضرت پہ احوال سب  
 میں دریا کا سب حال ہوں جانتا  
 وہ ہے سرخ رنگ اور نہایت بُرا  
 وہ اونگلی کوئی جا کے لائے ابھی  
 وہ لاؤ تو ظاہر ہو شانِ خدا  
 جو مچلی بُری تھے ہوئی دروان  
 اوسے منہ میں لائی وہ مثل زبان  
 اوتر آئے گھوڑی سے مشکل کشا  
 وہاں آئے انگشت تہی وہ جہان  
 ردائے پیمبر کے ڈھانپا اوسے  
 تو آئین کی آئی فلک سے سدا  
 کہ اتنی میں چادر بھی ہلنے لگی  
 کہ انسانے پیدا ہوئے دست و پا  
 زمین سے اویٹھا کلمہ پڑھتا ہوا  
 قدم پر پھر آنکھوں کو اپنے ملا  
 مقصدق ہوئے اور پھرے آس پاس

یہ حضرت فی پھر شاہ چین سے کہا  
یہ سنتی ہی قدمو نہ وہ گر پڑا  
دھتے بنے اور امام مبین  
نہین کوئی ایسا بجز شاہ کے  
نصیری جو کہتے ہیں شہ کو خدا  
ہنسی شاہ اور اوستی کہنے لگے  
یہ سنکر گیا جب قریب پر  
کنارے وہ سب لوگ ہونے لگے  
گلے سے ملا جب وہ بچہ پر  
علی کے تصدق سے پایا اسے  
یہ ہے عین احسان رب غنی  
وہ گل باپ سے اپنی جب مل چکا  
جدا ہوں رفیقو نے میں یا امام  
کہا اونکے مان باپ نے مجھے گر  
جواب اسکا کیا دے گا اونکو غلام  
مصاحب مرے گر نہ زندہ ہوئے  
سوا اسکے پھر کوئے چار نہین  
پسرنے کہا جب یہ با شک و آہ  
کہا تب یہ حضرت نے اے مرجا  
نہ کر رنج اس کا تو اے نوجوان  
یہ سب مرتبہ ہے اوسی نے دیا

اسے دیکھ بیٹا یہی ہے تیرا  
تصدق ہوا اور کئے لگا  
جان میں سوا شہ کے کوئی نہین  
کہ اس طرح مردے کو زندہ کرے  
بے بیشک یہ سب و نکا کہنا بجا  
تو بیٹے سے مل تو خوشی ہو مجھے  
کھڑے تھے وہاں سچ میں جو شہر  
وہ دونو گلے مل گئے روئی لگے  
لگا کہنے سب سے یہ وہ نوحہ گر  
نہ تھی آس ملنے کی جسکی مجھے  
کہ بخششی ان آنکھو نہین پھر روشنی  
یہ تب رو کے حضرت سے اوسنے کہا  
وطن میں نجائے گا تنہا غلام  
بتاؤ کہاں ہیں ہمارے پر  
اونہین بھی کرین زندہ شاہ انا  
نہین ہے یہ منظور خادم جے  
کہ پھر غرق دریا ہوں یا شاہ دین  
پدر نے رخ شاہ پر کے نگاہ  
مروت نے تیری مجھے خوش کیا  
کہ عقدہ کشا ہے خدای جہان  
کہ ہر چیز پر محکوت در کیا

نہ اس بات سے دل میں ہو تو ملول  
 یہ فطر چکے جب زبان سے امام  
 چڑھا کر ید اللہ نے آستین  
 بڑھایا نہ جب دستِ شاہ ہڈا  
 نکالا جو دریا سے حضرت نے ہاتھ  
 سہی اس طرح بالائے دریا جہاز  
 مصاحبے سب زندہ بیٹھی ہوئے  
 جہاز و نہ او ترے زمین پر چوب  
 جو کافر تھے وہ اہل ایمان ہوئے  
 رفیقوں سے جب شاہزادہ ملا  
 یہ ہے عرض خادم کے یا شاہ دین  
 ہوئے یہ تو یا شاہ چال مراد  
 چڑھا ہے میرے سر پر سودا عشق  
 یہ سنکر کہا شہ نے بہتر ہے آ  
 چڑھے جب جہاز و نہ چوٹی بڑے  
 غرض پونچھے طے کر کے راہ دانا  
 قریب آگے ساحل سے جہتہ تھے  
 کہا تب یہ حضرت نے اک شخص سے  
 علی نے دیا ہے یہ تجھ کو پیام  
 کہ بیٹی جو تیری ہے اک شک ماہ  
 جو پیغام شاہ ہدا

کہ ہو گا ابھی تیرا مطلب حصول  
 گئے قرب دریا شہ خاص و عام  
 کیا داخل بحر دست میں  
 زمین نے جہاز و نہ اوچا کیا  
 وہ پانچون جہاز و نہ تھے ساتھ ساتھ  
 نہ ڈوبے تھے دریا میں گویا جہاز  
 نظر آئے وہ سب کو ہنستی ہوئے  
 او ترے ہی سب نے کیا شکر ب  
 معہ شاہ چین سب مسلمان ہوئے  
 ہو ا دل میں خوش و شہ سے کہا  
 تصدق ہو حضرت پہ جان حنین  
 ملے بھگو محبوب تو دل ہو شاد  
 ابھی تو میں ہوں غرق دریا عشق  
 غرض سب کو ہمراہ اپنے لیا  
 او سے دم خطا کو روانہ ہوئے  
 سوا دخطا میں وہ پانچون جہاز  
 اوسے دم جہاز و نہ لنگر رے  
 تو کھ جا کے حاکم سے اس شہر تھے  
 سن اب گوش دل سے تو امی نیک نام  
 پس سے شہ چین کے کر او سکایا  
 قبول او سکوا شہ خطا نے کیا

بڑی دھوم سے پہرہ شادی ہوئی  
ہوئے اہل دین سارے اہل خطا  
مسلمان ہو خود وہ شاہ خطا  
وطن کو چلا وہاں سے باغ و جاہ  
ہوئے داخل کعبہ شاہ حجاز

خوشی سے بدل نامرادی ہوئی  
خوشا رہبر انس و جانکے عطا  
رعایا نے کی ترک راہ خطا  
دولہن دولہ کو لیکے مسعود شاہ  
روانہ ہوئے جیتے دیا بچوں جہاز

معجزہ دیگر جناب میر المومنین صاحب رسول  
رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لکھے ہیں کتابوں میں سب معجزے  
کہ جاتے تھے کوفہ سے شاہ زمان  
میں اوس روز حضرت کے ہمراہ تھا  
کہ نکلا ہے مشہور اوس دن کا نام  
وہ قوم یہودی سے سب مرد تھے  
تمہیں ہوئے بادشاہ خدا  
مہین ہوں علیؑ بولو مطلب کیا  
سنا ہے یہاں دفن ایک سنگ ہے  
تمہارے نبیؐ اور پہلے جو تھے  
سنا ہے پر آنکھوں سے دیکھا نہیں  
او نہیں ہی نشان کچھ اوس کا ملا  
بتاؤ جگہ ہلکو اوس سنگ کے  
مرے ساتھ آؤ تو میں دون بتا  
کیا میں بھی ہمراہ وہ بھی گئے

یہ موزون جو کرتا ہوں اب معجزے  
یہ کرتے ہیں عمار یا سر بیان  
زبان پر ہے یہ ذکر جس روز کا  
قریب ایک درہ کے جو یونچے امام  
پچاس آدمی وہاں سے ظاہر ہوئی  
یہ آتے ہی حضرت سے سب فی کہا  
جواب اسکا اونکو یہ شہ نے دیا  
وہ بولے کہ عقل بشر رنگ ہے  
کہ نام انبیاء کے ہیں او سپر کھدے  
نشان اوسکا یا شاہ مظاہرین  
بزرگون سے بھی اپنے اکثر سنا  
جو ہو تم اسام زمان یا علیؑ  
کلام اونکا سنکر یہ شہ نے کہا  
یہ فرما کے اونسے حضرت چلے

چلتے تھے وہاں سے ابھی چند گام  
کہ ایک تودہ ریگ پیدا ہوا  
سنین سبا دہر اکدن آتا تائیں  
تو جسوقت میں آکے پونچا یہاں  
کہاسب نے ہم میں یہ قدرت نہیں  
کلام یہودان یہ جہدم سنا  
کہ اس تودہ ریگ کو اسی ہوا  
ہو واجب ہوا کو یہ فرمان شاہ  
اٹھا کر وہاں سے نہ اکجا رکھا  
نشا ریگ کا جب نہ باقی رہا  
یہ بولے پھر اون سے شہ نامدار  
وہ یہ سنگ ہے آکے دیکھو سے  
اوسے دیکھ کر سب نے شہ سے کہا  
یہ وہ سنگ ہوتا اگر یا امام  
یہ کہنے لگے اون سے شاہ انام  
کہا شہ مجھ نہ مانے یہ جب  
گھر و نئے وہ لائے کدال و کلنگ  
یہ اون سب نے جسوقت تدبیر کے  
اوتھالے لگے جب زمین کھد چکے  
کہا اوس جماعت ہی پت شاہ نے  
یہ سنتی ہی وہ سب وہاں سے تھی

وہ سب لوگ تھے اور امام انام  
تھر کر وہاں شہ نے سب سے کہا  
بساط سلیمان پہ جانا تھا میں  
اسی طرح تھا سنگ جب ہی نہان  
ہٹائیں جو تودہ کو طاقت نہیں  
ہوا سے یہ شہ نے اشارہ کیا  
بہ عجلت بسرعت یہاں سے ہٹا  
کیا تودہ ریگ اوس نے تباہ  
اوسے دشت میں اوسکو پھیلا دیا  
تو اک سنگ اوس جا پہ ظاہر ہوا  
جو آئے تھے اوس سنگ کے خواستگار  
کہ جو یا تم آئے تھے جس سنگ کے  
نہیں ہے یہ وہ سنگ شاہ ہدا  
تو پیغمبروں کے کہدے ہوتے نام  
کہ اوس سمت کو سب وہ کندہ نام  
وہاں اہل قر یہ بھی حاضر تھے سب  
کہ کہو دین زمین و را و تائیں ہنگ  
زمین گر و پتھر کے کہو دی گئے  
مگر کچھ نہ پتھر کو جنبش ہوئے  
الگ تم کہے ہو سب اس سنگ سے  
سو می سنگ پہر شہ مخاطب ہوئے

کیا منقلب شدے اوس سنگ کو  
تو دیکھایہ بین نام او سپر کہدے  
کلیم و محمد مسیح و خلیل  
پڑ ہا پھر تو کلمہ مسلمان ہوئے  
گو اہی یہ ہم دیتے ہیں بر ملا  
نجات او سکے عقبی میں پیشانی  
وہ مشک رہ دین سے گمراہ ہے  
ہے تو ریت و انجیل متن پڑیا  
وہ سب اہل دہ ہی مسلمان ہوئے

یہودی سخت حیران وہ حاضر تھی جو  
یہودی او سے جب لگے دیکھنے  
سلیمان و داؤد و نوح جلیل  
وہ پہلے دلونین ایشیان ہوئے  
تو بعد او سکے سب نے یشہ سے کہا  
کہ ہچانا جسنی تمہیں یا علم  
جو برگشتہ اس در سے اسی شاہ ہے  
تمہیں ہو دے رسول خدا  
عرض جب یہودی مسلمان ہوئے

### معجزات جناب فاطمہ الزہرا علیہا السلام و خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ اک دن حضور شدہ انبیسا  
وہ تھے قوم کے اپنے سردار  
کرین کچھ گزارش اگر ہو قبول  
ہے شادی کے گھر میں ہماری بنا  
عجب کیا جو شرکت کرین فاطمہ  
کروں اوتی دریافت تہ دو حج  
یہ فرما کے مسجد سے اٹھے رسول  
کیا فاطمہ سے یہ شہ نے کلام  
بلا تے ہیں شادی میں تمکو وہ سب  
تو یہ عرض کی پیش شاہ عرب

کتا بون میں لکھا ہے یہ معجزا  
مدینہ میں حاضر ہوئے کچھ عرب  
سبھوں نے یہ کی عرض پیش رسول  
توجہ جو پائی تو سب نے کہا  
عبایت کا اس گھر پہ ہے خاتمہ  
سوال او کا سنگ کیا یہ خطاب  
خبر کیا بجائے کہ جائے بتول  
حرم میں جو پونچھے رسول انام  
میرے پاس آئے ہیں شیخ عرب  
سناسیدہ نے یہ حضر سے جب



بلا تے ہیں مجکو جو شاد میں سب  
کہ جب ہووے محفل میں میرا گذر  
تفاخر سے وہاں بیٹھے ہوئی گے سب  
جو اس کے زیور ہیں سب اونکی پاس  
یہاں کچھ ہی سامان میسر نہیں  
نہ موزے نہ تے ہیں نہ جامہ نیا  
جو اس حال سے ہو گا جانا میرا  
کئے سیدہ نے یہ جہدم سخن  
کہ اتنے میں جبریل نازل ہوے  
کہ خالق نے یا سرور خاص عام  
کہ رخت کہن ہے جو زہر کے پاس  
سنا فاطمہ نے جو حکم خدا  
مجھے حکم خالق میں کیا ہے کلام  
یہ کہہ کر اوٹھیں اور پہنا لباس  
چلیں جب کہ شادی میں بنت رسول  
کہ ناگاہ سگان ہفت آسمان  
بصدع عجز کرنے لگے التجا  
ہماز یہ مطلب ہے باہم گر  
فرشتوں نے یہ عرض جہدم کیا  
کہ جب او مدد فاطمہ کے کرو  
یہ حکم خدا سنکی روح الامین

کھلا اس بلا نیکا ٹھہر سبب  
تاسف کریں سب میرے حال پر  
زنانِ عرب و خترانِ عرب  
وہ سب پہنی ہوئی گے زرین لباس  
بجز کہنہ چادر کے چادر نہیں  
وہ ہیں جس میں پیوند میں جا بجا  
خوشی ہوئے اعدا کو حد سے سوا  
ہوئے شکر غمناک شاہ زمین  
یہ آتے ہی حضرت سے کہنے لگے  
کیا ہے یہ ارشاد بعد از سلام  
وہی اوسکو پہنا کے پہنچو لباس  
بجلا کے شکر خدا یہ کہنا  
یہ ہے عین الطاف رب انام  
وہی کہنہ کپڑے جو تھے اونکے پاس  
شامت سی اعدا کے دل تامل  
بدرگاہ خلاق کون و مکان  
یہ ہے دخترِ حاتم انبیا  
اسے دل شکستہ تو یارب نگر  
یہ جبریل کو حکم خالق ہوا  
منہا کرو وہ ضرورت جو ہو  
بجھلت گئی سوئے خلد برین

غرض کیسے جنت سے پوشاک نہ  
چلے تھے جنان سے جو روح الامین  
اوسی وقت حضرت تین گھر چلیں  
کیا زیب تن آپ نے وہ لباس  
نظر آیا جسم یہ لطف خدا  
اوٹھیں جب کہ سجدے سے خیر النساء  
کہوں کیا کہ کیا تھا وہ نور میں  
بجلا کے مدح و ثناء الہ  
گئے پھر سوئے چرخ روح الامین  
غرض جا کے پونچھیں یہ شاوین جب  
نظر آئی جسوقت اک روشنی  
محلے کے سب لوگ حیران ہوئے  
سنی جسے حور و نکی صوت حسن  
زمان عرب کے سب ہمد گھر  
گئیں پیشوائی با صد ادب  
تو دیکھا ستار و نین جواہرین  
جلاتے ہوئے بھر و نین وہ عود  
زمانے کی باتیں نہ راموس تین  
دب سے تفاوت تے اتی تھن ساتھ  
غرض سیدہ بیٹھیں محفل میں جب  
کھڑی ہو گئیں سب بروی ہوا

کیا خدمت سیدہ میں ظہور  
تو اک لاکھ حورین بھی ہمراہ تین  
کہ حاضر ہوئی جبریل امین  
وہ حورین کھڑی ہو گئیں اس پاس  
زمین پر جب کین اور سجود کیا  
خدا فی کیا نور اپنا عطا  
زبان سے بیا اوس کا ممکن نہیں  
چلین فاطمہ گھر سے باغ و جاہ  
وہ سب حورین ہمراہ حضرت گئیں  
وہاں منتظر تین زمان عرب  
تعجب ہوا سب کو حیرت ہوئے  
جہان کیوں ہے روشن پریشان ہوئے  
غش آیا ہوا ایسا محو سخن  
رواہن کو اکیلا وہین چوڑ کمر  
شرف یاب خدمت ہوئیں جا کعب  
بصد فخر حورین بے ہمراہ وہین  
چلے آتے وہین ساتھ پڑتے درود  
زمان عرب جو تھیں مددوش تین  
کوئی چومتی تھی قدم کوئی ہاتھ  
صفین باندھ کر حورین کبار سب  
زمین پر قدم ایک کا بھی نہ تھا

زنان عرب حال یہ دیکھ کر  
دولہن کی بھی آخر یہ صورت ہوئے  
وہ گرتے ہی کرسی سے بیہوش گئے  
کسی کو خوشی پھر نہ اک پل ہوئی  
ہوا شور اک اہ و سنہ یاد کا  
ہوا پیش حضرت جو یہ سانچا  
کیا پھر وضو اور پڑھ کر نماز  
دعا کی یہ سجدہ میں اللہ سے  
قسم تج کو اونکی اطاعت کی ہے  
کہ بنت پیمبر کو تو اے خدا  
ابھی فاطمہ کر رہیں تھیں دعا  
کہ ناگاہ میت کو جنبش ہوئے  
ہوئی زندہ جب وہ بحکم خدا  
سلام آگے پہرہ دولہن لے گیا  
ہو مقبول اے بنت خیر البشر  
تمہارا خدا ہی جو اسی فاطمہ  
بتوں کو جو کہتے ہیں کافر خدا  
غرض ختم جب او نے تقریر کے  
یہ اوسد نکا احوال مرقوم ہے  
دولہن کے عزیز و اقارب حسب  
تفر ہوا اونکو انعام سے

اوتھیں اور گرین مبدع خاک پر  
کہ کرسی سے اکبار وہ بھی گرے  
اوس حال میں جان پھراؤنی دے  
وہ شادی عزا سے مبدل ہوئی  
بنی بزم شادی کی بزم عسقل  
مکدر ہوئیں آپ حد سے سوا  
جلیکین سجدہ حق میں باصدیناز  
جو بندے ہیں مقبول یا رب تیری  
قسم تج کو اپنی جلالت کی ہے  
باس شرمسار سے کر دی رہا  
ابھی سر ہی سجد سے اوتھانتا  
پہر اک چمینکائی و سے اور اوٹے  
اوتھیں سجدہ حق سے تب فاطمہ  
قدم پر گری اور رو کر کہا  
پیمبر ہیں برحق تمہارے پدر  
وہ برحق خدا ہے وہ برحق خدا  
کلام اونکے باطل ہیں بس کہل گیا  
وہ باصدق دل پہر مسلمان ہوئے  
مسلمان ہوئی مرد و زن سکتے  
سوا اونکے تھے اور یہی جو عرب  
مشرف ہوئے سب وہ سلام سے

کہ سب شہر نے حال سارا سنا پر سے کہا جاکے یہ حال سب کیا سجدہ شکر اور یہ کہا خدا سے ہے امید اس سے سوا	پہر اس معجزہ کا وہ چرچا ہوا گئیں اپنے گہر میں وہ شادی جب نبی نے یہ احوال جسد مہنا کہ اے نور دیدہ جو تم نے کہا
--	--

معجزہ دیکر رہن شہرین چادر جناب  
فاطمہ علیہا السلام و سلمان کریدین بیوان

روایت ہے صادق نیا معجزا گئے اک یہودی کے پاس اور کہا یہودی نیکے عرض تب شاہ سے تو میں جو تمہیں دون شاہ بھرور لکھا ہے کہ جامہ وہ تھا صوف کا گئے اور وہ جو فاطمہ کو دئے یہودی بھی پھل اپنے گہر میں گیا وہاں جاکے اوس جامہ کو رکھ دیا یہودی کے روبرو اک کام تھا جہاں کام تھا کچھ وہاں پر گئے ہے اک نور سب گہر میں بھلا ہوا غرض پہر کے آئی وہ شوم کے پاس چراغ آج میں نے جلا یا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیسی ہے روشنی کہ وہ روشنی تھی بویا جہاں	لکھا ہے یہ اک روز کا اجرا علی ولی شاہ ارض و سما کہ تھوڑے جیسے جو مجھ کو تو قرض ہے کسی چیز کو رہن رکھو اگر علی لے گئے جامہ فاطمہ دیا اوس یہودی کے اور جو لے غرض لے کے وہ جامہ فاطمہ جو تھی گہر میں اوس کے حفاظت کی جا یہ کہتا ہوں میں حال اب شام کا ضرورت کے باعث سہی دھمک گئے وہاں جاکے دیکھا عجب ماجرا متعجب ہوا کچھ اوسے کچھ جس بیان کر کے سب حال اسے کہا سب اس کا کچھ میں نہیں جانتی یہودی بہ تعجب آ یا وہاں
---	---

<p>کہ ہے جامہ فاطمہ کا یہ نور تو زوجہ سے اپنی یہ اونے کہا کہ آل عبت کا ہے رتبہ بڑا وہ کافر ہوں بیشک جو ان سے پہرا نہ حاصل کریں اس پر دین شریف اوسے دم معہ زن مسلمان ہوا قبیلے سے اپنی یہ جا کر کہا غرض تھا جو دیکھا بیان سب کیا مسلمان ہوئے دل سے کلمہ پڑا غریزون کو اپنے ہدایت یہ کی اقارب بھی اوس رنگے اشی نضر</p>	<p>یہ دیکھا پہرا اوس روشنی کا طو یہ حال اوس پر جسوقت روشن ہوا مجھ اب نہیں شبہ اسمین ذرا انہیں سب کو حاصل ہے قرب خدا خدا نے ہمیں دی ہے عقل لطیف ہوا دفعتاً اوس پہ لطف خدا ہوئی صبح جسد مہرودی و تھا کہ اس شب کو گذرا ہے یہ ساخا یہ سنگر یہودی کیے سب قبرا غرض پہر یہودی کی زوجہ فی سبھے ہوئے دین سے وہ بھی سب بہرہ و</p>
--	---

### معجزات حضرت امام حسن علیہ السلام

<p>کہ بین معجزات امام حسن کہ جاتے تھے عمرہ کو شاہ سدا سوئے کعبہ تھا قبلہ دین وان اوسے لوگ کہتے ہیں ابن زبیر کہ پونہچا سر لنگ جو سب قافلا کہ یہاں سے نجائیں گے آگے کہین نہ تھا جنکو برسونے پانی نصیب تو خشکیدہ وہ سر سے ہتی تابہ پا نہ پتی تھے اونہیں نہ پہل تھے نہ ہول</p>	<p>یہ سب ہونگے موزون بوجہ حسن لکھا ہے یہ راوی نے اک معجزا جلو میں تھے اصحاب پیر و جوان رکاب سعادت میں تھا کوئی غیر سنو ایک منزل کا یہ ماجرا تو او ترے یہ کہتے ہوئی سب ہیں کئی نخل خرما تھے اوسکے قریب چلی تھی خزان کی جو اونپر ہوا اونہیں دیکھا سب ہوئی ل ملول</p>
--	--

نہض چسپہ برائے شہ مجرور  
وہ حسن کمال فاطمہ اور وہ فرشتہ  
زمین کہہ رہی تھی بصد انبساط  
جو نخل اور ہٹا اک قریب لہام  
بچھونے پہ بیٹھا جو مرد دلیر  
ادھر مسکرائے جناب حسن  
خزان خشک کہتے نہ انکو اگر  
مین غری وہ کھانا کھلاتا یہاں  
مخاطب ہوا نخل باغ رسول  
جو خواہش تجھے ہو تو کیا ہے محال  
اوٹھا کر سوئے چرخ دست طلب  
کوئی شخص سمجھ نہ لفظ دعا  
ہوا اے گرم کے جو جو نکلے چلے  
وہ جمال ہمراہ جو اس کے تھا  
کہو نگانہ اسکو کہ ہے مجھذا  
جواب اسکو معجزانہ دیا  
خدا نے دعا کی یہ میرے قبول  
رطب پہر درختو شے اتنے کرے  
غرض چند مرد مسلمان ہوئے

بچایا گیا مندرش زیر شجر  
کہ جس فرش سے خار کہاں تاعش  
بساط سلیمان کی کیا ہے بساط  
بچا فرش ابن زبیر او سمقام  
نظر اون درختو نیچ کی تباہ دیر  
او دھراو کے لب پر یہ آیا سخن  
ضروران درختو نمین ہوتے ثمر  
مگر امر فورے یہ ممکن کہاں  
کہ حاجت روا ہم ہیں کیوں بھول  
وہ بولا کہ ہے دل کو عبت مال  
دعا اک پڑھے سرور مہرانی تب  
مگر شہ اعجاز ظاہر ہوا  
اوسی وقت وہ نخل پہولی پہلے  
خدا کی قسم کھائے اور یہ کہا  
یہ ہے سحر بے شبہ اے مجتبا  
کہ اے ذائے تجھ پر یہ جادو نہ تھا  
کہ مین ہوں جگر بند بند رسول  
کہ سب قافلہ کو کفایت ہوئی  
زبیری و جمال مرتد رہے

معجزہ دیگر حضرت امام حسن علیہ السلام

بارشاد صادق علیہ السلام

لکھا ہے یہ راوی نے قول امام

یہ شیعوں نے حضرت سے اک دن کہا  
تخل جو کرتے ہیں آپ اس قدر  
جواب اس کا بکویہ شہ نے دیا  
خدا سے کروں میں ابھی جو دعا  
بڑے ہیں جو یہ ملک شام و عراق  
جو دیکھیں تو ششدر رہیں خام  
میں چاہوں تو ہومر و عورت ابھی  
کوئی شخص باشندہ تھا شام کا  
وہ کہنے لگا بے ادب نابکار  
ہوا ختم جس وقت اوسکیاں  
دیا شہ نے اوس شخص کو یہ جواب  
تو عورت ہی اور آکے بیٹا کہاں  
جو کی اوس نے خود اپنی اوپر نظر  
علامت جو پائی تو سوچا بغور  
یہ اعجاز دیکھا تو مشرک وہ ب  
کہا شہ نے اوس سے کہ اوٹھ یہاں سے جا  
دو کر اب جو ہی عورت کو نکال چلن  
قرن تجھے ہو نیکی وہ وقت شب  
رہے گا ابھی تو اسے حال میں  
مگر ہو گا خفتہ وہ تیرا پ  
کہا تھا جو حضرت نے واقع ہوا

کہ کہتا نہیں اس کا مطلب شہا  
تو ہے ابن سفیاء کا کیا شہ کو در  
وہ کرتا ہوں میں جو ہی حکم خدا  
اسی وقت ہو جائی مطلب میرا  
میں چاہوں تو دونوں میں اتفاق  
ابھی دن کی ہو شب سحر کے ہو شام  
میں چاہوں تو عورت ہومر و عورت  
وہ اوس وقت صحبت میں ہو جود تھا  
یقینی ہے حضرت کا اسپر مدار  
کئی اور مشرک بھی آئی وہاں  
کہ آتی ہنیں شرم او بے حجاب  
کہ سب مرد مٹی ہوئی ہیں جہاں  
تو دیکھا کہ بیشک ہی حال دگر  
کہ بی شبہ ہیں سارے عورت کی طور  
مسلمان ہوئی پیش شاہ عرب  
چھپا اپنا منہ اوڑھ سر پر ردا  
تیری زوجہ اب مرد ہے تو ہی زن  
کہ بیشک وہ عورت بنی مواب  
کہ فرزند پیدا ہوا اس سال میں  
خط ایسے کچھ نہ بار دگر  
پہراون دونوں نے شہ سے اگر کہا

معاف اب ہو مولا بہاری خطا  
ہم اب توبہ کرتے ہیں پیش حضور  
شہ دین نے اونٹن لٹے کے دما  
معجزہ دیکر جناب امام حسن علیہ السلام  
یہ لکھتا ہے اک راوے معتبر  
امامت امام حسن کی تھی جب  
کہ تھا ایک کا نام عبد الاحد  
غرض ابن سفیانی وہ دوست تھے  
لکھا ہے یہ احوال اک روز کا  
کسی سمت اک دن وہ مائل ہوا  
ہوئی پیشواؤں کے خاطر تریع  
یہ عبد الاحد فی کہا عام ہے  
لگا کہنے تب عاشق پنجتن  
سوا انکے ہادی نہیں ہی کوئی  
یہ سبط نبی ہیں یہ ابن علی  
ہوا گفتگو کو غرض طول جب  
یہ حضرت سے عبد الاحد نے کہا  
یہ شیعہ تمہارا جو ہے تند خو  
بیان کر چکا جب یہ عبد الاحد  
محب جو کہ حضرت کے موجود تھے  
غرض صلح کی سب سے کم کر سخن

برائے خدا یا امام خدا  
حقیقت میں ہم سے ہوا تھا تصور  
جو پہلے تھا وہ حال اوکھا ہوا  
امام حسن علیہ السلام  
بہ عنوان خوب اور بہت مختصر  
برادر تھے دو اونکے یہ ہیں لقب  
اور اوس دو سر یکا تھا عبد  
قصیدی تھے اوسکی شامین کہے  
محبون میں حضرت کے اک شخص تھا  
کہ عبد الاحد وہاں مقابل ہوا  
کیکو پر اسکی نہ تھے اطلاع  
امام زمان حاکم شام ہے  
کہ بیشک امام زمان ہیں حسن  
کہ وہ ہیں جاگیر بندت نبی  
یہ معجزہ نمایاں وہ مرد شقہ  
گئے دو نو خدمت میں حضرت کے تب  
کہ اسے سر و بستان خیر الورا  
یہ کہتا ہے بدحاکم شام کو  
وہ جاہل لگا کہنے حضرت کو بد  
اوسے قتل کرنے کو ہوا وٹھے  
خود اوٹھ کر گئے کہ میں شاہ زمین



کحل آسج صورت ماہتاب  
یہ ارشاد عبد الاحد سے کیا  
یہی کل بے کسنا کہا ہے جو آج  
یوہین روز آنا اب اک بار تو  
یہ حضرت کا خلق حسن و بیکر  
غرض داخل خانہ جب وہ ہوا  
بلایا عسز نرون کو اجاب کو  
قریب آکے بیٹھے جو اہل عیال  
جواب اوسکو اوس دم یہ سنے دیا  
عوض اوسکا حضرت نے پہر یہ کیا  
یقین دل کو اپنے یہ اب ہو گیا  
ہوا اگر سے عبد الاحد پر روان  
وہ پونچا جو اس طرح حضرت کے پاس  
غرض چوم کر دست و پاے امام  
سنا جب کہ عبد احمد نے یہ حال  
لگا کہنے بہائی سے باص عتاب  
یہ چاہا کہ راحت ملے کم اسے  
کیا قتل کا قصد ظالم نے تب  
بچا قدرت حق سے عبد الاحد  
ہوی جبکہ فرصت زود کو پے  
ہوا قید جس وقت عبد احمد

تو اک قرص نقرہ لے تھے جناب  
کہ لے جا سنے آج اور کل ہی آ  
میں اک قرص پہر دو گالی جتیلج  
اسے ترک کرنا نہ زہار تو  
اوسی دم گیا وہاں سے وہ اپنے گہر  
تو یہ کام اوس وقت اوس نے کیا  
وہ آئے تو اوس نے کہا سب نو  
کہا سب سے حضرت کا اوسنے وہ حال  
کہ تو نے اونہیں کلمہ بد کہا  
کہ تجھ کو کیا ترص نقرہ عطا  
کہ برجی وہے ہیں امام مہٹا  
معہ خویش و اجاب ہمایکان  
لکھا ہے کہ سب مردوزن پچاس  
ہوے دل سے حضرت کے شیعہ تمام  
کیا بہامی پر اوسنی غصہ کمال  
کیا دین آباہی تو نے خراب  
میں پونچاؤن ایذا اسی نام اسے  
وہ اوشی جو ساتھ اوسکے شیعہ تھے  
لگا ہاتھ شیعوں کے عبد احمد  
کیا قید لے جلے گہر میں اسے  
تو کتا تھا حضرت کو ملعون بد

سہو حال یہ دوسری روز کا  
ملازم ستھے وہ حاکم شام کے  
کیا سب فی آپس میں یہ مشورہ  
تو کچھ لوگ محبت سی اوسد مل گئے  
در حنائہ کھولا تو دیکھا کہ واہ  
وہ جس وقت سب پہر کے ای وہاں  
تعجب کیا سنکی اور ت اوٹھے  
وہاں جا کے پوچھے جو سب کینہ خوا  
پہ بین بینی و گوشہ انسان کے  
خلیفہ کو یہ حال سب نے لکھا  
غرض نامہ پونچھا خلیفہ کے پاس  
جواب اوسکا اوسنے لکھا یہ ادھر  
پر اس کار ہے سکو با ہم خیال  
خلایق سے ہی خوف مجکو زیاد  
ابھی حکم آیا نہ تھا شام سے  
وہ پہلے ہی کٹیدہ ہوئے تھے تمام

لعینوں نے اک جا پہ مجمع کیا  
لکھا ہے کہ سب افسر فوج تھے  
کہ دونوں کا اب کیجئے فیصلہ  
غرض گھر پہ عبد الصمد کے گئے  
ہوا ہے وہ ملعون خرس سیاہ  
کیا حال اوس رو سیاہ کا بیان  
اوس وقت سب اوسکے گھر پر گئے  
یہ دیکھا کہ بیشک ہی خرس سیاہ  
کہ جو دیکھے اوسکو وہ پہچان لے  
اور اک نامہ بر کور روانہ کیا  
وہ پڑھتے اوسکے ہوا تھو اس  
جلاد و او سے آگ میں سرسہر  
کہ ظاہر نہ ہووے کسی پر حال  
حسن کا زیادہ نہوا اعتقاد  
کہ اس واقعہ سے جو اکا گاہ تھے  
لکھا ہے کہ سو تھے وہ سب نیک نام

### معجزات جناب امام حسین علیہ السلام

ہے اس طرح راوی نے اسکو لکھا  
کہ اک دن حضور شہ خوش ہوا  
برائے ملاقات شاہ خدا  
یوہن آیا بے غسل وہ بے ادب

یہ موزون جو کرتا ہوں اب معجزا  
یہ کرتے تھے لہ شاد زین العباد  
جنس اک عرب آکے وار دھوا  
جھا ہو کے زوج سے پر وہ عرب

یہ مطلب تھا اس طرح انی سے یہاں  
اوسے دیکھتی ہے شہ مشرقین  
یہ کہنے لگے یا اخاء العرب  
کہ اس حال سے تو ہے آیا بیان  
کہا شہ نے بے غسل اور بے وضو  
جنب میں تو وارد ہوا اس مقام  
جو مطلب تھا میرا نمایاں ہوا

امامت کا حضرت کے ہوا امتحان  
دل و جان حیدر امام حسین  
نہیں شرم تجلو مجھ ہے مجھ  
کہا اوسنے کیا ہے وہ کیجیسا  
بہم ہو کے زوجہ سے آیا ہے تو  
عرب نے یہ سنکر کہا یا امام  
عرض پڑھ کے کلمہ مسلمان ہوا

معجزہ دیگر جناب

لکھا ہے سوے شام شہر و عمر  
ہوا ایک فتر یہ مین ناگہ گذر  
یہودی بھی تھا ایک سا کن وہاں  
کسی نے یہ دی جا کے اوسکو خبر  
سرو نکے ہے ہمراہ لشکر بڑا  
وہاں جا کے دیکھے شہید و نکلے سر  
تو دیکھا کہ ہلتے ہیں اس سر کے لب  
غرض قرب سر جا کے اوسنے سنا  
لگا پونچنے پہر وہ ہر ایک سے  
اوسے اہل لشکر نے دے یہ خبر  
وہ بولا کہ نام پدر تو سنا  
تو یہ سنکی بھی سے سب نے کہا  
ایسروں کے ہمراہ آیا ہے جو

امام حسین علیہ السلام

لئے جاتے تھے سب شہید و شہر  
کہ حذر ان کتے تھے اوسکو بشہر  
کسی ٹیکرے پر تھا اوسکا مکان  
کہ آئے ہیں بستی مین کچھ آج سر  
یہ سنتی ہے وہ اپنے گھر سے چلا  
پڑی شہ کے سر پر جاوے کی نظر  
ہوا دیکھ کر سخت اوسکو عجب  
کہ ہے ایک آیہ وہ سر پڑھ رہا  
یہ کس کا ہے سر تم بتاؤ مجھ  
کہ ہے یہ حسین ابن حیدر کا سر  
بتاؤ کہ ہے نام مادر کا کیا  
وہ ہے فاطمہ بنت خیر الورا  
یہ عابد ہے ابن شہ نیک خو

یہودی نے یہ سنکی دل میں کہا  
 نہو تائے دین انکا برحق اگر  
 شہادت کا کلمہ پہراوس نے پڑھا  
 کیا سارے کپڑوں کو پہچاک چاک  
 منگائی وہین اوس نے با چشم نہ  
 غرض خادموں نے پہراوسنے کہا  
 ولی خدا میں یہ والا نہاد  
 یہ اسباب لے جا کے تم انکو دو  
 کہ اے رہبر دین امام مہدرا  
 موکل سروں کے جو ہمراہ تھے  
 یہ کرتا ہے کیا بھیجتا ہے یہ کیا  
 خلیفہ کے دشمن ہیں یہ سب اسیر  
 اسیروں سے اب جلد ہو توجدا  
 یہ سنکر یہی پہر نہ بچیں کو تاب  
 مجھے ایک تلوار لا دو ابھی  
 غرض لے کے تلوار بھی بڑھا  
 لڑائی تھی اوسکی عجب ڈہنگ کے  
 ہر جا کہ شمشیر اوکار کرد  
 یکے را حایل یکے را بر  
 جب اسطر علی جنگ بخوف و پاک  
 شہادت سے فایز وہ وہ اختر ہوا

کہ برحق ہے دین اسکے ملن با پکا  
 تو تر آن نہ پڑتا بریدہ یہ سر  
 عامہ کیا اپنے سر سے جدا  
 اور آگ کا سر پہ اپنے وہ خاک  
 عبا و قبا اور دس سو درم  
 وہ جاتے ہیں آگے امام مہدرا  
 کہ نام مبارک ہے زین العباد  
 میری سمت سے پہر گذارش کرو  
 اسے صرف کیجئے برائے خدا  
 وہ سب ملے بچیں سے کئے لگے  
 تجھے ڈر نہیں حاکم شام کا  
 تو دیتا ہے انکو یہ مال کشیر  
 نہیں سر جدا ہو گاتن ہی تیرا  
 کیا خادموں یہ اپنے خطاب  
 ہو بس ان لعینوں نے ہی جنگ کے  
 پئے جنگ تلکیر کتسا بڑھا  
 لعین تاب لائی نہ اوس جنگ کے  
 یکی را دو کرد و دو را چار کرد  
 یکے را بہ پشت و یکی را کمر  
 کیا چند شخصوں کو اوسنے ہلاک  
 گیا ملک فانی سے ملک بقا

ہوا کیا ہے انجام اوس کا سعید  
بے مشورہ بے بین و بچی شہید  
معجزہ کہ بہ کر بلائی معلیٰ در روضہ منورہ جناب امام حسین علیہ السلام

ہوا ہے یہ اعجاز اس سال میں  
سن معجزہ اب سنین ماہ و شش  
وہ اعجاز کر تا ہوں اب میں بیان  
مجھے تو میرے دوست نے ہے لکھا  
نظام ایک عمدہ میں ہر دار تھا  
غرض معرکہ ہے یہ اک روز کا  
چلا تیج باندھے ہوئے ایک با  
اوسے کفش بردار مانع ہوا  
یہ روضہ ہے اسے شخص حنت کا شک  
زہے اوج ایوان گردون جناب  
در ابن حیدر ہی عالم پناہ  
خلاف ادب ہے یہ جانا تیرا  
شقی نے دیا یہ جواب قبیح  
رہے گی یہ تلوار زیب کمر  
یہ جانا تو ہے مجھ کو اب فرض عین  
یہ سنتی ہی ساکت ہو کفش دار  
غرض پہلے در سے گذر کر عین  
بڑے عاجز نہ آگے وہاں قدم  
بیک گرویش چسپ نیلوفری

بھی مثنوی میں جس سال میں  
ہزار و دو صد اور ہشتاد و شش  
کہ جو کر بلا میں ہوا ہے عیان  
ملکہ ہے یہ اخبار میں بے چہا  
سیہ دل تھا خدار و مکار تھا  
کہ روضہ میں حضر ت کے وہ بی جا  
کیا کچھ نہ خوف شہ ذوالفقار  
کہ تلوار باندھے حرم میں بجا  
چہرے تے میں اس جا ملک اپنی لاشک  
زمین پر ہے عرش برین کا جواب  
سرافیل و جبریل کی سجدہ گا  
ہیان تیغ رکھ دے تو روضہ میں جا  
اسی طرح جاؤں گا پیش ضیاع  
نجس ہی میں ہوں آج امی بچہ  
میں دیکھوں مرا کیا میں کرتے حسین  
بڑے آگے یہ کہہ کے وہ نابکار  
کیا جلد باب دوم کے قرین  
ہوا ظاہر اعجاز شاہ انور  
رہا آپ بائے نہ وہ خود مرے

طاغی غضب کا جو منہ پر لگا  
 شقی پر یہ گد باعجب سا  
 طاغی تھا وہ یا پیام قضا  
 حور وارث ہے حیدر کی شمشیر کا  
 کئی حنا دم شاہ وہاں دور کر  
 نوین منقلب ہتاخ نی ادب  
 پوچھا سپہوں نے تجھے کیا ہوا  
 میں برگشتہ بخت اس کا کیا دلچسپ  
 میرے منہ پہ اک سیلی ایسی لگے  
 حقیقت میں یہ ہے کہ بیشک یہ  
 مجھے لے چلو جلد حمام میں  
 خبر کر کے حاکم کو خدام سب  
 کہ اتنی میں حاکم ہی آیا وہاں  
 سنا جب کہ حاکم یہ تاجہ را  
 کرو تم علاج اس کا ایسا ابے  
 حکیموں نے حاکم سے تقریر کے  
 علاج اس کا حاکم نے پر یہ کیا  
 کہا بعد اس کے یہ خدام سے  
 خبر سچ مبارک میں تم باندہ دو  
 عجب کیا بجل ہو جو اسکی خطا  
 در فیض ہے در علمدار کا

سوی پشت نخل مسکاخ بہر کیا  
 کہ جو کچھ تھا آگے وہ پیچھے ہوا  
 لعین چرخ کہا کر زمین پر گرا  
 طاغی پڑا منہ پہ اوس شیر کا  
 اوٹھا کر اوسے لائی بیرون در  
 تو تھے لوگ اوسکے پس پشت سب  
 شقی خادموں سے یہ کہنے لگا  
 نیکو کہا تھا ایسا کبھی انقلاب  
 کہ صدی سے جسکی یہ صورت ہو  
 بشر کا نہ تھا ہاتھ تہا دست غیب  
 یہ عجلت ہو مگر م اس کام میں  
 اوسے لی گئے سوی حمام سب  
 کیا سب نے وہ حال اوسی بیان  
 بلا کر حکیموں کو اوس نے کہا  
 کہ ہووے درست اسکا چہرہ ابے  
 علاج اسکا ہم سے نہوگا کبھی  
 کہ رسی میں بند ہو اکی اوسکا کلا  
 کہ روضہ میں لیجا کے عباس کے  
 مقدر میں اسکے جو کچھ ہی وہ ہو  
 کہ عباس ہیں ابن مشکل کشا  
 فرشتوں کو ہے مقرر بار کا

زہے مرقد شیر خرم غلام حق  
بہ آداب نجر کے جب آتے ہیں  
یہ سنتی ہی حندام شاہ زمان  
غرض داخل روضہ جسد ہوئے  
رہا پیر بڑی دیر تک وہ بندہ  
ضریح مبارک سے پہر کھول کر  
پونچھے ہی اک دم بیخ النار تھا  
ہی قول امیر اس جگہ بے ریا  
رعا کو چہر حکم اوس نے دیا  
خوشی معجزے کی کرین تین دن  
ہوئے شاد سب ساکن کربلا  
سلامی کے تو میں جو چھٹنے لگیں  
ہر اک سمت مسرور تھی خاص عام  
ہوا غم ہر اک دل سے برخاستہ  
دوکانوں کی رونق کروں کیا رقم  
وہ صراف اور وہ خسریدار جمع  
کہوں کیا جو اہر فروشوں کی شان  
کرین وجد دیکھیں اگر خاص عام  
وہ ہزار اور وہ دوکانوں کی زیب  
وہ سنبائے قائم والوان ولوم  
سمان طرفہ مسرور تھا بازار میں

جگر جسکی طبیعت سی ہوتی ہیں شوق  
قدم سرور و نکلی ہی اترا لٹی میں  
اوسے لیکے ہمراہ آئے وہاں  
ضریح مقدس میں باز صاف  
مگر فائدہ کچھ نہ اوس کو ہوا  
اوسے لیکے وہاں سے پہر اسکے کہ  
کہ دونی جی کے وہ سزاوار تھا  
کہ ہے شہ کا یہ معجزادوسرا  
کہ ہو کر بلال ج عشرت فزا  
زن و مرد اور سب جوان مسن  
کیا جشن ہر شخص نے بر ملا  
توہلنے لگے گربلا کے زمین  
مبارک سلامت کی تھی دہم دہام  
دوکانین ہوئیں خوب آراستہ  
ورق تے مرقع کے گویا جسم  
کہ پروانے ہوں جس طرح گرد شمع  
کہ کان جواہر تے ہر اک دوکان  
در دعلل و الماس و نیلہ تام  
ہر اک پارچہ دل کش و دل فریب  
وہ سندس و صوف و در دیباہی روم  
کاستان کا عالم تھا بازار میں



کسی سمت پھولوں کی تھین چھریاں رطب اور انگور وسیب و انار نزاکت کے باعث افسردہ تھے وہ دیندار و ابرار غلہ فروش مصفا و کانٹوں کو کھولی ہوئے مکان سب فی رنگین کئے بر محل جلے ہر طرف وہاں چراغ طرب عجب عید تھی اور خوشی تھی عجیب خوشی کیا کہوں اہل ایران کے سب آپس میں کہتے تھے شہ کے فدا یہ خدام درگاہ میں تھے پکار	کسی سمت میوؤں کی تھین ڈالیاں کروں خوبیاں اون کی کیا آشکار نصویر سے کھانیکے پڑ مر دہ تھے نمازی و دیار دل و اہل ہوش کرم پر بھگا ہونکو تو لے ہوئے کہیں جھاڑ تھے اور کہیں تھے کنول ہوئی شہر میں روشنی تین شب گلے لوگ ملتے تھے ہنس نہ کسب حقیقت میں ہیں جان ایمان کے لعین کو ملی سرکشی کے سزا کہ مولا تیرے مجھ سے کے نثار
--	--

### معجزات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

یہ اعجاز کہتے ہیں خوش اعتقاد معاند بھے حاضر تھے اور دوست ہی نہایت پریشان اور بے ہواس زمین ترپ کر وہ ناشاد کام پہر اپنی زبانیں کچھ اوسنے کہا کئی دوستوں نے یہ شہ سہی کہا جواب اسکا شہ نے یہ اونکو دیا یہ چاہا تھا کل اسنے دی اوکو شیر تو مطلب یہ اسکا ہے فریاد سے	کہ بیٹھے تھے مجمع میں زین العباد کہ اک ہرنی صحرا سے وارد ہوئی کھڑی ہو گئی آکے حضرت کے پاس لگے چومنے دست و پای امام سواشہ کے کوئی نہ سمجھا دڑا کہ یا شاہ ہرنی یہ کہتی ہے کیا کہ صیاد بچہ پکڑ لے گیا جدا ہو گیا بس وہ ہو کر اسیر کہ بچہ دلا دون میں صیاد سے
--	---



<p>ہو اتب یہ حکم امام انا م میرے پاس جلد او سکولای کوئے یہ کہنے لگے اوس سے شاہ صبا تو ہے آج عصر نی کا یہ صبا اسے دودھ او سکی پلانی کو دین وہ بچہ تجھے پہریہ واپس کرے وہین لاکے بچے کو حاضر کیا پلانے لگی رو کے بچہ کو شیر مین قربان حضرت کو رحم آگیا کہ لے قیمت اور تجھ کو بچہ دے یوہین بچہ یہ شہ کو مین نے دیا کہ بچہ کو لے اور صحر اکو جا سوئی دشت ہرنی روانہ ہوئی کہ برحق امام زمان ہن علی وہ سب دل سے حضرت سے ہوئے</p>	<p>سنایہ تو حیران ہوئے خاص عام کہ صیاد کے گہر پہ جائے کوئے غرض جب کہ صیاد حاضر ہوا وہ بچہ جو کل تو پکڑ لے گیا ڈن اوس بچہ کو تہہ سے اسوقت لون جوہین دودھ سے پیٹ او سکا بھر یہ سنتی ہی تدر مونپہ بوسہ دیا وہ ہرنی تہی الفت میں اسکے اسیر وہ رومی جو منہ دیکھ کر شاہ کا کہا اشک بہر کر یہ صیاد سے یہ صیاد نے عرض اوس دم کیا یہ ہرنی سے او سوقت شہ نے کہا غرض لیکے بچے کو با صد خوشی اگر راہ مین وہ یہ کہتے چلے جو دشمن کہ او سوقت موجود تھے</p>
<p>مخبرہ دیگر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کہ ہم اور سلمان خالد ہم کہ ناگاہ دو شخص آئے ہم کہ دونوں یہ ہیں چوبے اشتباہ مکرانے ہونا نہ غافل نہ سیلمان سے شہ نے کیا یہ کلام</p>	<p>روایت یہ کرتے ہیں عاصم رقم کہ مین شہ کے ہمراہ جاتے تھے ہم تو او سوقت کہنے لگے ہم سے شاہ گرفتار اٹکو کرو بر ملا قرین وہاںسی اک کوہ تھا او مقام</p>

کہ اس کو دیکھ دو میں کیسی رہے  
یہاں سے اب اس کو دیکھ جاؤ تم  
مستی ہے حکم شہ نامور  
وہ کیسوں کو جوقیت لکے وہاں  
غرض جب مدینہ میں داخل ہوے  
یہ احوال حاکم نے جسد مہنا  
ملازم اور غنیمت لیکنے ہاتھوں ہاتھ  
ہوئے جب و حاضر تو پہر یہ کیا  
تو اس وقت حاکم سے شہ نے کہا  
وہاں اک کیسی کا مالک جو تھا  
اوسے کیسہ دیکر یہ شہ نے کہا  
سنا اسکے مالک کا تم یہ پتا  
پھر اک چور کا ہاتھ کاٹا گیا  
نہیں ہاتھ کٹنے کا کچھ مجھ کو غم  
تصدق سے شہ کے یہ جھگڑا سنا  
سوال اسکے چوری کی تو یہ بھی کہ  
سنایہ تو حضرت فی اوسی کہا  
یہ مغموم ہوا کہ توبہ کے ساتھ  
غرض تیسرے دن وہ وارد ہوا  
اوسی وقت حاکم نے پہر شہ کے  
وہ جب شہ کی خدمت حاضر ہوا

پراز ز رہیں اور منہ اونکی بند ہے  
میرے پاس کیسوں کو لے آؤ تم  
گئے پہر سلیمان اوس کو دیکھ  
گئے پہر مدینہ میں شاہ زمان  
تو ہم اور سلیمان ہمراہ تھے  
تو چور و نکو پاس اپنے بلالیا  
وہ کیسی بھی دونوں گئے اونکی ساتھ  
شکنجی میں دونوں کو کھنچو ادا یا  
شکنجی سے چور و نکو کر دے رہا  
تو مال اس کا شہ نے اوسے دیدیا  
کہ یہ ایک کیسہ جو باقی رہا  
کہ وہ تین دن بعد اب آیکا  
تو اوس چور نے یہ کہا بر ملا  
کہ کانٹا گیا پیش شاہ ارم  
ملے گی نہ محشر میں اسکی سزا  
خطاب یہ مجھ سے منو کی کہے  
تو ہے اہل جنت سے اسے باوفا  
وہ جنت میں پونچا کتا تہلہ جو ہاتھ  
کہ تہاد و سدا کیسہ جس شخص کا  
حضور میں جنت تک بھیجا اوسے  
اوسے کیسہ دیکر یہ شہ نے کہا

<p>کہ اس کیسہ میں کیا ہے تجھے کہوں یہ فرمائیں مجھے ہے کیسہ میں کیا ہیں دنیا را اس کیسہ میں نہ ہزار ابھی وہ بھی آنا ہے پیچھے ترے سخی ہے نمازی ہے ابرار ہے لکھا ہے نصار اتنا وہ قوم کا تو حضرت ہے اس شخص نے یہ کہا کہ یکتا ہے جو اور ہے واحد خدا وصی آپ ہیں اور امام خدا وہ جو صاحب کیسہ تھا دوسرا برائی جو تھی اونکے دل کی مرزا</p>	<p>تو یہ چاہتا ہے خبر اسکی دون یہ کی عرض اوس نے کہ شاہ خدا یہ فرمایا حضرت نے تب ایک بار مگر نصف ترے میں نصف اور کے محمد ہے نام اوس کا دیندار ہے جو مالک کہ اوس وقت موجود تھا یہ اعجاز جب شہ سے ظاہر ہوا میں ایمان لایا اوس اللہ کا محمد ہیں بے بیشک سول خدا اسی نوکر ہیں وہ بے حاضر ہوا غرض دونوں نصرت ہوئی شاشا</p>
--	--

معجزہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

<p>کہ عبد الملک حاکم شام تھا ہو نہ سرق اس حاکم اب ذرا محمد بن باقر علیہ السلام کہ کار ضروری ہے اونے مجھے تو حاکم نے حضرت کو بھیجا پیام نہ تاخیر کچھ اس میں فرمائیں آپ کہ عبد الملک فی کیا ہی طلب ہوے آپ امداد وہ برس سفر ہوئے ساتھ صادق علیہ السلام</p>	<p>زمانہ لکھا ہے اس اعجاز کا مدینہ کے حاکم کو اوس نے لکھا ہیں نسل علی سے وہاں اک امام اونہیں تو میرے پاس اب بھیج دے مدینہ میں جب آئی تحسیر شام یہاں سے سوئی شام اجائیں آپ قابل مناسب نہیں اس میں اب یہ پیغام سن کر شہ جبر و جبر چلے جب مدینہ سے شاہ اناام</p>
---	---

نہیں کذب صادق ہی سہ کلام  
 غرض چند روز زمین بان بچے شا  
 شعیب اک پیمبر تھے فرخندہ خو  
 وہاں دیکھا حضرت نے یہ ماجرا  
 ہجوم حلائق سوی دیر ہے  
 یہ احوال چھ پرشہ پہ ظاہر ہوا  
 وہ بعد اک برس کے جو آنا ہی بیٹا  
 گئے پھر تو حضرت بھی دس فرین  
 ہوئے جلوہ فرما جو شاہ خدا  
 تکلف کی پوشاک پہنی ہوئی  
 اور اوس دیر میں ہی بلند کیا  
 کہوں کیا ضعیفے کا میں اسکی حال  
 بڑے ابرو وونکی میں بال اسقدر  
 کہ اول نے تب کہلے یوں بچ وکا  
 نظر اسکی جب شہ کے اوپر پڑی  
 کہ بیگانے میں آپ یا آشنا  
 وہ بولا میں مرحوم امت جناب  
 غرض پھر یہ حضر تے اوسنے کہا  
 بتاؤ مجھے تم کروں جو خطاب  
 یہ اسوقت بولے شہ نامدار  
 کیا شہ سے راہب فی تب یہ کلام

کہ کم سن تھے صادق علیہ السلام  
 کہ اک گاؤں ملتا ہے ماہین اہ  
 اونھوں نے بسایا تھا اوس گاؤں کو  
 کہ اوس گاؤں میں اک بڑا دیر تھا  
 نئے لوگ ہیں اور نئی سیر ہے  
 کہ راہب ہی یہاں اک بڑا پارسا  
 مسائل سہوں کو بتاتا ہے یہاں  
 قدم شہ نے رکھا ہے خیر میں  
 یہ دیکھا کہ ہے جمع خلق خدا  
 میں خاموش سب لوگ بیٹھے ہو  
 اور اوس پر ہے اک پر بیٹھا ہوا  
 نہایت سن ہی وہ فرخندہ فال  
 کہ ہو جس کے تشبیہ و شوار تر  
 کہ آنکھوں پہ تھی وہ سفید اک نقاب  
 تو یہ بات حضرت سے اوسنی کہے  
 نہیں ہوں میں تم میں شہ فی کہا  
 نہیں جاہیلوں سے ویا یہ جواب  
 کہ اسوقت دل چاہتا ہے مرا  
 ویا یہ کہ تم پوچھو میں دون جواب  
 کہ اس امر میں ہے تجھے اختیار  
 شجر اک ہی جنت میں طوئی ہی نام

یہاں تک تو ہم سب ہیں بالاتفاق  
یہ ہم لوگ کہتے ہیں باجمہدگر  
تمہارا عقیدہ ہے یہ یہ بر ملا  
تو جنت میں گھر کوئے ایسا نہیں  
اور اوس پر نہیں اصل کو کچھ نہ وال  
کہا سنکی حضرت فی اوسکا سوال  
ہر اک شخص کو اونسے ہے فایدا  
کہا تب یہ راہب فی یہ تو سنا  
ہمارا تمہارا ہے قول اک زبان  
شمر ہامی فردوس آپ بہشت  
یہی اکل و شرب اوسکا ہو کا سدا  
جواب اسکا تب شہ نے اوسکو دیا  
حل تک ہی مانگی جواب و غذا  
پرا اوسکو نہیں بول مخا یط ذرا  
کہا پھر کہ اب ہے یہ میرا بیان  
طلا ہے کہ فقرہ بتاؤ مجھے  
یہ سن گوش دل سے تو میرا بیان  
زبان بلکہ مومن کی ہے وہ کلید  
زبان جب کہ کرتی ہے حمد خدا  
کہا اوسنی یہ ہے بجایا سب کہا  
وہ کرتا ہوں اسوقت تہی خطاب

مگر ان یہ بیشک بڑا ہی حقائق  
کہ ہے اصل طوطی کے عیسیٰ کی گھر  
محکمہ کے گھر سے ہی اسکی بنا  
کہ جس گھر میں ایک شاخ طوطی نہیں  
کہو کیا ہے دنیا میں و سکی مثال  
کتا میں خدا کی ہیں اوسکی مثال  
گئی اوسین ہوتی نہیں اک ذرا  
نظیر اسکی دنیا میں ہوں چاہتا  
تصرف میں لائین کے اہل جہان  
طعام بہشت اور شراب بہشت  
مگر بول و خایط نہوگا ذرا  
نظیر اوسکی بیان ہے زن حاملہ  
اوسی میں سے حصہ اوس طفل کا  
کہا سنکی راہب نے ہاں سچ کہا  
ہے کس شی کی بولو کلید جنان  
تو فرمایا راہب سی تب شاہ نے  
نہیں انین سے ہے کلید جنان  
مگر جس سی توحید حق ہے پدید  
تو و اوس سے ہوتا ہے درخلد کا  
میں ہوں اور اک مسئلہ پوچتا  
کہ ممکن نہو تم سے جسکا جواب

یہ راہب فی جسوقت شہ سی کہا  
جواب دے گا دلخواہ جب پائے گا  
یہ ارشاد حضرت جبار و سنی سنا  
بتاؤ یہ مجھ کو ہے کیا ماجرا  
وہ اک رات اک مانسے پیدا ہوئے  
مگر ایک تھا اون میں سو سال کا  
ہوا ختم راہب کا جسد مہیاں  
یہ کہنے لگے تب شہ بے نظیر  
کہ اک روز دونوں کی خلقت ہوئی  
رقم بیان میں کرتا ہوں حال غریزہ  
خدا کی جواون پر عنایت ہوئے  
یہ فرمایا حضرت نے پہلو کا حال  
کیا یہ بھی حضرت نے پہر ذکر خیر  
مگر اوس میں یہ تھی خرابی بڑے  
اوس دو میں اک سمت اک باغ تھا  
غرض بیٹھ کر سایہ میں نخل کے  
لیا وہاں سے پہر شیر و انگور کا  
سبد میں رکھے میوی کچھ توڑ کر  
اور اکثر یہ رہتا تھا اونکو خیال  
پہر اوسوقت یہ فکر کرنے لگے  
ہوئی روح قبض و نکی اوس دم وہیں

تو کہنے لگے اوس سے شاہ صدا  
بتا دین احسب میں تو آئے گا  
کیا یہ قبول اور کہنے لگا  
کہ دو بہائی تھے اونکو عرصہ ہوا  
اور اک روز دنیا میں و نومرے  
دو صد سالہ تھا اک عجب کی ہی جا  
مخاطب ہوئی اوس سے شاہ زمان  
تھے وہ دونو بہائی غریزہ غریزہ  
اور اک روز دنیا سے ولت ہوئے  
ہوا خوب کیسا مال غریزہ  
پیمبر بنی وہ نبوت ہوئی  
کہ گذرا جو کچھ بعد نجات سال  
کہ اک دہ میں پونچھے جو اک دن غریزہ  
کہ تھا اہل دہ سے نہ زندہ کوئے  
کہ میوی تھی سب او کی خوشن ایقا  
تناول کئے تھے جو میوی لگے  
اور ایک کینچ میں لیکے او کو رکھا  
پئے خواب پہر لیئے زیر شجر  
کہ ہو شہراور نشتر میں کیا مال  
کہ ہوں اہل دہ زندہ خالق کرے  
بحکم خداوند جان آفرین

چھپی بسکی نظر و نہ پہا و نکی لاش  
ہو محسوس تہی یا کہ محسوس امام  
ہوا پہر تو مرکب بھی او کا ہلاک  
شراب و طعام او کا ایسا رہا  
ہوا بعد عرصہ کے یہ ماجرا  
غرض بعد صد سال شتاق خیر  
تو پہر ایک فرشتہ بحکم خدا  
کہ سو کر جو اوٹھے ہو تم اب یہاں  
کہا سنکے اوس دم یہ اوس کا سوال  
کہا تک کروں اب میں یہ ایکلام  
فرشتہ فی یسنکی اون سے کہا  
اگر ہونہ باور یہ میرا بیان  
غرض دیکھ کر کہ جب استخوان  
یقین پہر فرشتہ کا کہنا ہوا  
تو بعد اوسکے پہر یہ اونہون نے کہا  
وہ پہر اپنے مرکب پہ ہو کر سوار  
تو وہ دونو بہا ہی عزیز و عزیز  
ہوا پھر یہ دونو کا آخر حال  
یہاں سے ہوا ختم اب او کا حال  
ہوا ختم جس وقت شہ کا سخن  
سب آپس میں کہتے تھے مل علی

نپائین کرین جانور گر تلاش  
ہوا ہے ہر اک جانور پر حرام  
رہی اوسکی بھی لاش بالائی خاک  
کہ سو سال تک سب وہ تازہ رہا  
دو بارہ پھر آباد وہ وہ ہوا  
ہوئی دھل جسم روح عزیز  
لگا پوچھنے اون سے یہ بر ملا  
تو سوئے ہو کتنا کرو کچھ بیان  
کہ سویا تھا میں قبل وقت زوال  
بس اتنا میں سویا کہ دن ہے تمام  
کہ تم سو برس سوئی کہتے ہو کیا  
تو مرکب کی دیکھو تم اب استخوان  
تو بوسیدہ پای و وہ سب استخوان  
کہ اتنی میں مرکب بھی زندہ ہوا  
کہ ہر شے پہ قادر ہے رب ہدا  
وطن میں گئے وہاں سے با صد وقار  
لگے ملے رہنے کہ تھے وہ نہ غیر  
ہوئی زندگے او پنجاہ سال  
کہ دونوں نے اک دن کیا انتقال  
تھی بیہوش گویا وہ سب نغمین  
یہ بندہ ہے مقبول اللہ کا

ہوا اس سخن کا جو بکویقین  
ہوا مقوڑے عرصہ میں یہ ماجرا  
ہی راہب فی حضر تلو بہیچایام  
کہا شہ نے کچھ مجھ کو حاجت نہیں  
غرض سنکی وہ لوگ شہ کا بیٹا  
تو آتے ہی راہب فی شہ سی کہا  
جواب دے کاراہب کو شہ فی دیا  
کہا اوسنی بتلا و مادر کا نام  
کہا اوسنی بتلا و اسم پدر  
کہا اوسنی تم ہوا و نہیں کے پسر  
کہا یہ بھی کہد تو ہو مجھ کو چین  
یہ کہنے لگے تب شہ شرفین  
تو یہ سنکی راہب نے شہ سے کہا  
خدا ایک جو ہے خدا ہی وہی  
اور اونکی وصی آپ لاریب ہیں  
غرض اوسکے ہمراہ جو لوگ تھے  
تصدق میں حضرت کے اعجاز کے  
مناکفر کا سبکی خاطر سے عشق  
ہوئے داخل شام جسد حضور  
وہ جب پیشوائی کو گھر سے چلا  
مشرق و حضرت سے جسد ہوا

گئے اپنی منزل پہ پہر شاہ دین  
کہ کچھ لوگوں نے آکے شہ سے کہا  
قدم رنجہ و سر راہین شاہ انام  
اوسے کام ہے تو وہ آئی ہیں  
گئے اور راہب کو لی آئی وہاں  
محمد ہو تم یا امام حشر  
میں ہوں ابن نبی رسول خدا  
کہا فاطمہ بنت خیر الانام  
کہا ہیں غلے خویش خیر البشر  
یہ سر یا شہ نے یہی بن پدر  
ہوا بن حسن یا کہ ابن حسین  
کہ اے پارسا میں ہوں ابن حسین  
گواہی یہ دیتا ہوں میں بر بلا  
محمد ہیں بیشک خدا کی نبی  
ہی سب حق یہ جو کچھ کہتا ہوں میں  
اوسی وقت وہ بھی مسلمان ہوئے  
کہ سب اہل قریہ مسلمان ہوئے  
روانہ ہوئے شہ وہاں سے و شوق  
چلا گھر سے عبد الملک بن شعور  
کہ وہ اراکین ہی ہمراہ تھا  
بہ تعظیم و تکریم لیکر پھرا



تو اوس گھر میں حضر تکو وہ لیکیا  
ہوئی شاہ جب تخت پر جلوہ گر  
میں کی طرف تھی شہ نامدار  
مخاطب ہوا شہ سے اور یہ کہا  
بیان پر کئے اوسنی وہ مسئلے  
جواب اونکا پایا تو پھر یہ کہا  
کہ عالم ہمارے نہیں جانتے  
ہے یہ مسئلہ یا امام انام  
امام ایسا ہو وہ زمانے خوب  
تو اس عرض سے ہی یہ طلب میرا  
غرض سنکی حضرت فی یہ مسئلہ  
کہ امت سی جب ہوگی ایسی خطا  
اوہٹا نکا اک سنگ جو بد رنگ  
کہا سنکی عبد الملک نے یہ تب  
کیا کوفہ میں جب علی کو شہید  
سمجھے یا د ہے یا شہ مجرور  
نہایت کلان سنگ لک تھا پڑا  
اوہٹا سنگ جسد م تو دیکھا یہ رنگ  
یہ حال اور پھر گرہ خیز اک کہا  
بنا تھا غرض حوض سطر حصے  
یہ کہتا ہوں اوس روز کا ماجرا

کہ تھا تخت شاہی جہان پر رکھا  
تو وہ خود بھی بیٹھا اوسی تخت پر  
اوس اور رنگ ہتا وہ سوس لیا  
کہ پین سنکی مجھ کو کچھ پوچھنا  
کہ اوس پر جو کچھ سخت و دشوار تھے  
کہ ہے مشکل اب و تھی یہ مسئلہ  
اوسے ہی اس وقت حل کیجئے  
جو امت کرے قتل اپنا امام  
کہ طاعت ہو امت پر اوسکی وجہ  
خدا اوسکو عہد دیکھا نکا کیا  
جواب اسکا عبد الملک کو دیا  
تو یہ حال ہوئے گا ہر سنگ کا  
لہو تازہ دیکھے گا وہ زیر سنگ  
جو فرمایا شہ نے یہ ہی سب درست  
یہی ساختہ تب ہو ایمان پدید  
مرے باپ کے گھر کے دروازی پر  
اوسی مینی اوہٹوایا کچھ کام ہتا  
ہی اک تازہ خون جوش زین سنگ  
کہ میرے گلستا میں اک حوض ہتا  
کنارے تھے تھی اوسکے ہتھ لگے  
ہوئی قتل جسدن شہ کمر بلا

یہ دیکھا وہاں رنگاوس عوض کا  
لہو تازہ جاری ہی ہر سنگ سی  
ہیں برحق امام آپ قایل ہوا  
لگے کہنے آپ میں سب خاص عام  
ہیں بیشک ہی اب جہانگیر امام  
کہ عبد الملک فی یہ شہ سی کہا  
رہیں گے یہاں آپ یا جائیں گے  
پسند اپنے جد کی ہی قربت مجھے  
تو کچھ سوچ کر دل میں ساکت ہوا  
لگے پھر مدینہ کو باعز و جاہ

تو اوس باغ میں ناگہا میں گیا  
ہیں اوس جوض پر سنگ جتنی لگے  
بیان کر کے یہ حال اوس نے کہا  
یہ سنتی ہے عبد الملک کا کلام  
ہیں بیشک یہ آل رسول امام  
مگر اسکے بعد اس طرح بے لکھا  
وہی ہو گا جو آپ فرمائیں گے  
کیا اوس سے ارشاد یہ شاہ نے  
جواب اوسنی حضرت ہی جب بیٹنا  
غرض ایک ہفتہ وہاں رہی شاہ

### معجز و حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

کرے خضر خامہ یہ منزل بھی طے  
کہ تھا عبد صادق علیہ السلام  
وہ تھا نام حضرت پہ دل سی فدا  
ہوئی تھی اس سے محبت بہت  
کہ ہوتی تھی اسی سے محبت سوا  
میں کچھ تھے حضرت کو بھواونگا  
کنیز اک حسین اور اسباب ہی  
روانہ کئے پیش شاہ عرب  
بڑا معتد نام میرا ب تھا  
معہ ہدیہ پونچھا در شاہ پر

روایت یہ ابن سلیمان سی ہے  
کیا ہے یہ راوی نے اسجا کلام  
لکھا ہے کہ سلطان تھا اک ہند کا  
سنے تھے جو اوصاف حضرت بہت  
غرض روز و شب و سلیہ حال رہتا  
وزیروں سے اک روز اوسنی کہا  
غرض جب یہ تجویز باہم ہوئے  
عریضہ پراک ورتخایف یہ سب  
ملازم جو ہمراہ اسباب تھا  
ہوا جب مدینہ میں اوسکا گذر

سلیمان یہ کہتے ہیں وہ درہ تھا  
تو اسوقت او نے یہ مجھ سے کہا  
فرستادہ ہوں میں شہ ہند کا  
ہوا الغرض شہ کا جب سامنا  
شرف یاب عجب مسافر ہوا  
ہوا مجھ کو یہاں عرصہ حاضر ہوئی  
کہا اوسنی پھر یہ کہ شاہ زمان  
یہ بھیجی ہے عرضی عجز و نیاز  
لغائے یہ تھا نام حضرت لکھا  
لکھا ہتھایہ اوسنی عجز و نیاز  
یقین ہے کہ ہو جائی گرفتار  
یہ احوال لکھ کر پہر اوسنی لکھا  
اگرچہ یہ حضرت کی قابل نہیں  
یہ ہدیہ ہے لیکر جو حاضر ہوا  
امانت دیانت میں یہ فرد ہے  
یہ ضمن عرضی کا جب پڑھ چکے  
ابا ہی شخص خاں یہاں سے توجا  
ہے جس میں کہ واقع خیانت ہوئے  
یہ سنکر قسم کھا کے اوسنی کہا  
تو کہنے لگے یہ شہ نیک خو  
گو اہی تیری دے جو جامہ تیرا

کہ اتنے میں میں آکے وارد ہوا  
یہاں ہوں میں عرصہ سے بیٹھا ہوا  
مجھے لیچا لو پیش شاہ جہا  
باداب تسلیم کے اور کہا  
رہ دور سے ہوں میں حاضر ہوا  
مگر اب مشرف ہوا شاہ سے  
شہ ہند نے مجھ کو بھیجا ہے یہاں  
لگے پڑھنے وہ لیکے شاہ حجاز  
اوسے کھول کر شہ فی مطلب پڑھا  
کہ میں ہوں غلام شہ سرفراز  
ہدایت کر میں مجھ کو شاہ عرب  
کہ مقبول حضرت ہو ہدیہ میرا  
تحائف میں ہی اک کینز حسین  
بہت معتمد ہے یہ جامہ میرا  
بری ہے خیانت سی وہ مرد ہے  
تو فرمایا حضرت فی میزاب سے  
یہ جو کچھ ہے لایا اوسے بھی اوٹھا  
نہ لو نکامین امی شخص و سلو کہی  
کہ میں نے نہیں کی ہے ایسی خطا  
کہ جامہ جو پہنے ہے اسوقت تو  
سلمان تو ہو ویکا مجھ کو بتا

دیا تب یہ اوسنے جواب خلاف  
 لکھون تیرے مالک کو شہ فی کہا  
 کہا اوسنی بیشک وہ اب کجی  
 جواب دسکا جسوقت شہ نے سنا  
 کہ اسوقت یارب یہ باتن کرے  
 کہا پر یہ میز اب سے ایکبا  
 تو اوس نے حکم امام خدا  
 اوسی وقت وہ جامہ گویا ہوا  
 کہ یہ ہدیہ بھیجا تھا جب شاہ نے  
 یہ اقرار تھا اوس فی اوسدم کیا  
 تو ہے ایک منزل کا یہ ماجرا  
 ہوئی الغرض جب وہ منزل تمام  
 کینز آئی ہے یہ جو ہدیہ میں پہن  
 سب اقرار بھولا ہوا بی قرار  
 کہون کیا کہ پر کیا دیانت ہو  
 بیان جب یہ جامہ کا اوسنی سنا  
 یہ میز اب نے کیلے اوسدم سخن  
 گریبان کیا اپنا جامہ فی چست  
 دبایا گلا ایسا جامی نے تنگ  
 وہ جسمم قریب ہلاکت ہوا  
 نکر تو ہلاک اب کسی چوڑ دے

کہ اس امر سے مجبور کئے معاف  
 ہوئی ہے جو اسی شخص تجھے خطا  
 خطا کچھ ہوئی ہو تو لکھ بھیجے  
 سو فی قبلہ منہ کر کے یہ کے دعا  
 ہے یہ شخص جامہ جو پہنے ہوے  
 یہ جامہ جو پہنے ہے اوسکو اوتا  
 وہ جامہ اوتار از میں پھر رکھا  
 سفر کا سب احوال اوسنی کہا  
 امین تحالیف کیا تھا اسے  
 کہ مجھے خیانت نہو گے ذرا  
 کہ منہ برسا اوس وز حد سے سوا  
 کیا ایک جا پر پہ اسنے مقام  
 یہ پاس اوسکے بیٹی تھی باغ و گل  
 الگ لے گیا اسکو یہ ایکبار  
 امانت میں اسی خیانت ہوئی  
 کہا ہے یہ سب جو ٹر تباہ پا  
 اوٹھا کر وہ جامہ کیا زیب تن  
 گھوٹا خلق اوسکا ہوا سخت مست  
 سیہ ہو گیا ساری پھر کارنگ  
 یہ جامہ سے ارشاد حضرت ہوا  
 ہے اولی ہلاک اسکو مالک کرے

ہو واجب یہ حکم شہ نامور  
یہ فرمایا پھر شہ نے میرزا بسی  
یہ تب اہل صحبت فی شہ سے کہا  
کنیز اسکو حضرت تو واپس کرین  
کیا عرض کو اونکی شہ فی قبول  
کہ مالک کو میرے نہ کچھ ہوگا پاک  
کیا اسطر حکا جب اوسنی کلام  
قبول اب کرے تو جو دین حسین  
نہ مانا یہ ارشاد شاہ متدا  
وطن میں جو پونچا وہ طلی کیے را  
ہو اسامنا شاہ کا اونسے جب  
غرض اونکا مجرا وہ جب لی چکا  
کنیز اسکے ہمراہ کیون آئی ہے  
پہر اسبات پر عقل و سکی لڑی  
کیا پھر تو دونونپہ اوسنی عتاب  
یہ سنکر نہ وہ جار یہ چپ رہی  
قضایا یہ جس دم ہوا رو بکار  
پہر ایک نامہ حضرت کو اوسنی لکھا  
کہ یا شہ کنیز آئی جسمم بیان  
کہا تک گذارش یہ خادم کرے  
کوئی حال دنیا میں ایسا نہیں

کیا اوسنی جامہ فی تب درگذر  
صدایا جو لایا ہے لیجا سے  
شہ سہند کو رنج ہوگا بڑا  
سیوال اسکے تحفے جوہین اونکو لین  
کہا تب یہ بندی فی ہو کر ملول  
مجھے اس خطا پر کوئے گا بلاک  
یہ کہنے لگے اوس سے شاہ انا م  
ابھی دون تجھے یہ کنیز حسین  
معہ نہ ان و حضرت سے رخصت ہوا  
اوسیم ہوا داخل بارگاہ  
تو دونوں نے مجھ ایسا باادب  
وزیر و نسائنی یہ اوسنی کہا  
ہوئی کیا نہ مقبول شہ کوئی شہی  
ہوئی اسی کوئی خیانت بڑی  
کہا کیا ہوا کچھ بتاؤ شتاب  
جو تہی سر گذشت اوسنی بالکل کہہ  
کیا قتل دونوں کو تب ایکبار  
یہ مضمون تھا بعد مدح و ثنا  
کیا مجھ سے قصہ سب اوسنی بیان  
کیا قتل دونوں کو تلوار سے  
کہ وہ شاہ دین پر ہوید انہین

<p>گواہی میں دیتا ہوں شاہ زمان محمد جو ہیں جبراعلامی شاہ اور او کی وصی اب ہیں شاہ ہذا یہ نامہ تو خدمت میں پہچاؤنگا غرض ختم جدم وہ نامہ ہوا جواوسنی لکھا تھا وہ آخر ہوا حصول اوسکو بیان میں کامل ہوا زمانے کی شاہی وہ سمجھا یہ نہ چھوٹے شہر و نیکی اوسنے قدم</p>	<p>کہ ہے ایک خلاق کون مکان وہ ختم الرسل ہیں بلاشبہ ہے کافر جسے شک ہو ہمیں فرا اور اسکی عقب اب میں خود آؤنگا لقافہ کیا اور روانہ کیا کہ خود شہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت کے شیعوں میں داخل ہوا بشرشہ کی خدمت میں کی زندگے کیا وہ نہ جب تک کہ ملک عدم</p>
---	--

معجزہ دیگر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

<p>روایت یہ ہی ابن یعقوب سے سنو مجھ سے یہ ذکر اک روز کا میں اسوقت خدمت میں موجود تھا کیا یہ کلام اوسنی بعد از سلام کوئی علم دنیا میں ایسا نہیں میں آیا ہوں اسجا فقط اسلئے یہ کہنے لگے اوس سے شاہ انام یہ کی عرض اوسنی کہ شاہ انام شریک بنی ہے یہ شہ نے کہا کہا شہ نے پوچھی ہے وحی خدا تو فرمایا شہ نے کہ مثل بنے</p>	<p>وہ اسطرح راوی ہیں اس حال کے کہ بیٹھے تھے خیمہ میں شاہ شہ کہ ایک شامی صحبت میں اراد ہوا کہ شاہا وطن ہے میرا ملک شام کہ جس علم کو میں نے سیکھا نہیں کہ روں بجٹ حضرت کے اصحاب سے کلام بنے ہے کہ تیرا کلام ہے بعض اونکا اور بعض میرا کلام جواب اوسکا برعکس اوسنی دیا پہراستی ہی انکار اوسنی کیا اسی طرح واجب ہی طاعت شہ</p>
--	--

ہوا او سو کو اس کا بھی انکار جب  
کہ اسنی تکلم کے ماقبل سے  
ذرا جا کے دیکھو تو بیرون در  
بلا لاؤ او سو کو یہاں اس لئے  
غرض پہرین حضرت تے خست ہوا  
محمد تھے حمران و قیس و ہشام  
و یحندان و ذبی عقل و اہل کلام  
پے گفتگو تھے جو حاضر ہوئے  
کہ خیمہ سے دیکھا یہ تب شاہ نے  
کیا پہر یہ حضرت نے سب ہی کلام  
غرض آکے پونچا جو وہ نیک نام  
بہشایا او خین سبھی پہر اپنی پاس  
تب ارشاد سے یہ شہ نے کیا  
ہوا پہر یہ شامے کو حکم امام  
سنا جب یہ شامی فی حکم امام  
لگا کہنے بھگو یہ ہے آرزو  
سوال و کا جدم او نوئی سنا  
ہی اس پر عنایات رب جہن  
تو یہ سنکی شامی نے اونے کہا  
جواب و سنا یہ سنکی بولی ہشام  
بتا تو وہ ہی دین مذہب میں کیا

یہ کہنے لگے مجھ سے شاہ عرب  
بنا کی ہے کچھ حجت اپنی لئے  
وہاں کو لئے اہل سخن ہوا اگر  
کہ اس شخص سے گفتگو وہ کرے  
اوی وقت ان سب کو حاضر کیا  
اپنی تیغ تھے اون کی گویا کلام  
کہ تھے سب وہ اصحاب شاہانہ  
تو شامی سے تقریر کرنے لگے  
کوئی شخص آتا ہے یہاں دور سے  
یہ آتا ہے جو ہے یہ بیشک ہشام  
تو دیکھا کہ ابن حکم ہے ہشام  
کہ وہ تھے غلام شہ حق شناس  
ہے دل او زربان سے یہ ناصر میرا  
کہ آغاز کر اس سپر سے کلام  
مخاطب ہوا تب وہ سوی ہشام  
امامت میں حضرت کے ہو گفتگو  
کہا تو بت حال اب خلق کا  
کہ یہ اپنے او پر ہے خود مہربان  
کہ ہے مہربان اس پہ رب خلا  
دئے جا ابھی تو جواب کلام  
جو ہی خلق کے ساتھ لطف خدا

کہا اوسنی یہ ہے وہ لطف خدا  
ہشام اوسے یہ سنکی کہنے لگے  
بتا وہ دلیل اور حجت ہی کیا  
یہ بولے کہ اب تجھے یہ بتا  
تو بعد اونکی ہے کون حجت دلیل  
جواب اسکا شامی نے پھر یہ دیا  
یہ بولے کہ اوسنے یہ ہو دیکھا صفا  
وہ بولا کہ ممکن ہے رفع نفاق  
تو کیوں گفتگو کرنے آیا ہے بیان  
کہ دو مختلف ایک عقل بشر  
ہوا ختم جب یہ کلام ہشام  
تب اوسوقت شامی سی شے کہا  
کہا اوسنی کہتا ہوں میں گریہ صفا  
تو ہوتا ہوں اسی مکابر میں اب  
کہ حکم نبی اور کتاب خدا  
کہوں اسکے میں کس طرح برخلا  
مگر ہے یہ اک امر باتے ابھی  
تو فرمایا شہ نے وہ کہ تو خطاب  
ہو واجب یہ حکم امام انام  
غرض تھی ہشام اوسے جو کچھ  
کہ خالق خلایق پہ ہے مہربان

دلیل اور حجت کو قائم کیا  
ہے دشوار تجکو جو مہلت ملے  
کہا اوسنی وہ میں رسول خدا  
گئے خلد میں جب رسول خدا  
کہ ہو دین میں وہ ہمارا کفیل  
ہے حکم نبی اور کتاب خدا  
کہ واقع ہے جس شی میں اب غلط  
یہ بولے کہ پھر کیوں نہیں اتفاق  
تیری عقل بس ہے ہی تر لکان  
ہے مشکل کرے جمع اک قول پر  
رہی پھر نہ شامی کو تاب کلام  
بتا تو کہ اب کیوں ہے ساکت ہوا  
نہیں ہم میں اور تم میں کچھ اختلاف  
اگر میں چاہتا ہوں اسکا سبب  
تخالف کو کرتے ہیں دو نو جدا  
کہ ہے ہم میں تم میں بہت اختلاف  
کہ روں گفتگو مثل انکے کوئی  
ابھی پائیگا یہاں سے اسکا جواب  
اعادہ کی اوسنی دلیل ہشام  
وہی کلمے شامی نے اوسنے کہے  
وہ آپ پر خود ہے شفقت کنان



سوال اوسکا یہ سنکے بولی ہشام  
یہ بولا کرو مجھ پہ اب یہ عیان  
پئے خلق ایسے دلیل یقین  
کہ ہو باعث اتفاق اسکے صفت  
اور اک امر یہ ہوے اسکے سوا  
وہ بولے کہ تھے ابتدا میں نبی  
یہ بولا وہ ہیں کون گہہ کرو  
وہ بولے کہ اس وقت یا قبل ازین  
یہ شامی سے جسد امونو پنج سنا  
کہ لے دیکھ یہ ہیں امام خدا  
خدا نے یہ رتبہ ہے انکو دیا  
سبجے ہو جو منظور دریافت کر  
جو پونچا ہے علم انکو میراث کا  
یہ بولا جو اس وقت آئے کہا  
وہ بولے کہ جو دل میں آئی تیرے  
یہ بولا کوئی عذر باقی نہیں  
یہ فرمایا شامی سے تب شاہ نے  
خبر خود میں دیتا ہوں اسکی بچے  
امیر اب سخن کو نہ بیان طول و  
شرح سفر انتہائے سفر  
کہ شامی نے جب حال اپنا سنا

کہ ہے مہربان خالق ذوالکرام  
میں کرتا ہوں اسدم جو تم سے بیا  
خدا نے معین ہے کی یا نہیں  
کرے دفعہ اس میں جو ہوا اختلاف  
کہ باطل سے حق کو کرے وہ جدا  
ہیں بعد اونکے جو جو ہیں اونکی صی  
کہ ہیں جو بجائے شہ نیک خو  
یہ بولا کہ اس وقت جو ہے امین  
اشارہ سوے شہ کیا اور کہا  
یہی ہیں بجائے شہ ابتیا  
بتاتے ہیں احوال ارض و سما  
بتاؤینگے تجھ کو شہ جسد و بر  
وہ حضرت سے تار سول خدا  
یہ کس طرح معلوم ہوگا بدلا  
ابھی شاہ سے نواوہی پوچھ لے  
میں پوچھو بتائیں اوسی شاہ دین  
نہیں اوسکی باقی ہی حاجت تجھے  
تیرے سیر کی اور سفر کی تیرے  
عبارت بہت ہی خلاصہ کہو  
کہا شہ نے سب ماجراے سفر  
قسم کہا کہ شہ سے یہ کہنے لگا

کہ صدقت و اللہ یا شاہ دین غرض پڑھ کے کلمہ یہ اوسنے کہا نہ تھا پہلے ایمان میرا درست	جو فرمایا شہ نے یہ سب ہے یوہین کہ میں آج دل سے مسلمان ہوا ہو آج سامان عقبا درست
--	---

### معجزہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

روایت یہ لکھتے ہیں بن حماد امیر اہل شاہ گمردون مقام مدینے سے صحرا کے جانب چلے ہو جب کہ صحرا میں شہ کا گذر یہ دیکھا وہ جاتا ہے روتا ہوا غرض اوس نے یہ حال اپنا کہا تو اس دشت میں جب میں وارد ہوا وہ سب بارے اب زمین پر پڑا ہوا تھا ابھی ختم اوس کا بیان پھر اوس صاحب خرمہ شہ نے کہا کلام امام اوس نے سنکر کہا اور آپ اوس پہ ہستی میں ہونے لکھ کر کہا شاہ نے ہے تجھے کچھ خبر یہ کہم جو ساکت ہوئی شاہ دین غرض اوٹھ کے وہ شخص اور شاہ دین تو وہ سب مسافر بھی آئے وہاں کیا پہلے ارشاد کچھ شاہ نے	یہ حضرت کا آعجاز ہے بجکویاد کہ موسیٰ کاظم علیہ السلام تو بجکوبھی ہمراہ لیتے گئے تو ناگاہ اک شخص آیا نظر سبب اوسے رویا پوچھا گیا میرا خر تھا اور اوپر اسباب تھا گری برق اوس پر فنا ہو گیا نہیں اتنی طاقت کہ مھولوں اوٹھا مسافر کئی اور آئے وہاں کہ شاید میرا ہونہ وہ حسرتیرا کہ میں تو ہوں اس رنج میں مبتلا نہیں رحم کرتے میرے حال پر کہ زندہ ہو جس امر سے تیرا خر ہوا اور وہ اوس سے اندرہ گین گئے لاشہ خرمہ کے جس دم قرین کہ وہ لاشہ خرمہ پڑا تھا جہان اوٹھا کر پھر ایک بھاری اوسے
---	--

<p>اوشخازندہ ہو کر اوسی دم وہ خر کہ لے اپنا خراور یہاں سے تو جا یہاں ان سبھوں نے یہ شہ سے کہا حسب اور نسب کیلئے فرمائے ہوا ہے یہ جو کچھ خدا ساز ہے یہ عیسیٰ مریم کا اعجاز تھا کروں ٹکڑا گاہ اس حال سے خدا نے وہ انکو عطا سب کئے یہ ہیں بندہ خاص رب علا یہ موسیٰ کاظم ہیں شاہ انام کہ تعلیم ہو ہر کو دین مبین اور آئین دین سب بتایا او نہیں نصارا تھے دسراں و یہود تھے چار</p>	<p>پٹری لاش پر جب وہ چوب شجر تب اس صاحب خر سے شہ نے کہا وہ جب ہو کے رخصت روانہ ہوا ہمیں اپنا اب نام بتلائے حقیقت میں یہ امر اعجاز ہے کہ اس وقت خر کو جو زندہ کیا تب ابن حماد اون سے کہنے لگے وہ اعجاز جو انبیاء کو دئے یہ ہیں جانشین شہ انبیاء کیا تھے دریافت جو انکا نام یہ سن کر کہا سب نے یا شاہ دین غرض شہ نے کلمہ پڑھایا او نہیں مسلمان ہوئے تھے جو سب ایک بار</p>
---	---

### معجزہ حضرت امام رضا علیہ السلام

<p>امام رضا کی اس اعجاز کی ملا شہر بغداد میں راہ کہ تھا وہ محب امام زمان خوشی سے عجب حال اوسکا ہوا گیا پیشوا ہی کو بیرون شہر باغرا ز پیر اپنے گھر لے گیا زیارت کو آئے بہت مومنین</p>	<p>روایت یہ احمد نے یون ہو کہی کہ جاتے تھے یہاں سے خراسان شاہ رجب نام حامی اک تھا وہاں سنا اوسنے آتے ہیں شاہ ہدا ہوئی جوش زن دلمین الفت کی لہر تو جسد مشرف وہ شہ سے ہوا ہوئے داخل خانہ جب شاہ دین</p>
--	---

کئی روز کے بعد پھر شاہ نے  
کہ تو گرم کو آج حمام کو  
تو اس رات کو آج آؤں وہاں  
رجب کو عجب عید اسکی ہوئی  
کیا خادموں سے یہ اوسنے بیان  
سنو یہاں سے اک اور یہ ماجرا  
غرض تھا یہ اوس شخص کو عارضاً  
یہ آتی تھی تو اوسیلے اندام سے  
شب و روز رہتا اندوہ لین  
تو اوس دن کسی نے یہ اوستی کہا  
جو حمام ہے تیرے گھر کے قرن  
یہ سنکر نہایت ہوا وہ خوشی  
بہر شکل بستر سے اٹھنے اوٹھا  
جلاتا تھا جو شخص آتش کدہ  
یہ مینے ہے اسدم کسی سے سنا  
تو لے جا کے حمام میں تو ابھی  
کہ حضرت کی مجھ پر نظر جب پڑی  
یہ سنکر بہت رحم اوس پر کیا  
شب آئی تو وہاں لوگ لای چرائے  
اگر عود و غنبر جلایا گیا  
ہوے حوض بھی جیکہ پر آب سب

یہ ارشاد فرمایا اوس شخص سے  
ہر اک حوض ہی اوسکا پر آب ہو  
یہ سنتی ہی ارشاد شاہ زمان  
درستی لگا کرنے حمام کی  
کوئی غیر آنے نہ پائے یہاں  
مریض اک وہاں قرب حمام تھا  
کہ مہر و ص تھا سر سے وہ تابہ پا  
کہ اہل محلہ پریشان تھے  
نہ تھی اتنی طاقت کہ جانا کہین  
یہاں آج آئیں گے شاہ ہدا  
نہائیں گے اوس میں اہل مہین  
نہ طاقت تھی گو اوس میں رفتار کی  
اوسی وقت حمام میں وہ گیا  
دیازر اوس اور یہ مطلب کہا  
نہائیں گے یہاں آج شاہ ہدا  
بٹھاوے مجھ ہو جو گوشہ کوئی  
نقدق سے اونکے شفا ہو مجھ  
ہر اک گوشہ میں جا کے بٹھلادیا  
پنی شمع ایمان جلانے چراغ  
ہوا سارا حمام رشک خطا  
تو حمام میں لایا شہ کو رجب

غرض بیٹھے جسوقت شاہ ہوا  
بس آتے ہی شہ کے قدم پر گرا  
زمانہ کے ہیں آپ حاجت روا  
بہت اسکو یا شاہ عرصہ ہوا  
یہ دیکھا رجب نے توحیران ہوا  
یہ چاہا کہ جلدی ہٹا دوں سے  
رجب سے یہ فرما کے اوٹھے جناب  
پہر او س پر پڑھا سورہ فاتحہ  
کہ دست مبارک سے خود شاہ نے  
اوسے دم ہوئی اسکو جمل شفا  
وہ پایا نہ تھی اسکو جسکی امید  
رجب سے یہ فرمایا پہر شاہ نے  
اور اک جامہ جاموٹے لیکر میرے  
نہ آؤنیں جب تک کہ حمام سے  
یہ ارشاد حضرت جباؤسنے سنا  
غرض شاہ جب غسل فرما چکے  
شفایافت تھا جو بیٹھا ہوا  
کہ میں دل سے حضرت کا شیعہ ہوا  
عزیزوں نے اسکے یہ جدم سنا  
غرض شہ کی خدمت میں آئے وہ  
رجب نے کیا اور کجا جدم شملہ

وہ بیمار ناگاہ حاضر ہوا  
یہ رورو کے احوال اپنا کسا  
مجھے دیجئے اس مرض سے شفا  
مرض میں برص کے میں ہوں مبتلا  
بہت اپنے دل میں پشیمان ہوا  
ہوے شاہ مانع کہ ایذا نہ دے  
اور اک حوض سے لیکے کانٹے میں آپ  
یہ لطف و کرم اور او سپر کیا  
گر آیا اوسے سر پہ مبروص کے  
کہ گویا کبھی وہ نہ بیمار تھا  
بدن ہو گیا سارا سرخ و سفید  
کہ لے جا کے باہر بٹھا تو اسے  
جو بہتر ہو سب میں پناہ دے اسے  
یہ حمام کے در پہ بیٹھا رہے  
رجب کر کے تعمیل حاضر ہوا  
برآمد ہوئے آپ حمام سے  
قدم پر گرا شہ کے اور یہ کہا  
شرف میںے پایا اب اسلام کا  
شفایا کے وہ شہ کا شیعہ ہوا  
ہوئے شیعہ ایمان لائے وہ سب  
زن و مرد تھے سب وہ کچھ کم ہزار

## معجزہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

میں سامرہ میں جس زمانہ میں تھا  
کسی شخص نے مجھے اگر کہا  
فرستادہ ہے حاکم شام کا  
محمد تقی عبد الملک کا پسر  
اکرون چلے دریافت اب وحی ال  
سبب اسکا اے شخص مجھ کو بتا  
کہ جس جاوہ افت زدہ قید تھا  
تو میں قید خانے کے اندر گیا  
کہ ہے پابجولان و مرد نیکو  
وہ ذمی عقل و ذمی علم ظاہر ہوا  
روایات دلچسپ و مرغوب تھے  
میں اے شخص باشندہ ہوشام کا  
ہے راس الحسین اسکا مشہور نام  
اور اک شب تھا مسجد میں بیٹھا ہوا  
کہ ناگاہ اک شخص وارد ہوا  
بغور اس کے چہرے کو دیکھا کیا  
کہ اوٹھ یہاں سے اور میرے ہمراہ آ  
ابھی تھوڑے رستی کو تھامے کیا  
کہ میں مسجد کو فہ میں ہوں کبرا  
ہوا میں بھی اوس فیض سے سرفرا

علی ابن خالد نے یہ ہے لکھا  
غرض ہے یہ اک روز کا ماجرا  
ہے اک شخص کل بیان مقید ہوا  
جو تھا حاکم شام محنت اثر  
کیا مینے اوس دم یہ دل میں خیال  
یہاں آ کے توقید کیوں کر ہوا  
غرض پہر اوسی دم وہاں میں گیا  
نگہبانوں سے اذن جب لے چکا  
وہاں دیکھا اس طرح مجھ کو  
کلام اوسکا جس وقت مینے سنا  
سخن جو تھے اوسکے وہ سب تھے  
یہ احوال پھر اپنا اوسنے کہا  
تو ہے ایک قریب وہاں قرب شام  
وہاں اس زمانہ میں بھی گیا  
خدا کی عبادت میں مشغول تھا  
جلالت سے اوسکے میں لین دین  
کہ اتنے میں اوسنے یہ مجھے کہا  
میں پھر ساتھ اوسکے روانہ ہوا  
ان آنکھوں سے اوس دم ہون کیا دیکھا  
اداکی وہاں اوس جوان نے نماز

غرض جب وہاں سے بھی ہم وہ چلے  
جو ہے مسجد حاتم انبیا  
نبی پر کہا پہلے اوسنے سلام  
غرض بعد اوسکے بعجرونیاز  
بین طاعت سے اوسکے نہ باہر ہوا  
تو بعد اوسکے وہاں سے روانہ ہوئے  
کیا کعبہ کا اوس جوان نے طواف  
وہ کعبہ سے جسد م روانہ ہوا  
مجھے حقوڑے عرصہ میں آیا نظر  
کہ اتنے میں وہ شخص غائب ہوا  
پہر اک سال کے بعد آیا وہ شخص  
اوسی طرح ہمراہ پھر لے گیا  
پونچتے ہی پھر گھر میں آیا خیال  
غرض اوس جوان سے یہ مینے کہا  
اوس کی قسم ہے کہ مجکو بتا  
تو ارشاد اوسدم یہ مجھے کیا  
یہ اسم مبارک جو مینے سنا  
اوٹھا جب قدم شہ کے میں چوم کر  
یہ اک شخص سے مینے اکدن کہا  
غرض مجھ سے یہ سنکے اوس شخص نے  
یہ احوال حاکم نے جسد سنا

مدینہ میں بے وقفہ داخل ہوئے  
قرار اوسمیں پہر اوس جوان چلا  
پڑھیں پھر زیارت بشوق تمام  
ادا کی زیارت کی اوسنے نماز  
پڑھا اوسنے جو کچھ وہ مینے پڑھا  
اوسی طرح بے وقفہ کعبہ میں تھے  
کیا مینے بھی ساتھ اوسکے طواف  
تو پھر اوسکے ہمراہ میں بھی چلا  
وہی ملک شام اور وہی اپنا گھر  
تعجب ہوا مجکو حد سے سوا  
اوسی طرح تشریف لایا وہ شخص  
اوسی طرح پھر گھر میں پونچا دیا  
کہ یہ کون ہے پوچھو اب اسی حال  
کہ جسنی یہ کی تجکو قدرت عطا  
تیرا نام کیا ہے تیری قوم کیا  
محمد ہون ابن امام رضا  
تو فوراً میں قدمونہ اوسکے گرا  
تو حضرت مجھے پہر نہ آئے نظر  
کہ گذرا ہے مجھ پر یہ سب ماجرا  
کہا جانے سب حاکم شام سے  
دیا حکم اوسنے میرے قید کا

<p>وہاں سے میں مجبور آیا بیان کہ قبل اسکے زیدی تھا میں بر ملا ہوا دفعۃً مجھ پر فضل خدا کہ حضرت کے شیعوں میں داخل ہوا وہ سب لوگ بھی دل سے شیعہ ہوئے</p>	<p>خلاصہ یہ کرتا ہوں تجھے بیان تو یہاں سے علی نے ہر باب یوں لکھا یہ قصہ جو قیدی سے بیٹھے سنا میرا دین و ایمان کامل ہوا اقارب تھے انٹی تقریب میرے</p>
--	--

معجزہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام

<p>ابو الفضل عالم تھا ساقرہ کا کہا ہے بلایا تجھے اس لئے مدینہ کی پہر پہاں سے تو راہ لے علیؑ نے تہن وہاں پیشوا یہ تعلیم پھر وہاں سے لے آؤ نہیں حفاظت کو لشکر میرے ساتھ تھا اوسے آل احمد سے آنکار تھا وہ تھا آل اطہر پہ دل سے فدا ندیتا تھا میں دخل و سمین کہی ہوا ایک صحرا میں اکدن گذر نہ تھا متر لون وہاں نشان شہر یہ کاتب سے اوسے روز کئے لگا ہے مشہور سب میں یہ اونکا کلام ہوئی ہو نہ جس جالحد کی بنا بنے گی وہاں بھی یقین کہی</p>	<p>ہے یحییٰ بن ہر شہ نے لکھا تو اک روز اوسے بلا کر مجھے تحالیف کا اسباب میں دن تجھے وہ اسباب پہر دیکھے مجھے کہا یہ اسباب تو جا کے دینا اونہیں مرض میں ہو کر ویانے چلا تو اوس فوج میں ایک سردار تھا اور اک شیعہ کاتب بھی ہوا تھا کیا کرتے تھے بحث وہ دین کی ہوئی ختم جب نصف راہ سفر نہ بستی کوئی اور نہ کوئی شجر وہ افسر جو دشمنی ائمہ کا تھا علیؑ ہیں جو پہلے تمہارے امام نہیں ہے جہان میں کوئی ایسی جا نہیں ہے جہاں قبر ایک بھی</p>
---	--



کہا پھر یہ کاتب سے سچ ہو بتا  
کلام علی جوٹ ہوتا نہیں  
ذرا دیکھ صحر اکو اے بے خبر  
تو مرتے وہ اور دفن ہوتے ہیں  
یہ سنتی ہی کاتب تو ساکت ہوا  
یہ صحرا ہو قبر و شے پر ہے محال  
عرض چند روز و نہیں پوچھا وہاں  
میں جسد مدینہ میں داخل ہوا  
پوچھتے ہی حضرت کو مہر کیا  
خلیفہ نے شہ کو کیا ہے طلب  
سنایہ تو فرمایا تب شاہ نے  
میں سامان سفر کا مہیا کروں  
یہ سنکر میں حضرت سے رخصت ہوا  
میں جب دوسرے روز حاضر ہوا  
کہ ہے گو کہ گرمی کا موسم ابھی  
یہ خیاط سے کہہ رہے ہیں امام  
یہ پھر مجھ سے بولے شہ نیکو  
کہ ہے کوچ پر سون بیٹا ہے میرا  
عرض جب میں صحبت سے شہ کی و شہ  
نہیں جانتے کیا حال سفر  
کہ ہے بیٹش دنگی تو کل بیٹا ہے را

کہ ہے راست کاتب نے اوسی کہا  
یہ سنکر لگا کہنے تب وہ لعین  
اگر ہوتے اس دست میں کچھ شہر  
اسی سے نہیں ہلکا اسکا یقین  
کہا میں سے سچ ہے یہ کہنا تیرا  
یقین اسکا لانا ہے بیجا خیال  
کہ تھا مجھ کو منظور جانا جہان  
اوسی دم گیا پیش شاہ ہدا  
اور اسباب و کیر یہ میں نے کہا  
چلین یہاں سے سامرہ شاہ عرب  
کر ونگا سفر بعد دو روز کے  
تو بعد اوسکے ہمراہ تیرے چلون  
اوسی وقت پہراپنے لشکر گیا  
تو دیکھا وہاں میں نے یہ ماجرا  
پر ہے فکر پوشاک سرمائی کی  
کہ پوشاک لے کے دے وقت شام  
اسی طرح کا تم ہی سامان کرو  
جواب اسکا شہ کو نہ میں نے دیا  
تو اوسوقت یہ دل سے کتا چلا  
نہیں بکھے گویا یہ بیرون در  
اورا و سپر یہ سامان کو نے پن شاہ

تو یہ دل سے باتیں میں کرتا ہوا  
 بین پہر تیسرے دن جو پہنچا وہاں  
 کہ پوشاک وہ سب جو کچھ تھی نئی  
 سوا اسکے سامان سفر کا تمام  
 خلاصہ ہر کچھ نے اس جا لکھا  
 معہ فوج پھر ساتھ میں بھی چلا  
 کہ قبر و نکاح جس جا ہوا تباہیان  
 یہ اوس دم ہوا کو تیسر ہوا  
 اوٹھی پھر وہ گسگسور کالی گٹھا  
 چلی اس طرح سے ہوا تند و تیز  
 وہ اندھی سیہ الحذر الامان  
 سیاہی یہ اوس دم نمودار تھی  
 غرض پہر وہ شدت کی بارش ہوئی  
 وہ بارش کا شور اور وہ زور ہوا  
 چھپے دیدہ خلق سے غریب شرق  
 گر جنے لگا عید کا نچے جگر  
 نظر برف آنے لگی راس و چپ  
 زمین پر ہوا عیال مذم و حمید  
 ہوا میں پہر ایسی برودت ہوئی  
 وہ حائے جو حضرت کے ہمراہ تھے  
 کہا ایک خادم سے پہر شاہ نے

اوسے طسح منزل پہ اپنے گیا  
 تو دیکھا یہ سامان شاہ جہان  
 وہ حضرت نے اپنے غلاموں کو دی  
 ہے موجود سب پیش شاہ انام  
 روانہ ہوئے جب کہ شاہ ہڈا  
 کئی روز کے بعد آئی وہ جا  
 پہر دن تھا باقی جو پہنچے وہاں  
 بحکم خدا و نذا رض و سما  
 چراغ فلک جس سے مخفی ہوا  
 زمین پر ہوا آسمان خاک ریز  
 ہوا تیرہ و تار سار اہسان  
 نہ تھا دن وہ گویا شب تار تھی  
 سنی تھی نہ ہنسنے نہ دیکھی کبھی  
 سمندر کا طوفان ہے کنا بجا  
 چمکنے لگی سبکی آنکھوں میں برق  
 کئی ساعت اولیٰ پڑے خاک پر  
 چر مٹی سب کو سر دیسے جائز کی تپ  
 جوان بھی جمیدہ ہوئے مثل پیر  
 کہ سب فوج کی غیر حالت ہوئی  
 غلاموں کو کاتب کو شہ نے دئے  
 کہ کھلی کو بھی اس میں کچھ تو دے

تو جسدِ وہ کہ پیرے عنایت ہو  
 وہ بارش نہ تھی تھا وہ قہرِ خدا  
 ہوئی راتِ دہلی نئی بات تھی  
 کیا گرم جاڑے نے بازارِ موت  
 بچے کیا غضب ہو جو بیوپاک  
 چلی فوج پر جب وہ تیغِ اجل  
 کہ دیکھا سہو نے وہ روزِ سیا  
 بہت تیز اس دم تیغِ زبان  
 گھری فوج قہرے خدا میں تمام  
 وہ ابرسیہ تہانہ اوس فوج پر  
 چلتی تھے بجلی نہ وہ بار بار  
 گر جتا جو تھار عدد وہاں بر محل  
 برستی تھے اولے کہ پیشِ نظر  
 وہ بارش کا پانی نہ تھا چار سو  
 ہی افسوس سجا بس اسبا شکا  
 پھر اس دم یہ حضرت سے سینے کہا  
 کہ جلدی کہیں ہو دفع یہ بلا  
 بس اٹھتے ہی حضرت کے دست دعا  
 ہوئی صبح گویا ہٹا ابر کیا  
 کیا مجھے ارشاد تب شاہ نے  
 اویغین حکم تو جاکے یہ دے اسی

وہ ہم سینے بہ زیب تن سب کئے  
 ہوئی تھی وہ لشکر یہ نازلی بلا  
 سیاہی وہ کیا تھی کہ ظلمات تھی  
 ہوئے سیکڑوں ناری و سرِ فروز  
 بہت لوگ اس دم ہوئی تب بلا  
 سیخنی ظاہر ہوئی فی الشل  
 وہ شجوں تھا پارت قہرِ الہ  
 کہرون اب میں شجوں کی صورت پیا  
 وہ شجوں تھا گویا پئے اہل شام  
 دم جنگ دھالین یقین بالائے سر  
 حاکمی تہین تیغین دم کا ندا  
 تو گویا وہ جتا تھا جنگِ دہل  
 لڑائی میں گرتے تھے کٹ کٹے سر  
 وہ ہٹتا تھا صحیحہ میں گویا ہوا  
 کہ دوزخ میں پہلے وہ افسر گیا  
 دعا اب کریں آپ بہرِ خدا  
 یہ سنکر لے کر نے حضرت دعا  
 رہا ابر باتے نہ روز ہوا  
 وہی روز روشن نمایاں ہوا  
 تیری فوج میں جاوے اہل بچے  
 کہیں دن مردوں کو اپنے اسی

کہ قبروں سے معمور صحرا ہوا علیؑ نے کامن شیعہ ہوا نبیؐ کے وہ امت میں داخل نہیں کئی سو نفر شہ کے شیعہ ہوئے	حدیث علیؑ کا نتیجہ ہوا باعلان اہ وقت سینے کا امامت کا انکے جو قایل نہیں یہ کہنا میرا جب سنا فوج نے
---	---

### معجزہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

خلیفہ تھا سامرہ مین معتد وہ تھی ان درندوں کے رہنے کی جا نہ ملتی تھی انسان کو جن سے امان ہلاکت ہوئے جسکی بد نظریہ کہ تھا اون درندوں کا مسکن جہاں امام حسن عسکری کا یہ حال وہیں بھیجا اونکو بھی باجد و کد خلیفہ کے کچھ لوگ ہمراہ تھے درندہ تھے وہ جس قدر جانور ادب سے وہ حاضر ہوئے ہمدگر باآداب شیرون فی بھی سر جکائے وانگہوں کو قد مونپہ ملنے لگے کہ برحق ہیں حضرت امام ہذا وہ سر اپنے چہرے نہوڑا ہی تھے ہر اک دل سے حضرت کا شیعہ ہوا وہ سب لوگ بھی وہاں سے باہر چلے	ہے راوی ابو ہاشم باخرد تو سامرہ کے قرب اک دشت تھا سگ کرگدن گرگ و شیر زیان غرض معتد تھا جو ظالم بشر بزور او سکو ظالم نے بھیجا وہاں تو لکھا ہے راوی نے بے قیل و قال حسدشہ سے رکھتا جو تھا معتد سوی دشت جب شہ روانا ہو تو پوچھے وہاں جب شہ بھر و بر پٹری جب شہ دین پہ اونکی نظر وہ سب گرگ ہی آگے حضرت کے آئے یکایک دل و نکلے پکھلنے لگے زبان فصاحت سے پہریہ کہا ملازم خلیفہ کے جو آئے تھے غرض دیکھ کر یہاں کا یہ ماجرا سوئے شہ شاہ دو عالم چلے
--	--

<p>گئے اپنے گھر میں امام حسین معجزہ حضرت امام مہدی صاحب العصر والزمان علیہ السلام کہ پہلے تو زیدی میرے باب تھے تو اک روز اوسنے یہ سینے کہا ہوے شیعہ کیوں آپ بتلاے زیارت کو میں کہہ بلا تھا گیا کہ جسکی سحر کو وہاں سے چلا پڑھا سورہ فاتحہ مینے تب میرے پاس استاد ہوا کہ جو ان اور اوس شبا وہی کہ میں وہ بھی تو وہ شخص بترہ اپنے نہ تھا چلا ہمرہ قافلہ ہو کے چست تو دریا پہ پونچا وہ سب قافلہ کہ ساحل پہ موجود ہی وہ جوان تو یہ بات تباہنے مجھے کہی تو ہم تم چلین یہاں سے باہر گر جواب اوسکا لیکن نہ کچھ بھی دیا او دھر سب نے دریا کا رستہ لیا کہ مجکو خیال آیا اس بات کا نہ کیوں ساتھ تو اوس جوانکی گیا کیا تھا جدھر وہاں سے وہ لو جوان</p>	<p>ہوے داخل شہر حب شاہ دین لکھا ہے یہ ابن ابی ثورہ نے جب اوس دیکھو ترکا و نہون کیا سبب اسکا بندے سے فرمائے اونہون نے یہ ارشاد مجھے کیا تو یہ ذکر کرتا ہوں اوس راٹکا پئے خواب بترہ لیٹا میں جب کہ ناگاہ دیکھا یہ مینے وہاں میرے ساتھ اوسنے بھی سورہ پڑھا غرض صبح کو سو کے جب میں اٹھا کیا مینے سامان سفر کا درست ہوئی ختم حرم رہ کر بلا کنارے پہ دریا کہ دیکھا وہاں جب اوسکی نظر میرے اوپر پڑے ارزدہ ہے کوفہ میں جانیکا کر سوال اوسکا مینے بخوبی سنا تو پھر اوسنے صحر کا رستہ لیا بڑھا تھا کچھ آگے وہ سب قافلہ ابن ثورہ افسوس کی ہے یہ جا اوسی سمت کو پہر ہوا میں وان</p>
---	--

تو ہے ایک صحرا کا یہ ماجرا  
پہر اک سمت کو وہ روانہ ہوا  
میں ساتھ اس کے جاتا تھا بصر کو  
پہر شکل پوشے تو قلعہ کے پاس  
کیا اوس جوان نے یہ اوس دم خطا  
دیار شک یوسف کو مینے جواب  
قرن قلعہ کے اک خرابہ ہی تھا  
خلاصہ یہ ہے سو کے جب میں اوشا  
وہاں اوس جوان نے یہ مجھے کہا  
کہ ہے اندونون تجہ عسرت کمال  
یہاں سے تو کوئے کو اب ہو روں  
غرض اس کے گہر پر پونچنا تو جب  
اوس وقت پاس آئی گا وہ تیرے  
کیا ہو گا اک دنبہ اوسنے ہلال  
اوسے دیکھ کر تو یہ کرتا بیان  
میری شکل کا اوسکو دیکھ کر پتا  
ہے زیر حصیر اوس کا یہ ہے پتا  
غرض لیکے تو صرف کرنا اوسے  
یہ فرما چکا مجھے جب وہ جوان  
کیا جب تو اوس جال کا کرتا  
ہوا ابن رازی کا جب سامنا

ہوا اوس جوان کا میرا سامنا  
مجھے اپنے ہمراہ لیتا گیا  
کہ ایک قلعہ دیکھا مگر وہاں سے دو  
میں خستہ تھا اس کا کہ تنہا ہی ہوا  
کہ تم سوؤ ہوئے اگر میل خواب  
کہ مجھ پر حقیقت میں طاری ہو خوا  
وہاں جا کے میں چین سے سو رہا  
نواح نجف تھا خرابہ نہ تھا  
کہ اے شخص میں خوب ہوں جانتا  
کہ اے شخص تو ہے کثیر العیال  
ابن طاہر رازی اک ہو وہاں  
اوسی وقت کرنا بس اوسکو طلب  
تو پہچانا اوسکو اس شکل سے  
لو سے کئی ہو گا ہاتھوں کو لال  
مجھے اک جوان نے ہو بھیجا بیان  
یہ کہنا جو ہے دفن صترہ کیا  
مجھے دے یہ ہو اوس جوان نے کیا  
یقین ہے کفایت کریگا تجھے  
ہوا سوسے کو نہ میں جلد ہی وہاں  
مکان ابن رازی کا پیدا کیا  
تو دیکھا کہ ہاتھوں میں خون ہو ہرا

بیان اوس سے پہر میں نے سب کیا  
کیا ابن رازی نے تب یہ کلام  
یہ کہ کمر بجلت وہ گہر میں گیا  
غرض سترہ لیس کہ یہ مینے کہا  
تو یہ ابن رازی نے مجھ سے کہا  
وہ شاہ ہے جہان صاحب العطرین  
فضایل کہوں و نکی تو ہو کا طو  
خدا سے اور اونسے ہے راز و نیاز  
مبارک زمانہ وہ جب آئے گا  
یہ احوال جب مجھ پہ ظاہر ہوا  
یہ دیکھا میں پونچا جو حضر تک پاس  
وہ آتے ہی شہ کے قدم پر گرا  
کہ اک شیر آتا ہے پیچھے میرے  
مجھے اوسنے مارا تو بچہ میرا  
بس اتنے میں وہ شیر آیا وہاں  
کہ بہو کا ہون میں یا شہ نامدار  
ہے فاقے سے گواہ میرے غیر حال  
مگر یہاں بہو کا نہ میں جاؤں گا  
کہا شہ نے ہوگی مدد غیب سے  
وہ روئی جو اوس شیر کو شہ نے دی  
یہ روئی نہ تھی شہ کا اعجاز تھا

کہ جو اوس جوان نے تھا مجھے کہا  
بجلا لے گا حکم صاحب غلام  
اور اک سترہ لیس کہ یہ مجھے لا دیا  
بتاؤ وہ ہیں کون بہر خدا  
ہے کافر جو اون کو نہیں جانتا  
امام زمان صاحب العصرین  
وہ ہیں قائم آل پاک رسول  
پیر ہیں سچ اونکے پیچھے نماز  
جو مومن ہیں اون پر یہ کھل جائیگا  
میں پر خدمت شہ میں حاضر ہوا  
کہ آہواک آتا ہے وہاں بے ہوا  
اور اپنی زبان میں یہ اوسنے کہا  
بچائیں مجھے آپ اوس شیر سے  
یقین ہے کہ بن دو دم مر جائیگا  
کیا اوسنے یہ حال اپنا بیان  
اور اگر چہ یہاں یہ میرا شکار  
پر اب اوسکو دیکھوں میری کیا حال  
خدا شہ کی سرکار سے پاؤں گا  
نکالا ہر اک قرص نان جیب سے  
اوسے کھا کے یہ بات اوسے کہی  
کہ اک روئی ہے پیٹ میرا ہرا

خدا سے نہ اس طرح ہو گا وہ میر  
یہ کہ کر وہ جسم روانہ ہوا  
نظر آیا مجھ کو یہ عجیب از جب  
خدا دے یہ قدرت جسے اسے پس  
یہ جب باپ سے اپنے مینے سنا  
یہ پہر اپنی زوجہ سے مینے کہا  
میرا ساتھ گر تجھ کو منظور ہو  
نہ مانا جو تو نے یہ کہنا میرا  
یہ بات اوسنے اس وقت مجھے کہے  
میں اپنے پدر سے ہی کہہ لوں آگے  
یہ منظور جس وقت مینے کیا  
جب اوسکے پدر نے یہ قصہ سنا  
ہوے مجتمع سب تو اوسنے کہا  
جواب اوسکو یہ سب نے کہا  
کہ بے شک یہی ہیں جہان کے امام  
وہ مذہب کیا ترک ہر ایک نے  
زن و مرد آئے تھے وہ جس قدر  
میری زوجہ نے پہر یہ اگر کہا  
نہیں اونہ موقوف اوسکے سوا  
کوئی شخص دیکھ اگر غور سے  
ہوئی مثنوی ختم شکر خدا

شکاری ہو کیسا ہی گر کوئی شیر  
اوس آہو کو بھی شہ نے خست کیا  
کیا ترک اوس دین کو مینے تب  
امام اوسکو کیونکر نہ سمجھیں بشر  
تو پہرین ہی حضرت کا شیعہ ہوا  
کہ اوس دین کو ترک مینے کیا  
ابھی ترک کر تو بھی اوس دین کو  
نہ زوجہ تو اور میں نہ شوہر تیرا  
کہ واجب ہے مجھ پر اطاعت تری  
جواب اسکا پہر آن کر دون تجھے  
غرض باپ سے اوسنے جا کر کہا  
قبایل کو پہر جمع اوس نے کیا  
وہی اپنی دختر سے جو تھا سنا  
کہ ان معجزوں سے یہ ظاہر ہوا  
ہمیں ہی نہیں اسمیں ہرگز کلام  
ہوے شیعہ سب صاحب العقول کے  
لکھا ہے کہ سب تھے کئی سونفر  
ہوئی شیعہ میں بھی پدر ہی میرا  
میرا سب قبیلہ ہی شیعہ ہوا  
ہیں اس معجزے میں کئی معجزے  
امیر اب خدا سے یہ کہہ کر تو دعا



ترقی رہے دین اسلام کو  
جو شیعہ ہیں عالم میں شاہد  
خصوصاً جناب محمد تقی  
ولا مجاہد واجب ہے انکی شنا  
شنا سائے حق ہادی خاموش عام  
یہ ہیں عالم علم دین مبین  
خدا نے دیا ہے وہ علم اصول  
یہ علم فقہ کے ہیں ایسے فقیہ  
جو عالم ہیں سب میں یہ ممتاز  
کرم گستر و حائے مومنین  
فروتن زمانے میں ایسا نہیں  
نہ شکوہ کسی کا نہ غیبت پسند  
یہ باتیں نکیوں کر ہوں انکا اصول  
کروں مرج انکی میں کیوں کر بیان  
امیر اب خدا سے دعا تک ہیں  
کیا تو سنے یا رب انہیں سرفراز  
جو شیعہ ہیں مداح آل عبا  
جو شیعہ کہ ہیں ذاکر شاہدین  
جو شیعہ رئیسان ذیقدر ہیں  
جو ہیں شاہ امیر ان شیعہ کلاہ  
سلامت رہے باحشم یا الہ

متزلزل رہے کفر و اصنام کو  
نہ پونچے کہی دلو اور کتب  
چراغ شہستان دین نبی  
کہ میں مقتدی ہوں یہ ہیں مقتدا  
آئمہ کے بعد اب یہی ہیں امام  
یہ ہیں حاکم علم دین مبین  
جہانگیر ہیں جو ہر گ کو حصول  
کہ عالم ہی کہتے ہیں لا الہ فیہ  
خدا کی طرف سے سرفراز ہیں  
انہیں کے قدم سے ہر روشن ہیں  
یہ خلق حسن پہننے دیکھا نہیں  
تکلم نہیں کچھ بجز وعظ و پند  
کہ عالم ہی ہیں اور آل رسول  
کہ بیشک شامین ہے قاضیان  
کہ قائم رہیں یہ ہزاروں برس  
تو ہی کر عطا انکو عسر و راز  
ہمیشہ رہیں خوش یہ اہل وفا  
نہ ہوں رنج دنیا سے اندویشان  
سماء سعادت کے وہ بدر ہیں  
سلیمان حشم ناصر الدین شاہ  
جہان میں یہ واجد علی بادشاہ

فلک جاہ سلطان عالم ہے یہ  
یہ ہے دل سے مزاج آل رسول  
یہ ہے حاتمہ شعیان علیہ  
خدا یاد عامیری کر مستجاب  
ہمیشہ رہیں سب یہ آپس میں شاد  
دراز انکی عمر میں ہوں بہر رسول  
بہت زندہ ہیں اور بہت حرکت  
مگر بخش دے سب کو تو ایک بار  
غضب سے تیرا رحم افزو دے  
ہوں جنت میں داخل میرے والدین  
غریزہ واقارب بھی باہم دگر  
خدا یار ہیں خوش یہ سب ہر سال  
دعا ہو یہ مقبول اے بے نیاز  
زبانوں کو جنکے ثنا سے ہے کام  
کہ جرم و گنہ بخش دے میرے سب  
مدینے سے بھی جلد ہوں فیض یاب  
ہو مدفن میرا رض پاک نجف  
میری خاک ہو اور خاک شفا  
علی کے غلاموں میں محسوس ہوں  
ہر ایک بیت کے بدلے جنت میں  
دعا میرے حق میں کریں مومنین

کہ فی الواقع جان عالم ہے یہ  
یہ ہے دوستدار علی و کتب اول  
یہ ہے عاشق خاندان علیہ  
مراد ولی اسکی بر لاشتاب  
ہو اقبال اون سب کا یار نیا  
رفادہ خلائق ہے سب سے حصول  
جو سادات و مومن ہیں بیک تیرے  
گناہوں کا اونکے نہیں گو شمار  
تو غفار و راحم ہے معبود ہے  
خدا یا بحق امام حسین  
ہیں احباب شیعہ میرے جس قدر  
میں ناچیز اور میرے اہل عیال  
بصحت بغرت ہوں عمر میں دراز  
وصی نبی ہیں جو بارہ امام  
سب سے واسطہ اشکا دیتا ہوں اب  
شرف حج کا یار ہیں پاؤں شستا  
لے بعد مرون یہ مجھ کو شرف  
و یا کربلا میں ہو مدفن میرا  
نہ آقا سے اپنے وہاں دور ہوں  
لے مجھ کو روز جزا بے خطر  
نظر سے جو گندے یہ نظم متین

غلط ہو کہین کچھ تو ہو ہی معنا	لکین ہن بیتن بہت ضامنا
قطعہ تاریخ سال خاتمہ مثنوی تصنیف افصح الفصحی و اکمل الکمل فیضاب	جناب میرزا ابصاحب مونس ام برکاتہ
ہے عجب نظم معجزات امیر منتخب معجزے آئمہ کے کی مددگار خیر مین اوس نے تیرا مونس نہ کیوں لکے تاریخ	کہ شرف ہن جسکے شاعر سب ہوے موزوں اس بات کا کب تجسیدے شہد ہے عنایت رب مثنوی ایسی ہمیشہ ہوجب
قطعہ تاریخ خاتمہ مثنوی جناب نواب مجید الدولہ میرزا محمد ابوطالب خان ہمایوں	رستم جنگ نام اقبالہ متخلص بعاشق شاگرد رشید جناب میرزا ابصاحب مونس ام برکاتہ
کیا نظم کس حسن سے معجزوں کو ہی یہ مثنوی ایسی دلچسپ رنگین رقم کی یہ عاشق نے تاریخ اسکی	امیر سخنور عجب خوش بیان ہے کہ ہر بیت جسکی بہ از پستان ہے دلا کیا ہی گلہ ستہ بی خزان ہے
قطعہ تاریخ سال طبع مثنوی تصنیف فصیح زبان معجز بیان عالیقدر	والا مرتبت جناب میرزا ابصاحب مونس ام برکاتہ
بسکہ ہے یہ مثنوی مطبوع طبع معجزے کس حسن سے موزوں کئے ہے نبات و قندیہ شیرین سخن مختصر مونس پئے تاریخ طبع	دیکھتے ہن شیعیاں حق پسند اے خوشا طبع امیر ارجمند لب حلاوت سے ہو جاتی ہیں بند لکہ پسند طبع ہے نظم بلند
قطعہ تاریخ قطعہ سال ختم مثنوی حکیم سید مرتضی صاحب	مخلص شافی شاگرد رشید جناب میرزا ابصاحب مونس ام برکاتہ
عالی نسب و حجتہ صفات	مقبول خدائے حق و سیوم

<p>ہم نام محمد حسین است ان شاعر خوش بیان و خلیق است آن ز ایراد و فنہ محلے آن گوہر تحریر زبانی اشاء عشری رئیس خوشخو فرمود چو مثنوی نایاب اعجاز آزمائشہ رہبری کرد این مصرع سال گفت شائع</p>	<p>از میر و امیر گشت معلوم از خلق خندنا نمود و خدوم آن ذاکر پادشاہ مظلوم در رشتہ کشیدہ پیہ منظم در ماتم ہمدام مہموم بر صفحہ کل نمود مرقوم آسان گردید امر مہموم کلید سہ سہجرات معصوم</p>
---	---

قطعہ تاریخ سال ختم مثنوی تصنیف جناب محمد فراہ صاحب  
مخلص بہ قیط شاگرد رشید جناب میرزا ابوالحسن موسیٰ امیر کاتب

<p>زہ فیض سید محمد حسین سخن سنج شیرین زبان نکتہ فہم فصیح جہان شاعر بے نظیر کہی مثنوی وہ جو ہے بے مثال ہر ایک لفظ ہے رشک و دشمن ہوئی اوسکی تاریخ کی جگہ فکر ہوایوں گہر بار کلاب محیط</p>	<p>خوش اخلاق ذی رشتہ عالم مقام بدل جسکے علاج ہیں خاص و عام کہ شہر و زمین مشہور ہے جسکا نام اسے کہتے ہیں نظم معجز نظام بھرن ہیں بلاغت کے بیتیں تمام کہ پایا ہے جس سال میں اختتام کل باغ ایمان یہی ہے کلام</p>
---	--

ایضاً قطعہ تاریخ سال طبع

<p>حق آگاہ سید محمد حسین خوش اقبال خورشید اوج کمال ز بس ہیں یہ شیعہ ای آل رسول</p>	<p>شناخوان سبط رسالت پناہ سخن جنکار و شن ہے مانند ماہ لکھے معجزے کیا بہ فضل الہ</p>
--	---

ہوئی طبع کو فکر تاریخ طبع	رہا اس تنقویرین شلم و چکاہ
نذا آئی ہانت کی لکھ آئی محیط	کسی خوب یہ مثنوی واہ واہ
تاریخ طبع تصنیف جناب نواب نامدار	
عالی قدر والا مرتبت مصنف مثنوی دام قبالہ	
لگی طبع ہونے جو یہ مثنوی	یا فضل رب غنی کار ساز
ہوئی دل کو تب فکر تاریخ طبع	بتائید و امداد شاہ حجاز
کہا طبع نے صاف لکھ اے امیر	
کہ ہے مثنوی یہ ہدایت طراز	

۸۸ مسئلہ ہجرے

باخیر

## اشتہار

اس مثنوی نظم رہنما کا حق تصنیف عالیجناب فیض مآب نواب  
میر محمد حسین خان بہادر دام اقبالہ نے راقم کو عنایت فرمایا ہے  
لہذا جملہ اہل مطایع اور سودا گروں کو لازم ہے کہ ہرگز قصہ چھاپنے

یا چھپوانیکا نفر ماوین فقط

راقم عابد علی رضوی مالک مطبع اشاعتی لکھنؤ محلہ فراشتادہ زیر کتب

تاریخ ۱۲۰۵ھ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ

1

1

## التماس

بخدمت جمیع اہل مطالع و تاجران کتب  
یکخدمت میں عرض یہ ہے کہ حق تصنیف  
اس کتاب کا جناب مصنف صاحب دامت برکاتہ  
نے راقم کو مرحمت فرمایا ہے لہذا کوئی صاحب  
قصد اسکے چہاٹے یا چھپوانی کا نہ فرماوین۔

مراقب

سید عابد علی رضوی







